فهرست کتاب ترجمه عین العلم

عنوان	صفحه	عنوان	صفحه	عنوان	صفحه
مقدمه دربیان علم	٥	ذکر استنباط و تاویل	۲۳	ذکر کسوف و خسوف	۳۶
ذکر علم نور	٥	ذکر اذکار	۲٥	ذکر رغائب شعبان	۳۶
ذکر علم معامله	۶	ذکر دعا	۲٥	ذکر استخاره	۳۶
ذکر فضل علم	٥	ذکر حق دعا	۲٥	ذکر دخول و خروج مکان	۳۶
ذکر حقوق علم	۸	ذکر آداب دعا	۲۶	ذکر دفع نفاق	۳۶
ذکر مناظره	۱۰	ذکر تفکر	۲۷	ذکر اوقات مکروه	۳۶
باب اول دربیان ورد	۱۳	ذکر حقوق تفکر	۲۸	باب دویم دربیان	
ذکر نماز	۱۳	ذکر طریق تفکر و ورد روز	۲۹	خرج کردن مال و قناعت کردن	۳۷
ذکر حقوق نماز	۱۴	ذکر طریق تفکر و ورد شب	۳۱	ذکر حکمت خرج	۳۷
ذکر وضو	۱۴	ذکر اسباب بیداری	۳۳	ذکر اسباب حرص	۳۸
ذکر مسواک	۱٥	ذکر شبهای متبرکه	۳۳	ذکر قطع اسباب حرص	۳۸
ذکر مسجد	۱٥	ذکر روزهای متبرکه	۳۴	ذکر آفات مال	۳۹
ذکر نماز حضوری	۱۶	ذکر ورد جمعه	۳۴	ذکر فواید مال	۳۹
ذکر تلاوت قرآن	۱۹	ذکر ساعت اجابت	۳۴	ذکر اقسام خرج	۳۹
ذکر حقوق تلاوت	۱۹	ذکر عید	۳٥	ذکر حقوق سخاوت	۴۰
ذکر سر و جهر تلاوت	۲۱	ذکر تراویح	۳٥	ذکر من و اذی	۴۱

ذکر اسباب من وادی	۴۲	کردن و مجرد ماندن	۶۱	ذکر آداب آب	۸۹
ذکر اقسام خیرات	۴۴	ذکر فوائد نکاح	۶۱	ذکر آداب لباس	۹۰
باب سیوم در بیان روزه		ذکر آفات نکاح	۶۳	ذکر آداب خانه داری	۹۱
داشتن و خواهش نفسانی شکستن	۴۵	ذکر آداب مجرد	۶۵	ذکر آداب خفتن	۹۲
ذکر طریق کم خواری	۴۷	ذکر آداب نکاح	۶۶	ذکر آداب سپینه	۹۴
ذکر وقت خوردن	۴۸	ذکر آداب جماع	۶۸	ذکر سگ پروری	۹۴
ذکر اقسام طعام	۴۸	ذکر آداب ولادت	۷۰	ذکر آداب آمدن از مکان	۹۴
ذکر آداب سحر و افطار	۵۰	ذکر ختنه	۷۱	ذکر عصا	۹۵
ذکر ایام فضیلت	۵۰	ذکر تسمیه اولاد	۷۱	ذکر آداب بیت الخلا	۹۵
باب چهارم در بیان		ذکر عقیقه	۷۲	ذکر صفائی مو	۹۶
سفر حج و جهاد	۵۲	**باب ششم** در بیان کسب		ذکر آداب حمام	۹۶
ذکر سفر دینی	۵۲	کردن و پرهیزگاری نمودن	۷۳	ذکر آداب حجامت	۹۷
ذکر سفر دنیاوی	۵۳	ذکر حق کسب	۷۴	ذکر آداب سرمه	۹۷
ذکر حقوق حج	۵۶	ذکر اقسام پرهیزگاری	۷۸	ذکر آداب جنب	۹۸
ذکر علامات قبولیت حج	۵۷	**باب هفتم** در بیان مطابق		ذکر آداب مسجد	۹۹
ذکر حقوق جهاد	۵۹	سنت زندگانی نمودن	۸۰	ذکر آداب مجلس	۱۰۰
باب پنجم در بیان نکاح		ذکر آداب اکل و شرب	۸۱	ذکر آداب سلام و کلام	۱۰۰

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
ذکر آداب خطوط	١٠٢	ذکر سند زیارت	١٢١	ذکر مبالغہ مدح	١٤٨
ذکر آداب طلب حاجت	١٠٢	ذکر ایام زیارت	١٢٢	ذکر احکام تغنی	١٤٨
ذکر استخدام حیوانات	١٠٣	ذکر حقوق والدین	١٢٢	ذکر مراتب تغنی	١٤٩
ذکر آداب خانگی	١٠٣	ذکر حقوق قرابت	١٢٣	ذکر شرط جواز سماع	١٤٩
ذکر عدم صعود عورات بر بام	١٠٣	ذکر حد جوار	١٢٣	ذکر حقوق تغنی حلال	١٥٠
ذکر آداب مصیبت	١٠٤	ذکر حق جوار	١٢٤	ذکر دف و طبل	١٥١
ذکر آداب بیمار	١٠٤	ذکر حقوق زوج و زوجہ	١٢٤	ذکر موافقت در بدعت حسنہ	١٥٣
باب ہشتم در بیان آداب		ذکر حق اولاد	١٢٧	باب دہم در بیان	
صحبت و آشنائی۔	١٠٧	ذکر حق مملوک	١٢٨	مہلت و بردباری و	
ذکر آداب سلام	١١٣	ذکر تربیت اہل خانہ	١٢٩	عفو تقصیرات و خیر خواہی	١٥٣
ذکر آداب عطسہ	١١٥	ذکر ایذاء جاندار	١٢٩	ذکر کار تعجیل	١٥٥
ذکر خصائل ایمان کامل	١١٦	ذکر حقوق احتساب	١٣١	ذکر آفات تعجیل	١٥٤
ذکر مصاحبت بادشاہ	١١٧	ذکر عدم اعانت ظالم	١٣٤	ذکر مذمت غضب	١٥٤
ذکر آداب بیمار پرسی	١١٩	ذکر سلام و جواب ذمی	١٣٤	ذکر سبب غصہ	١٥٥
ذکر مناہی عیادت	١٢٠	باب نہم در بیان فوائد		ذکر علاج غصہ	١٥٥
ذکر آداب محتضر	١٢٠	خاموشی و آفات زبان	١٣٥	ذکر عفو	١٥٧
ذکر نماز ہول	١٢١	ذکر شعر خوانی	١٤٧	ذکر نصیحت	١٥٧

ذکر حسد	۱۵۷	باب دوازدہم دربیان		ذکر ریا	۱۷۹
ذکر آفات حسد	۱۵۸	تواضع و منت۔	۱۶۷	ذکر آفات ریا	۱۸۰
ذکر غیرت	۱۵۸	ذکر علامات تکبر	۱۶۸	ذکر اقسام ذات ریا	۱۸۱
ذکر اسباب حسد	۱۵۹	ذکر آفات تکبر	۱۶۹	ذکر اقسام عمل ریا	۱۸۲
باب یازدہم دربیان		ذکر تواضع عالم	۱۷۰	ذکر حالات دخل ریا	۱۸۲
گوشہ نشینی و گمنامی و دوست		ذکر سبب تکبر	۱۷۰	ذکر علاج ریا	۱۸۶
داشتن مذمت و ناپسند	،	ذکر علاج تکبر	۱۷۰	ذکر اظہار عبادت	۱۸۷
کردن مدح -	۱۶۰	ذکر عُجب	۱۷۰	ذکر اخفای معصیت	۱۸۸
ذکر فوائد عزلت	۱۶۰	ذکر ادلال	۱۷۰	ذکر حکم ریا بہ نماز	۱۹۰
ذکر آفات عزلت	۱۶۱	ذکر آفات عجب	۱۷۱	ذکر خلافت و امارت	۱۹۱
ذکر بہتری کسب از عمل ظاہر	۱۶۲	ذکر سبب عجب	۱۷۱	باب چہاردہم	
ذکر حق عزلت	۱۶۲	ذکر علاج عجب	۱۷۱	دربیان تفویض امور بہ	
ذکر ذم حب جاہ	۱۶۳	باب سیزدہم دربیان		خدایتعالی و کوتاہ کردن	
ذکر سبب حب جاہ	۱۶۴	اخلاص و نیت و راستی۔	۱۷۳	امید و ذکر موت و ہشیار شدن	
ذکر علاج حب جاہ	۱۶۵	ذکر تاثیر نیت	۱۷۷	از خواب غفلت و غرور۔	۱۹۲
ذکر محبت مدح	۱۶۶	ذکر صدق	۱۷۷	ذکر تفویض	۱۹۳
ذکر علاج حب مدح	۱۶۶	ذکر اقسام صدق	۱۷۷	ذکر طمع	۱۹۴

ذکر خطر ۱۹۴
ذکر قصر امل ۱۹۴
ذکر امل ۱۹۴
ذکر آفات طول امل ۱۹۴
ذکر سبب طول امل ۱۹۵
ذکر فوائد موت ۱۹۵
ذکر غرور ۱۹۶
باب پانزدہم در بیان دور افگندن خطرات ردیہ و ریاضت کردن - ۱۹۷
ذکر فوائد صفاء دل ۱۹۷
ذکر معنی قلب ۱۹۹
ذکر توفیق ۱۹۹
ذکر خذلان ۱۹۹
ذکر الہام ۲۰۱
ذکر وسوسہ ۲۰۱
ذکر خاطر شر ۲۰۱

ذکر مواخذہ خطرات ۲۰۲
ذکر عزم ۲۰۳
ذکر مواخذۂ ریا و تکبر ۲۰۳
ذکر مکر شیطان ۲۰۴
ذکر رد مکر شیطان ۲۰۴
ذکر امن شیطان ۲۰۵
ذکر احتراز از نفس ۲۰۶
ذکر رام کردن نفس ۲۰۶
ذکر حسن خلق ۲۰۷
ذکر طریق تہذیب ۲۰۷
ذکر شیخ کامل ۲۰۸
باب شانزدہم در بیان توبہ و توجہ دل بخالق و تقوی حاصل کردن - ۲۰۸
ذکر فوائد توبہ ۲۰۹
ذکر حکم توبہ ۲۰۹
ذکر قبول توبہ ۲۰۹

ذکر تعریف و تقسیم معصیت ۲۱۰
ذکر حقوق توبہ ۲۱۲
ذکر حق امانت رسانی ۲۱۳
ذکر بدل گناہان از حسنات ۲۱۴
ذکر صلوۃ توبہ ۲۱۴
ذکر حصول طریق توبہ ۲۱۵
ذکر اختلافات توبہ ۲۱۵
ذکر اقسام تائبین ۲۱۸
ذکر سابق الخیرات ۲۱۸
ذکر مفتتن التواب ۲۱۸
ذکر نفس لوامہ ۲۱۸
ذکر مخالط نفس مسؤلہ ۲۱۹
ذکر غافل نفس امارہ ۲۱۹
ذکر سبب قیام بر توبہ ۲۱۹
ذکر مراقبہ ۲۲۰
ذکر محاسبہ ۲۲۰
ذکر معاقبہ ۲۲۰

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
ذکر ربط ورد	۲۲۱	اعلی مرتبۂ صبر	۲۲۵	ذکر اعلی مرتبۂ خوف	۲۳۴
ذکر معاتبہ	۲۲۱	ذکر رضا	۲۲۵	ذکر حکم خوف	۲۳۴
ذکر اصل توبہ	۲۲۱	ذکر سبب رضا	۲۲۶	ذکر حکم بیخوفی	۲۳۵
ذکر توبہ	۲۲۱	ذکر شکر	۲۲۶	ذکر طریق خوف	۲۳۵
ذکر انابت	۲۲۱	ذکر نعمت دنیوی	۲۲۸	ذکر شرط خوف و رجا	۲۳۵
ذکر اوبہ	۲۲۱	ذکر نعمت دینی	۲۲۸	ذکر اعتدال خوف و رجا	۲۳۶
باب ہفدہم دربیان		ذکر طریق حصول شکر	۲۲۸	ذکر سوء خاتمہ	۲۳۶
صبر و رضا و شکر۔	۲۲۲	ذکر فضیلت شاکر و صابر	۲۳۰	ذکر اسباب سوء خاتمہ	۲۳۷
ذکر عفت	۲۲۲	باب ہیجدہم دربیان		ذکر مرگ مفاجات	۲۳۸
ذکر صبر مطلق	۲۲۲	خوف و رجا۔	۲۳۱	ذکر علاج سوء خاتمہ	۲۳۸
ذکر جزع و ہلع	۲۲۲	ذکر رجا	۲۳۲	باب نوزدہم در	
ذکر تہور و تندم	۲۲۲	ذکر غرور و حماقت	۲۳۲	بیان فقر و زہد۔	۲۳۹
ذکر صبر	۲۲۳	ذکر تمنی	۲۳۲	ذکر زاہد	۲۳۹
ذکر اقسام صبر	۲۲۳	ذکر طریق رجا	۲۳۲	ذکر راضی	۲۳۹
ذکر طریق صبر	۲۲۳	ذکر خوف	۲۳۳	ذکر قانع	۲۳۹
ذکر طریق حصول صبر	۲۲۴	ذکر تاثیر خوف	۲۳۴	ذکر حریص	۲۳۹
ذکر تصبر	۲۲۴	ذکر کمال خوف	۲۳۴	ذکر مستغنی	۲۴۰

ذکر حقوق فقیری	۲۴۲	ذکر توکل	۲۵۰	خاتمہ دربیان محبت وسلوک	۲۵۹
ذکر سوال	۲۴۳	ذکر فنا	۲۵۰	ذکر محبت	۲۵۹
ذکر زہد	۲۴۶	ذکر مراتب توکل	۲۵۱	ذکر علامات محبت	۲۶۰
ذکر فوائد زہد	۲۴۷	ذکر توکل مجرد	۲۵۴	ذکر شوق	۲۶۰
ذکر مراتب زہد	۲۴۷	ذکر توکل فی عیال	۲۵۴	ذکر انست	۲۶۱
ذکر معنی دنیا و آخرت	۲۴۹	ذکر ترک دوا	۲۵۷	ذکر سلوک	۲۶۳
باب ششم دربیان توحید		ذکر اخفاء بیماری	۲۵۸	ذکر خلوت	۲۶۴
توکل و یقین۔	۲۵۰	ذکر معنی یقین	۲۵۹	تمت	

صحت نامہ کتاب ترجمہ عین العلم

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶	۱۵	روز	نور	۲۹	حاشیہ ۱۳	سه استات	سات سات
۸	۵	اللہ	اللہ تعالیٰ	۳۷	حاشیہ ۲۴	خصوعا	خصوصًا
۸	۷	دیتے	دیتے ہین	۴۶	۵	وسے	سو دسے
۱۲	حاشیہ ۱۱	برمزس	ہرمزبن	۵۳	۸	طلب علم	طلب علم کے
۱۷	۴	تعظم	تعظیم	۵۷	۸	اسمعیل	اسمٰعیل
۱۷	۱۱	رعاس	رعائتین	۶۳	۶	جنیا	جیتا
۲۲	۷	پہار	پہاتر	۹۷	حاشیہ	صحابت	حجامت

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٩٨	٦	کہتے	کہتے ہین
٩٩	٢	مسجدکوکو	مسجدکو
١٠٠	حاشیہ ١٧	کرے کے	کرنے کے
١٠١	٨	شروع کرے	شروع نکرے
١٠٤	٢	گذرسے	گذرے
١١١	٢	والے کے سے	والے کے
١٦٠	٥	حُرا	حِرا
١٦٢	١٤	بدن	بد
١٨٢	حاشیہ ٣	لاوے	لانا
١٨٩	٣	نجاستون	نجاستون سے
١٩٣	٧	ناگزیز	ناگزیر
١٩٦	١١	تاآبیدہ	تاآیندہ
١٩٩	٨	کرنے	کرتے
٢٠٠	حاشیہ ٨	تکبیر	تکبر
٢٠٠	١٣	نفن	نفس
٢٠٢	٣	اُترہینے	اَترہینے
٢٠٢	حاشیہ ٦	منافق	منافقان
٢٠٢	٨	غرضِ شیطان	غرض شیطان
٢٠٣	١١	ترک	اگر ترک
٢٠٩	٧	سیاہ کرنی	سیاہ کرتی
٢١٦	٣	نجات ہین	نجات نہین
٢١٧	١٥	اورگناہون	اورجوگناہون
٢٢١	حاشیہ	اقام	مراد اقام
٢٢٢	حاشیہ ١٥	کشادہ دلی	کشادہ سینہ
٢٢٢	حاشیہ ١٦	تنگ دلی	تنگ سینہ
٢٢٦	١	عاشق حریص	عاشق وحریص
٢٣٠	١٢	اوربرحق	اورحق
٢٤٦	حاشیہ ٣	ہربلا	برملا
٢٥٩	٨	تم مین سے	تم سے

تمت

طلب العلم فريضة على كل مسلم
ترجمہ
عين العلم
ہندی
مطبع مظہر العجائب مدراس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ای میرے پروردگار - ای میرے پروردگار - تیرے ہی نام پاک سے شروع کرتا ہوں اور تیری پیروی کرتا ہوں اور نور قدس سے تیرے راہ راست لیتا ہوں - ای نفس اللہ تعالیٰ کے طرف حاضر ہو - تا کجی اس حیاتِ دنیا کے نضارے پر آنکھ کھلے رکھیگا اور آثار عنایت الٰہی دیکھ لئے پر بھی کب تلگ پچھلے پاؤں ہٹیگا - آیا دنیاے دنی سے منہ پھیرنے شہوات خسیسہ تجھے مانع ہو رہے ہیں یا بساط قرب کے طرف پیش قدمی کرنے میں طمع ٹھیکریاں تیرے آڑے پڑے ہیں - کیا ہوا تجھ کو - جو برائی اور لڑائی کے طرف لگا اور دنیا کا مال جمع کرنے پر سعی کر رہا ہی - تا کہ لوگوں میں نام آوری حاصل کرے اور بلندی مرتبت سے خلائق کو اپنے جانب پھیرے - اور ان نعمات و انہار جنت کو جو مالک حقیقی کے روبرو سچے مقام میں

ہیں بھول گیا۔ اور کیا تیرا حال بنگیا۔ جو ایسے علم سے کہ تیرا پروردگار اعلیٰ اسکا نام
تھا اور حکمت اور نور وہدیٰ رکھا ہی روگرداں بنا۔ اور ان علوم میں جنکو اختراع
کئے پچھلوں نے اور انہیں جھو تھے اور بدعت و ہوائے نفسانی ظاہر ہیں مشغول
و راغب ہوا تھہر تھہر۔ تاکہ روویں ہم ان حادثوں پر کہ علوم دین کے نشانیاں
رہ گئے ہیں اور اعمال یقین مٹ گئے۔ احوال کمال زوال پائے ہیں اور واردات
مشاہدہ جمال دور ہوئے۔ شہراں سب ویراں ہوئے ہیں اور نشانیاں باقی رہگئے
شہریاں چل دھرے ہیں اور جنگلیاں اتر پڑے۔ افسوس ولاں سو گئے ہیں اور
زبانیں اٹھ کھڑے علوم نافعہ جاتے رہے اور ظروف باقی رہ گئے۔ حیف ہی
کہ حالات سب کتب و رسائل بن گئے اور اعمال اجوبہ و مسائل ہو گئے۔ حسرت ہی
کہ محو ہوا معنی اسم سے اور مٹ گئی حقیقت غلبۂ رسم سے۔ اور رسوائی ہی جو مغز
دور ہو کر خالی پوست رہگیا۔ اور لوگ چمکات سے سراب کے فریب کھانا پڑا
گھروں کے سریکے گھراں رہگئے؛ نہ اس وضع کے دلبراں رہگئے؛ پس
یوں میرے دل پر خطور کیا کہ وے علوم اور اسرار لکھنے اور مردانِ خدا کا احوال و آثار
بیان کرنے سے دفعِ غم کروں اس امید پر کہ انکی پیروی کے طرف شوق دلایا
جاؤں اور قیامت کے دن انھیں کے جماعت میں اٹھایا جاؤں اسیواسطے پستانِ

طاقت کو نچوڑا اور مشقت کا بوجھ اپنے اوپر لاد لیا - بعد انکو جمع کرنے اور آراستگی
دینے میں مبالغہ کیا اور ضبط و ترتیب کو اُس کے کمال کو پہنچایا با وجودیکہ میں مجلس بیان
میں مکتاہوں اور میدانِ اسپ دوانی میں پس پا - ہدیہ کیا میں اسکو اصل علوی کے
شاخ بلند اور درخت حسنی کی روشن والی کی خدمت میں جو سرداروں میں رکن
بلند و بالا ہی اور پہلوانوں میں دراز حائل والا - مہمان نواز ذی مکرمت بزرگِ
مکتبہ نشین والا مرتبت - بیشک وہی پیغمبر بنی عدنان کا اور ہم نام انکے جد امجد خلیل رحمان
کا - رکن دین کا - اور مشار الیہ - قطب شرع کا اور مدار علیہ - خواہش نفسانی سے
پاکدامن - لذاتِ دنیاوی سے دل پھیرنے والا نیک چلن - شریعتِ مصطفی میں
ثابت قدم - اور طریقتِ مرتضی طرف باگ پھیرنے میں راسخ دم - اللہ تعالی اسکو
کمال اعلیٰ اور سعادتِ انتہا تک پہنچاوے - اور اسکی بزرگی و نمود کو دائم رکھے درمیان
دو کپڑے اسکے - اور اُس کے کرم و جود کو قائم کرے درمیان دو چادر اُس کے - پس
حسن لطفِ رحمانی اور فضل عام ربانی سے ایسی کتاب بنی جسکا حجم میرے نظر
میں چھوٹا ہی حفظ کرنا اور ساتھ رکھنا اُسکا آسان اور علم اسکا میری دانست
میں بڑا - کیونکہ بے پروا کرتی ہی فن سلوک میں اپنے ماسواسے - جمع ہیں اُس کے
کل ابواب - اور ابتدا میں اُسکے ایک مقدمہ لایا جو لایق ہی آگے رکھنے کے اور

ختم اسکا ایک خاتمے کے ساتھ کیا جو مناسب ہی کہ واقع ہووے اسپر ختم کتاب۔
اور اسم بامسمی اسکا **عین العلم** رکھا قرآن و حدیث اور خصائل صحابہ بلند پایہ پر
اسکی بنیاد ہی اور معرّا وضع غیر مشروع سے جو نو پیدا و بیفائدہ ہی۔ کہ نہ موتا کرنے
والے ہیں اور نہ سیری دینے والے ع سرمگیں آنکھوں کو کیا حاجت ہی سرمیکی
کبھی ؎ پس تمام حمد ثابت ہی خدا ے عزوجل کے لیے جسکی حمد کرتا ہوں۔ اور اُس
سے مدد و معاونت چاہتا ہوں۔ اور صلاح کار اُسکے حوالے کرتا ہوں۔ ہماری
شرارت ذاتی اور اعمال کی بدی سے خدا کی پناہ دھونڈھتا ہوں۔ بدرستی گواہی
دیتا ہوں کہ سواے اللہ تعالیٰ کے کوئی قابل عبادت نہیں۔ و براستی اقرار کرتا
ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُسکے بندے اور رسول برحق ہیں۔ جنکو خداے
جل وعلا وسیلۂ قرب دیا ہی اور مرتبت عالی و درجۂ بلند عطا کیا۔ اُٹھائیگا انکو مقام
محمود میں جسکا وعدہ کرچکا۔ و درود نامعدود ہووے اللہ تعالیٰ کا اُن پر اور اہل بیت
اور آل اطہار پر اُن کے

مقدمہ علم کے بیان میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

علم دو قسم پر ہی۔ پہلا علم مکاشفہ۔ وہ ایک نور ہی ظاہر ہوتا ہی دل میں۔

اور اُس نور سے دکھائی دیتے ہیں وے چیزیں جو غائب ہیں - یہہ علم ثابت ہی -
جیسا کہ آئی ح ۹۱ - جب نور دل میں آوے کشادہ ہوتا ہی دل یعنے دیکھتا ہی غیبی
امور کو - اور فسحت پاتا ہی یعنے برداشت کرتا ہی بلا کو اور نگہہ رکھتا ہی بھید ○
اور اُس علم کی تصریح نہیں کیجاتی ہی - بسبب نہ آنے روایت کے - آئی ح ۹۲
بعض علوم ایسے پوشیدہ صورت میں ہیں جسکو سوائے عارفانِ حقتعالی کے
اور کوئی نہیں جانتے ○ یہہ علم افضل ہی کیونکہ وہی ہی مقصود - دوسرا علم معاملہ
ہی جو خدا تعالی سے نزدیکی اور دوری دینے والے چیزوں کی پہچان بخشتا ہی
اور یہہ علم مقدم ہوگا کیونکہ یہہ شرط ہی علم مکاشفے کی - آیا ق ۹۳ جو لوگ کوشش
کرتے ہیں ہمارے لئے البتہ ہم دکھلاتے ہیں انکو راستے ہمارے طرف آنے کے ○
اور آئی ح ۹۴ - پہنچ گیا تو پس لازم کرلے ○ (فرمائے حضرت صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم) اسوقت کہ حارثہ رضی اللہ تعالی عنہ دنیا ترک کردئے بعد اپنے کو کشفِ
غیب حاصل ہونے کی خبر دئے) مگر جب کھینچے کسی کو عنایت حق ۹۵ کی جیسا کہ ساحران
فرعون کو - اور علم معاملہ علم مکاشفہ سے جدا نہیں ہوتا ہی ۹۶ - جیسا کہ آئی ح ۹۷ دوری
لینا دار غرور سے ○ (فرمائے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) جبکہ پوچھے گئے
علامت سے اُس انوار کے) پس اِن دو نو علوم کی فضیلت شرع میں مذکور ہی -

در فضل علم

پس مراد شارع کی علم مکاشفہ سے ہی اِس حدیث میں ح[۱۹] - عالم کی بزرگی عابد
پر جیسی میری بزرگی میری امت پر ہی ○ کیونکہ جو سوائے اِس علم کے رہیگا سو تابع
عمل کا ہوگا - کہ ثبوت علم معاملے کا بطور شرط ہی عمل کے لئے - اور علم سے مراد علم
معاملہ قلبیۂ واجبہ ہی اس حدیث میں ح[۲۳] علم کا ڈھونڈھنا فرض ہی سب
مسلمانوں پر ○ اس سبب سے دوسرے علم کا ارادہ نہیں ہوسکتا کہ اگر اس سے
مراد علم توحید لیویں وہ تو مسلمان کو حاصل ہوچکا - اور علم نماز بھی نہیں ہوسکتا
جیسا کوئی شخص فجر میں مکلف ہوا اور قبل ظہر مرگیا اسپر تو وہ علم فرض نہیں
ہوا - سوائے اِن کے اور علوم سے مراد نہ ہونا ظاہر ہی[۲۴] - مطلقاً علم آخرت مراد[۲۵]
ہی اِس آیت میں - ق[۲۶] کیا برابر ہوسکینگے علم والے اور بے علم لوگ ○ تاکہ
فضیلت نہ آجاوے صحابہ رضی اللہ عنہم پر اسوقت کے علما کی - کیونکہ مجادلہ علم کلام
کا اور نادر الوقوع مسائل میں تو بے رہنا بدعت ہی اور مراد علم آخرت ہی
اس آیت میں ق[۲۷] تاکہ سیکھیں علم دین کا ○ اِسلئے کہ ڈرنا اور ڈرانا خصوصیت
رکھتا ہی علم آخرت سے - پس وہ علم بدعت جسکا ذکر اوپر آیا سیاہ کرتا ہی دل کو
اور بھی صاحب شریعت عالم کی وصف یوں کیا ہی - کہ وہ عداوت پیدا کرتا ہی
لوگوں سے خدا کے واسطے اور ناامید نہیں کرتا ہی انکو اسکی رحمت سے اور بے خوف ہونے

---

[۱۹] فضل العالم علی العابد کفضلی علی امتی ۱۲
[۲۰] العابد سو تابع ہی جو شرط ہی بچاؤ مفسدو وغیرہ ہی اور تابع
[۲۳] طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم ۱۲ ابن ماجہ انس سے ۱۲ ب
[۲۴] یعنے اس حدیث سے مراد علم مذکورہ مکاشفہ ہی ٹھہرا ۱۲
[۲۵] علوم معاملہ و مکاشفہ دونوں ۱۲
[۲۶] قل ہل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون - پ ۲۳ ع ۱۵ -
[۲۷] لیتفقہوا فی الدین پ ۱۱ ع ۴
[۲۸] مجادلہ الکلام و نادر الوقوع مسائل کا علم ۱۲

نہیں دیتا ہی انکو عذاب الٰہی سے - اور نہیں منھہ پھیرتا ہی قرآن سے طرف دوسرے
علوم کے اور رجحان رکھتا ہی قرآن کے بہت سے معانی اور رموزات کو - پس
علم کا حق اس پر عمل کرنا ہی جیسا آیا ق بہت بڑا ہی از روے غضب کے نزدیک
اللہ کے یہہ کہ کہیں تم وہ جو کچھہ کہ نہ کریں تم ○ اور آئی ح سب سے بڑا عذاب
پانے والا روز قیامت میں وہ عالم ہی کہ نفع نہیں دیا اسکو اللہ اس کے علم سے ○
اور پرہیز کرنا ہی فتویٰ دینے سے - کیونکہ نہیں قائم تھے صحابۂ کرام سے اس کام
پر مگر وس شخص سے کچھہ افزود - اور آئی ح فتویٰ نہیں دیتے مگر حاکم یا وہ کہ
جسکو حاکم امر کرے - یا وہ کہ اپنی زور و اختیار سے دیوے ○ اور دلیں خوب
غور کرنا ہی - جیسا آئی ح فتویٰ لے اپنے دل سے اگرچہ فتویٰ دیویں تجھہ کو
مفتیاں ○ اس لئے کہ مقلد ظرف ہی علم کا اور سکھلانے میں شفقت رکھنا ہی
آئی ح میں تمہر باپ کے سریکا ہوں بیٹے کے حق میں ○ پس تعلیم میں بخل
نہ کرے - آئی ح جو کوئی چھپایا علم کو دوزخ کی آگ سے لگام دیا جائیگا ○
مگر ڈرنیسے سے بخل کرے جو اہلیت اُس علم کی نہ رکھتا ہو آئی ح تم موتیوں
کو کتوں کے منھہ میں مت ڈالو ○ اور کنایۃً منع کرنا ہی برے کاموں سے تاکہ اپنی
ہیبت و شوکت باقی رہے - یہی ماثور ہی - اور اکتفا کرنا ہی فہم و دانست کے

مقدار پر۔ آئی ح ۔ ہم حکم دیئے گئے ہیں کہ بات کریں بقدر عقل لوگوں کے ○
اور طمع کو چھوڑنا ہے۔ جیسا آیا۔ ق کہہ کہ نہیں مانگتا ہوں میں تم سے اس پر
اجرت ○ اور ارادہ رکھنا ہے علم سیکھنے سے خود عمل کرنے اور دوسروں کو سکھلانیکا
آئی ح۔ جو کوئی علم سیکھا بڑائی اور لڑائی کے واسطے یا لوگوں کو اپنی طرف توجہ
بنانے پس وہ داخل دوزخ ہے ○ اور محفوظ رکھنا ہے اپنے کو علم کے موانعات
سے اور خوشامد کرنا ہے۔ جیسا آئی ح۔ خوشامد مومن کے اخلاق سے نہیں
مگر طلب علم کے لئے ○ اور اپنے کو سونپ دینا ہے بسبب ہلاک ہونے اس مریض
کے جو اپنے کو طبیب کے حوالے نہیں کیا اور دل کو حاضر رکھنا ہے۔ تا علم سے نفع اٹھاوے
آیا۔ ق۔ تحقیق کہ اسمیں ہر آئینہ پند ہے اسکو جو دل رکھا اسپر ○ اور ننگ و
عار کو چھوڑ دینا ہے کہ وہ تکبر ہے۔ اور قیاس نکرنا ہے اپنے کو منتہی پر کہ اسکا
حضور قلب نوافل کا بدل ہو سکیگا۔ جیسا پانی کرے سکیگی دریا نجاست کو
نہ کہ کوزہ۔ اور ضروری علم کو مقدم رکھنا ہے پس شروع کرے فرض عین سے
کہ وہ جاننا ہے جو کچھ کہ واجب ہے امور اعتقادی اور کرنے اور چھوڑنے کے
کام ظاہری ہو یا باطنی۔ بعد اسکے علم آخرت کیونکہ وہ نزدیکی دلاتا ہے اللہ
تعالی کی پس جبکہ فارغ ہووے فرض عین کے علم و عمل سے جائز ہے اسکو کہ

علم فرض کفایہ شروع کرے - جیسے تفسیر و احادیث و فتاوی - مگر نہ بڑھ جاوے
نادر الوقوع کے طرف - اور ایسا مستغرق ہووے جو مقصود اصلی سے باز رہے -
اور اکتفا کرنا ہی مناظرے کے وقت ان مسائل پر کہ امور واقع یا قریب بہ وقوع
ہوں ایسا ہی ماثور ہی اور خلوت اختیار کرنا ہی تا خاطر جمعی و صفائی فکر حاصل
ہووے اور ریا و تکبر سے دوری - اور مرعی رکھنا ہی طریق مشورت کی اور باہم یکدیگر
مدد کرنے کی - یوں ہی ماثور ہی - پھر جایز رکھے بدلنا ایک دلیل سے دوسری
دلیل یا اشکال کے طرف - اور دعوی نہ کرے علم مجہول کا اور چپ نہ رہے اپنے
کو معلوم ہی سو بات میں باوجود اسکی ذکر لازم ہونے کے اس زعم سے کہ وہ
اپنے کو ہی معلوم رہے پس یہ سب نئے قواعد ہیں جو کھینچتے ہیں مہلکات کے طرف
جو حرام ہی سند لینا ان سے اور شکر کرے حق پر پہنچنے والے کا اور اقرار کرے اپنی خطا کا
اور اس پر مغموم ہووے کیونکہ ماثور یہی ہی اور اسواسطے کہ مناظرہ کرنے والا ڈھونڈتا
ہی بھولی بات کو - پھر کیا فرق ہی اس میں کہ اسکو آپ پاوے یا غیر اور پہلے الزام
دے دیوے نفس و شیطان کو بسبب شدت عداوت ان دونوکے - اور
دستاویز پکڑنا ہی اصول دین میں کتاب و سنت اور اجماع کی - اور منع ہی
ہی اعتراض کرنے سے انپر دلیں ہو یا زبان سے - کیونکہ وے پاک ہیں خواہشہائے

نفسانی اور وسوسہ شیطانی سے - بخلاف غیر ان تینوں کے - اور تائید دیتا ہی
اعتقاد کو عمل سے - کہ وہی ہی راہ مکاشفے کی - اور تائید دینا اسکو دلائل قرآنی سے
کہ سلف صالحین دلیل لاتے تھے انہیں کو اور مقاتلہ کرتے تھے اُنکے ساتھ جو نہیں
قناعت کئے اُن دلائل پر کیونکہ انکو بیان کئے بعد دوسرے بیان کی حاجت نہین
ہی اور تائید دینا اُس اعتقاد کو صلحا کی صحبت سے اور انکا وعظ سننے سے - اور
تائید دینا اسکو علم کلام کا مجادلہ چھوڑ دینے سے - کیونکہ وہ اہل جدل وضع
کئے سو طریقہ ہی واسطے عاجز کرنے عامی کے - اس سے ضرر پاتا ہی متکلم بھی
مانند ضرر پانے عامی کے اس لئے کہ وہ پریشان کرتا ہی راست عقیدے کو متکلم
کے کیونکہ اُسکے عقیدے میں شک پیدا کرتا اور ہلا دیتا اور یقین کو دور کر دیتا
ہی اور عامی کے باطل عقیدے کو گھٹنے دیتا ہی تائید سے اڑھ جانے
عامی کے بسبب تعصب مجادلہ کے اور الزام اُٹھانے کو اپنے قصور فہم پر حمل کرنے
کے اسی سبب سے تزلزل پاتا ہی عقیدہ اس متکلم کا جو فقط دلیل عقلی پر تکیا
کرتا ہی نہ پرہیزگار عامی کا مگر مجادلہ ترک نہ کیا چاہیے ایسے عامی کے ساتھ جو
اعتقاد رکھتا ہی بدعت سماعی پر اور الفت پیدا کیا ہی مجادلے سے یہان تک
کہ بدون اسکے تشفی نہین پاتا ہی - اس لئے مباح ہوا علم کلام - بلکہ زمان بدعت میں

واسطے محفوظ رکھنے عقائد عامہ کے - فرض کفایہ ہی ایسے شخص پر جو ذکی و فصیح اور
دیندار رہے اور حاصل کرنیکی فرصت رکھے تاکہ اس علم کو خوب سمجھے اور بخوبی تقریر
کرے اور خود راہ حق سے نہ پھسلے اور کمال کو پہنچے پس ویسا شخص بھی واسطے
ازالۂ شبہہ کے پڑھے نہ کہ عامی - کیونکہ وہ علم کلام بمنزلہ دوا ہی - لیکن اوپر مذکور
کئے گئے علوم دینی غذا کے مانند ہیں اور علم کلام بھی واضح مضبوط اور شرع سے
قریب ہو تا فہم کے نزدیک اور شبہہ اور ہوائے نفسانی اور وسواس سے دور
رہے - نہ اسقدر کہ اسی میں ڈوب جا کے خود تشویش میں پڑے اور نہ ایسے مہملات
میں جنکو اختراع کئے اہل بدعت مصروف ہووے - اور دستاویز پکڑنا ہی فروع
میں متفق علیہ مسئلے کو بعد بڑی احتیاط کو پھر دلیل استوار کو اور بعد اس قول کو جو
ظن غالب سے نزدیک اپنے افضل ہو مانند ابی حنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ کے نزدیک
ہمارے - آئی ح - ابی حنیفہ چراغ ہیں میری امت کے - اور سنا گیا خواب میں
کہ ہیں نزدیک علم ابی حنیفہ کے ہوں - اور مان لئے دوسرے ائمہ انکی پیش دستی
کو فقہ میں اور ایسا واقع ہوا کہ وے قیام نماز کے ساری رات کعبے میں اور
ہاتف سے سنے کہ ای ابو حنیفہ بے ریا کیا تو خدمت میری اور خوب پہچانا تو مجھے
پس تحقیق بخشا میں تجھکو اور اسکو جو متابعت کرے تیری قیام قیامت تک

اور شاگردی کئے انکی بڑے بڑے علما اور وہ رضی اللہ عنہ برداشت کئے واسطے رک
خدمت قضا کے وہ جو کچھ کہ برداشت کئے اپنے پر اور اختلاط نہیں کئے ظالموں سے
اور نہیں قبول کئے اُنسے کوئی چیز ہدیہ اور لوگوں کی دعوت کے طرف متوجہ نہیں
ہوے جب تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خواب میں اشارہ نہیں کئے گئے
بعد اُسکے کہ قصد کئے تھے طرف خلوت وعزلت کے اور قرضدار کی دیوار کے
سائے میں نہیں آئے جبکہ تشریف لاتے تھے اُس کے پاس تقاضے کے لئے اور
خیرات کئے تمام مال کی قیمت جب وکیل انکا بے خبری سے معیوب تھان
سمیت بیچکر لایا اُسکو اور بکرے کا گوشت کھانا چھوڑ دئے جبکہ گم گئی ایک
بکری کوفے میں انکے مناقب کثیر اسقدر ہیں کہ دشوار ہی عدد اُنکا۔

باب پہلا ورد کے بیان میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وارد ہوا۔ **ق** نہیں پیدا کیا میں جن وانس کو مگر میری عبادت کے لئے ۞
عبادت کے کئی قسم ہیں۔ ایک اُنسے نماز ہی۔ آئی **ح** ۔ خدائے عزوجل کی
یگانگت اور وحدانیت کے بعد سوائے نماز کے دوسری کوئی فرض خلایق پر
ایسی نہیں جو محبوب رہے خدا تعالی کی ۞ آئی **ح** ۔ جو شخص چھوڑ دیا نماز

عہ کا ر تعو و ت اذکار ۱۲
ل و ما خلقت الجن والانس
الا لیعبدون ۱۲ ح ۔ ح
ل ۱۲ فرض اللہ ...
بعد التوحید احب الیہ تعالی
من الصلوۃ ۱۲
ل من ترک الصلوۃ متعمدا
فقد کفر ۱۲ ...

تو جان بوجھ کر تحقیق وہ کافر ہوا ○ یعنی قریب کفر ہوا - جیسا کہتے ہیں کہ پہنچا بلد
میں اُس شخص کو جو نزدیک ہوا اُسکے اور حق نماز کا یہہ ہی کہ پاک رکھے ظاہر کو
حدث اور نجاست سے اور جوارح کو گناہوں سے - اور دل کو اخلاقِ ذمیمہ سے
اور سِر کو ماسوائے اللہ سے - یہہ آدھا عمل ہی - اور باقی آدھا عبادت سے
معمور رکھنا ہی اپنے اوقات کو ظاہر و باطن میں - آئی ہی ح - طہارت نصفِ
ایمان ہی ○ اور اصل اُسکا پاک رکھنا ہی باطن کتیں اسیواسطے صحابۂ کرام مبالغہ
کرتے تھے اسمیں اور بے پروائی کرتے تھے طہارتِ ظاہر سے یہاں تک کہ برہنہ پا
چلتے تھے کیچڑ میں اور ویسا ہی نماز پڑھتے تھے - اور نماز پڑھے آنحضرت صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نعلین مبارک پہنے ہوے پس خبر دئے گئے عین نماز
میں نجاست لگے رہنے کی - پھر نکالے اُسکو اور تمام کئے باقی نماز کتیں اور پلٹھائے
نہیں - مگر طہارتِ ظاہر کو بھی باطن کے روشن کرنے میں ایک تاثیر ہی جیسا وضو
اور دوسرے اعمال ظاہرہ اچھے طور سے ادا کئے بعد پایا جاتی ہی - کیونکہ عالم ظاہر
کو ایک مناسبت ہی عالم باطن سے - اسی سبب سے سچا ہوتا ہی خواب اُسکا جو
عادت کیا سچ بولنے کی - پس ہمیشہ باوضو رہا چاہیئے اور وضو کرے بعد غیبت کے
اور بعد کوئی ایسے کام کے جو اسکا مانند ہو - اور بعد بیکار رہنے سے اگر نہانا

نماز ہو۔ اور ہر نماز کے لئے وقت آنے کے آگے وضو کیا کرے۵۱ اور باسن پانی سے بھرا
رکھے آنے والی نماز کے لئے۔ اور حدِ مقرری سے منہہ اور ہاتھہ پاؤں کو کچھہ افزود
دھویا کرے اور قبلہ رو بیٹھے اور کمک نہ لیوے غیر سے۵۲ اور دنیا و خلائق کے باتیں
اسمیں نہ کرے اور آنکھیں کھلے رکھے اور ہر عضو پر بسم اللہ پڑھے اور کلمۂ شہادت اور
بعد تمام کرنے کے بھی۔ اور قبلہ رو کھڑے رہکر باقی پانی کچھہ پیوے۔ اور داڑھی
کو کنگھی کرے۵۳۔ اور پرہیز کرے استعمال سے ایسے باسن کے جسکی بو سے فرشتگان
نفرت کرتے ہیں جیسا پتیل وغیرہ۵۴ اور پرہیز کرے دھوپ۵۵ میں گرم ہوا سو پانی
سے۔ اور پانی اسراف کرنے سے۔ اور بہ سختی اعضا پر مارنے سے۔ اور بعضوں
کے قول سے وضو کی تراوت کو منہہ سے نہ پونچھے کیونکہ وہ وزن کیا جائیگا آخرت
میں اور بعضوں کے قول سے مضائقہ نہیں۵۶ ایسا ہی مروی ہے۔ اور ہاتھاں نہ
جھٹکے اور ہمیشہ عادت رکھے پیلو کی مسواک کرنیکی طول و عرض میں دانتوں کے
ہر نماز اور ہر وضو میں۔ اور قرآن شریف پڑھنے کے وقت۔ اور منہہ کا مزہ بھوک
سے یا سونے سے بدل گئے بعد۔ اور نگہہ رکھے نماز با جماعت کو نزدیک کی مسجد
میں۔ مگر کوئی سبب ہو تو دور کی مسجد کو جاوے اور مسجد طرف چلے مؤذن
کے بلاوے کو مان لینے کی نیت سے۵۸ ڈرتا ہوا۔ اور نہ دھسے گردنیں چیرتا ہو

۵۸ یعنی دور سے سنکر مؤذن بلاتا ہو وغیرہ تو ہو ۱۲
۵۷ اجابت ندائے اذان کی یہی ہے کہ چلے اسکے طرف فقط منہہ سے بولنے والا مجیب نہیں ہوتا مگر چند حالات میں اجابت اذان کی ضرور نہیں یعنی حالت نماز و سماعت خطبہ و جنازہ اور وقت علم دین پڑھانے کے اور حالت جماع و استنجا وقت حائضہ و نفسا سے اور قضائے حاجت اور کھانے ۱۲

اور نہ گذرے نماز پڑھتے ہوے کے آگے سے اور وہاں دنیا کی باتیں نہ کرے

اور نماز ادا کرے اوّل صف میں امام کے محاذی - نہو سکے تو سیدھے جانب پر

اُس کے - اور پورے ادا کرے ارکان - اور رعایت رکھے سنتوں اور

مستحبوں کی - پس ان سب میں بہت فضائل آئے ہیں - اور رد کرے امام

ہونے کو اور سلف کا رد کرنا اِس سبب سے تھا کہ اختیار کرے اپنے سے اولیٰ

واحسن کو یا خوفِ سہو یا تشویش خاطر سے - اور امامت افضل ہی اذان

دینے سے - کیونکہ اختیار کئے ہیں اُسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُن کے

خلفائے راشدین - پس وہ جو آئی ہے حدیث[۵۲] - کہ اذان دیا کر اگر طاقت نہو تو امامت

کر ⊙ سو یہہ ویسے کے حق میں تھا کہ جسکی امامت سے قوم ناراض تھے - اور ویسے

ہی امامت کے باب میں آئی ہے حدیث[۵۳] - کہ سر سے تجاوز نہیں کرتی ہی اُسکی نماز ⊙[۵۴]

اور اعمال[۵۵] باطنی کی رعایت رکھنا ہی کہ وہ حضور[۵۶] ہی یعنے مستغرق رکھنا دل کو اُس

فعل[۵۷] کے طرف جسمیں کہ وہ ہی - اور فارغ رکھنا دل کو اُس کے غیر سے - وہ

حاصل ہوتا ہی ہمت اپنی اُس میں مصروف رکھنے سے - کیونکہ ہمت تابع بنالیتی

ہی دل کو - یہہ بات اسوقت حاصل ہوگی کہ یاد کرے نماز کے منافع کو جیسے قربت

حق کی اور اُسکی خوشنودی اور مکاشفہ ہونا دنیا میں اور سعادتِ ابدی پانا اور

خدائے کریم کی دیدار ملنا آخرت میں - اور یاد کرے دنیا کی خساست اور اسکے مہمات
کو اور فہم ہی یعنے لانا دل کو معنی پر الفاظ کے - یہہ بات حاصل ہوگی متوجہ رکھنے
سے ذہن کے طرف ذکر و مداومت فکر کے اور دور کرنے میں خطورات کے - اور
تعظیم ہی - وہ حاصل ہوگی یاد کرنے سے خدائے عزوجل کی عظمت کے اور
حقارت نفس کے - اور ہیبت ہی - وہ ایک خوف ہی کہ پیدا ہوتا ہی
عظمت و جلال سے اور وہ خوف حاصل ہوتا ہی یاد کرنے سے جاری ہونیکو
قدرت و قہر اسکے بے پروائی کے ساتھ اور رجا ہی جو وہ حاصل ہوتا ہی
عموم رحمت کو خدائے تعالی کے یاد کرنے اور اسکے غضب پر اسکی رحمت کو
سابق جاننے اور اسکے وعدونکو سچے سمجھنے سے - اور حیا وہ حاصل ہوتی ہی یاد
کرنے سے عجز و تقصیر اپنی جو ادائے شکر الہی میں ہوتی ہی - اگر دشوار ہوں یے
رعایتیں کوشش کرے دور کرنے میں موانع کے - ظاہر آنکھیں موچنے اور
تاریک مکانمیں قریب دیوار کے نماز ادا کرنے سے - اور پرہیز کرے منقش گھر
میں اور رنگین فرش پر اور پیشاب یا پاخانہ یا باد بند کئے ہوئے اور موزہ
تنگ پہنے ہوئے اور بھوک پیاس رکھتے ہوئے اور غصے کی حالت میں نماز پڑھنے
سے - اور اُن کے مانند - اور کوشش کرے باطنًا یاد کرنے سے معاملۂ آخرت

۹۰ جو کسب الا انقلاب الوظائف ہیں مثل الفاظ و تعلیل مثل تسبیح تہلیل تحمید و قراءۃ
۹۱ و دعا و غیرہ ۱۲
۹۲ ذکر کے الفاظ و معانی تمیز
۹۳ پر خیال رکھنا ۱۲
۹۴ علائق دنیا وی جو خواہ مخواہ کھینچتے ہیں طرف اپنے اور باز رکھتے ہیں ۱۲
۹۵ یعنے جو کمال درجہ میں فہم و ملال سے ۱۲
۹۶ ذات کے جو کمال درجہ میں اس سے خشوع و خضوع حاصل ہوتا ہی محتاج ہی ۱۲
۹۷ یعنی کسی کی بہشت و دوزخ میں داخل ہونے کی پروا نہیں رکھتا ہی
۹۸ جسمیں انواع نعمات و اقسام عقوبات بیاں ہیں ۱۲

اور بمقام مناجات اور رجاے خطر کے اور دفع کرنے سے خطورات کے اور نفس کو

فہم معانی طرف مصروف رکھنے سے - چنانچہ اسباب میں یہاں تلک مبالغہ کرتے

تھے اصحاب - کہ انکو نماز میں مال کا خیال گذرتا تو تصدق کر دیتے اس مال کو کفارے

میں اس کے اگرچہ وہ مال بہت رہے پس اصل عبادت کی عمل باطنی ہی آیا ق

دا کر نماز میرے یاد کے لئے ۞ ق حالت سکر میں نماز کے قریب ہو جائیے ۞

یعنے دنیا کی محبت اسکے افکارات میں رہتے وقت ح اللہ تعالیٰ نہیں دیکھتا

ہی اس نماز کے طرف جسمیں نمازی اپنا دل بدن کے ساتھ حاضر نکرے ۞

ح البتہ بندہ ادا کرتا ہی نماز کو لیکن اسی قدر لکھا جاتا ہی جو حضور قلب حاصل

کیا اسمیں ۞ یاد رکھ اس کو اور داخل عبادت نہیں ہوتے ہیں قول و فعل

مگر بسبب فہم معنی کے اور ادائے تعظیم کے نہ کہ فقط بولنے اور ہلنے سے - اگر کہے

تو کہ ایسا ہو تو بے حضور قلب کے نماز باطل ہو جائیگی یہہ اجماع کے خلاف ہی پس

میں کہتا ہوں کہ ایسا بولنا ممنوع ہی کیونکہ ایک روایت سے نزدیک سفیان

ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فاسد ہوتی ہی وہ نماز جسمیں خشوع و خضوع ہو

اور حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت آئی ہی کہ ویسی نماز باعث

عقوبت ہوتی ہی - اور کلام ہمارا منفعت اخروی میں ہی اور عبد الواحد بن

زید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہی کہ ویسی نماز نفع نہیں دینے پر اجماع واقع ہوا ہی اور شرع میں نماز کے لئے حضورِ قلب کا شرط ہونا ظاہر ہی۔ لیکن مقام فتوی کا تکلیفِ ظاہری میں اور پر مناسبت قصورِ فہم خلایق کے ہی۔ پس اگر نماز جایز ہونے کے لئے حضورِ قلب شرط کیا جاوے البتہ لوگ حرج میں پڑینگے اور وہ شرط مطلقا نماز چھوڑ دینے کا سبب ہوگی یہی بات تحقیق ہی۔ اور جو کوئی کہ خوب غور کریگا اس آیت میں ق تحقیق نماز باز رکھتی ہی فحش و بدی سے ○ اور اس حدیث میں ح نماز افتادگی اور عاجزی لانا ہی درگاہِ الٰہی میں ○ پس جانیگا کہ یہہ وہی نماز ہی جو حضورِ قلب کے ساتھہ ہو یاد رکھہ اسکو۔ اور اولیاء اللہ کو ایسی ہی نماز میں کشف ہوتا ہی خصوصًا سجدے میں بمراتب صفائی دل کے اور اقسام عبادت سے قرآن شریف کی تلاوت ہی افضل ح اچھا تمھارے میں کا وہ ہی جو پڑھا قرآن اور پڑھایا اسکو ○ اور حق اسکا یہہ ہی کہ نیت کرے وحشت دنیا کو دوست رکھنے اور شوق مولا کا حق ادا ہونے اور عبودیت کے احکام کو ضبط کرینگا اور باوضو رہے اور خوشبوئی کرے اور مودب بیٹھے اور لیٹتے ہوے بھی جایز ہی آیا ق وے جو یاد کرتے ہیں خدا تعالیٰ کو کھڑے ہوے اور بیٹھے ہوے اور لیٹتے ہوے ○ اور افضل ہی کہ تلاوت رات

ذکر تلاوت قرآن و دعا و ذکر

کے وقت کریں کیونکہ دل اُسوقت بہت یکجہت رہتا ہی - اور قرآن دیکھ کر پڑھیں کیونکہ اُسمیں دوسرے اعضا بھی شامل رہنے سے اجر کو زیادہ کرتا ہی - اور حفظ کریں اُسکو - آئی ح حفظِ قرآن سے عذاب والدین تخفیف ہوتا ہی اگرچہ وے مشرکین سے رہیں ۞ اور نہ بھولیں اُسکو آئی ح وہ بڑا گناہ ہی ۞ اور تین دن سے کم عرصے میں ختم نہ کرے - آئی ح ویسا ختم کرنا معنی کے فہم سے باز رکھتا ہی ۞ اور ختمِ قرآن چالیس روز میں آیا ہی اور ایک ہفتے میں بھی اور تلاوت کے منازل مرویہ سات ہیں پہلے تین سورے بعد پانچ بعد سات پھر نو بعد گیارہ پھر تیرا بعد ما بقی سب - اور شروع کرتے تھے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ تلاوتِ قرآن کو شبِ جمعہ میں اور تمام کرتے تھے سورۂ مائدہ تک بعد سورہ ہود تک پھر سورۂ مریم تک بعد سورۂ طٰسم تک پھر سورۂ صاد تک بعد سورۂ الرحمٰن تک پھر باقی کے سورے تمام - اور یہہ ظاہر پر عمل کرنے والے کے لئے ہی مگر صاحبِ باطن حسبِ حال اپنے تلاوت کرے اور دھیمی سے پڑھیں کہ دریافتِ معنی اُسی پر موقوف ہی اور تعظیم و تاثیر کے قریب - یوں ہی مروی ہی اور رو دیں آئی ح تلاوت کرو قرآن کی اور رویا کرو پس اگر رونا نا آوے رونیکا ڈھب بناؤ اور پھر جب قرأت کروگے غمزدہ ہوتے ہو تم ۞ یہہ بات حاصل ہوگی خدائے کریم کے وعیدوں اور پیماقوں میں

اور اپنے تقصیرات میں تامل کرنے سے - اور ویسا بھی نہ رو سکے تو رونا نہ آنے پر
رونا چاہیئے کیونکہ رونا نہ آنا خود ایک بڑی مصیبت ہی - اور تعوذ پڑھیں شروع
کرنیکے وقت آیا ق جب قرآن پڑھو گے تعوذ پڑھو ○ اور ختم کے وقت
پھر از سر نو شروع کر رکھے - واسطے سرزنش شیطان کے یہی طور منقول ہی - اور
مانگ لے جب امید کی بات پڑھنے میں آوے اور ڈر کی بات سے پناہ چاہے - اور
ذکر کے بیان میں ذکر کرے اور تسبیح میں تسبیح اور دعائیں دعا یہ سب مروی
ہیں اور آہستہ پڑھے اگر ریا کا یا نماز پڑھنے والا تشویش میں پڑھنیکا اندیشہ ہو
آئی ح مخفی عمل علانیہ سے ستر حصے بڑھکر ہی ○ یہہ خوف نہو تو پکار کر پڑھیں
کیونکہ ویسا پڑھنا آگاہ کرتا ہی دل کو اور جمعیت خاطر لاتا ہی اور سماعت کو مصروف
رکھتا ہی اُس طرف اور نیند ھ اور سستی کو دور کرتا ہی - اور حلاوت زیادہ
کرتا ہی اور سونے مارے کو اُٹھاتا ہی اور لوگوں کو عبادت کی رغبت دلاتا
ہی آئی ح تحقیق فرشتگاں اور جنات سنتے ہیں اُسکے قرأت کو اور نماز
پڑھتے ہیں اُسکے ساتھ ○ اور دوسروں میں اثر کرنے والا عمل افضل ہی اور
زیادتی نیت کی بھی زیادہ کرتی ہی اجر کو لیکن صلاح قلبی پر نظر رکھنا بہتر ہی کہ
پسند کئے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آہستہ پڑھنے کو اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پکار کر تلاوت کرنیکو بعد دریافت کرنے نیت ہر ایک کے۔ اور اچھا بناوے آواز اپنا تلاوتِ قرآن میں آئی ح خدا تعالیٰ نہیں سنا کسی شی کے خوش آوازی کو جیسا سنا خوش آواز سے قرآن پڑھنے کو۔ لیکن خوش آوازی سے فقط قصدِ ترغیب و تاثیر رکھے نہ بدلنے والا ہو اُسکے الفاظ کے حروف کو۔ اور نہ رعایت کرنے والا ہو قواعدِ موسیقی مذموم کو جو منسوب ہی اہل بدعت کے طرف اور نہ غافل کردیوے فہم معنے سے۔ اور قرآن کی تعظیم و توقیر کرے آیا ق اگر اس قرآن کو اُتارتے ہم پہاڑ پر البتہ تو اسکو دیکھتا ڈرنے والا اور پارہ پارہ ہوتا ڈالا خوفِ الٰہی سے ۞ اور آئی ح جو کوئی پڑھے قرآن کو اور سمجھے کہ دوسرے دوسرے کی چیز بہتر ہی اُس سے جو دیئے گئی اپنے کو پس تحقیق ہلکی سمجھا اُس چیز کو جو بڑی کیا اُس کو خدا تعالیٰ نے ۞ اور دل کو حاضر رکھے جیسا اوپر ذکر کئے گیا کہ وہی اصل ہی۔ اور یوں ہی تفسیر کئے گئی اس آیت کی ق ای یحییٰ لے کتاب کو قوت سے ۞ اور معنی سمجھ کر پڑھے آیا ق غور کرو آیاتِ قرآنی میں ۞ اور بھی کوشش اصحاب عالیجناب کی فہم معنی کے طرف تھی نہ کہ تعلقہ زبانی۔ اسی سبب سے ازبر نہیں کئے اسکو مگر چند صحابہ بلکہ بہت صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سوائے ایک یا دو سورتوں نہیں کئے اور تاثیر ہونے کے لئے اُسکو دھراتے رہے کیونکہ تحقیق آنحضرت

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کھڑے رہے تمام رات ایک آیت پر۔ اور سعی کرے معنی سمجھنے میں۔ اور فہم معنی بحسب صفاء باطن اور ظہور مکاشفہ کے تفاوت رکھتی ہی آئی ح تحقیق قرآن کیتیں ظاہر و باطن ہیں نہیں جانتا ہی بندہ مگر جبکہ پاوے قرآن کے بہت وجوہات ○ آئی ح تم قرآن پڑھا کرو اور رچا ہو خدا سے عز وجل سے اسکے اسرار کو ○ لیکن وہ جو وارد ہوئی ہی ح جو کوئی قرآن کی معنی اپنے عقل سے کریگا کہو اُسکو کہ اپنی جگہہ دوزخ میں مقرر کرلیوے ○ سو تب ہی کہ یقین کرلیوے ارادۂ الٰہی میں یہی معنی ہی یا دلیل پکڑے اپنے خواہش نفسانی کو ثابت کرنے کو ولیکن استنباط منع نہیں بہ سبب مسموع ہونے سب معانی شارع سے سوائے بعض آیات کے اور بہ سبب مختلف آئے اقوال صحابہ کے جن میں موافقت محال ہی آیا ق تحقیق وے لوگ جانتے ہیں قرآن کو جو معانی نکالتے ہیں اُس سے اور آئی ح ای باریتعالیٰ فقیہ کر اُسکو دین میں اور سکھلا اُسکو تاویل ○ اور بھی اپنے کو خالی رکھے اُن چیزوں سے جو مانع فہم ہیں۔ جیسا تحقیق مخارج حروف کی اور ادائے تلفظات و قواعد راگ وغیرہ۔ اور دور رہے گناہوں پر اصرار کرنے اور بدافعال کے ساتھ متصف رہنے سے۔ آیا ق یہہ ایک تبصرہ اور تذکرہ ہی ایسے بندوں کے لئے جو غفلت نہ رکھتے ہوں ○ اور قرآن پڑھنے

والا ہر خطابِ الٰہی میں اپنے کو مخاطب ٹھہراتیو سے آیا ق بھیجا گیا مجھپر یہہ قرآن تاکہ

ڈراؤں میں تمکو اور جس پاس کہ وہ پہنچے ○ اور آئی ح قرآن پڑھا کر یہاں تک

کہ باز رکھے تجھکو غفلت سے ○ اور ویسا ہی ہر قصے میں کیونکہ وہ واسطے خبردار

کرنے کے ہی آیا ق ہر ایک قصہ انبیا کا بیان کرتے ہیں ہم تجھ پر تاکہ ثابت

کریں ہم تیرے دل کو اُس سے ○ اور تاثیر پاوے باعتبار اختلافِ حالات

دل کے از روے معنی کے پس خوش ہووے آیتِ رحمت کے پاس اور مشتاق

ہووے ذکرِ احوالِ جنت پر اور ڈرے بیانِ شدتِ آخرت میں - اور باقی میں

اسی طور پر - اور ترقی کرے تاثیرات میں پس ادنی درجہ ایسا ٹھہرا لے کہ پڑھتا

ہوں اِسکو حضور میں خداے عزوجل کے پھر ایسا سمجھے کہ وہ سبحانہ [illegible] خطاب

کرتا ہی اپنے پر پھر نظر رکھے اُس صاحبِ کلام پر اور اُسکے صفات اور افعال

پر جو اُس کے کلام میں ہی اور یہہ مرتبہ صدیقوں کو حاصل ہوتا ہی اور پہلے

دو طور متقیوں کے ہیں اور باقی سب طور اہلِ غفلت کے - اور گنے اپنے کو اُن

حکموں میں جو عاصئین و مقصرین کے حق میں نازل ہیں نہ مقربین و اہلِ یقین

کے - اور اقسامِ عبادت سے درودِ شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بھیجنا ہی کہ اُسمیں نبی کریم کی مصاحبت اور اُنکی شفاعت کا وعدہ ہی اور آئی

ح بدرستیکہ وہ بجائے صدقے کے ہی ⊙ اور درود کا حق یہہ ہی کہ ملا ہے سلام
کے ساتھ آیا ق ای ایمان والو صلوٰة بھیجو تم اوپر نبی کے اور سلام کہو تم سلام کہنا
اور شامل رہے اوپر سب انبیا علیہم السلام کے اور اہلِ بیت و اصحاب پر انکے ایسا ہی
منقول ہے اور چھینک اور ذبح اور تعجب کے وقت درود نہ پڑھا جاوے اور
اقسام عبادت سے اذکار مرویہ ہیں کہ وارد ہیں انکے حق میں فضائل۔ اور انسے
دعا ہی آئی ح دعا مغز ہی عبادت کی ⊙ اور حق اسکا یہہ ہی کہ اوقات
مشرفہ کا امیدوار رہے جنکے باب میں فضائل آئے ہیں بعضے دن رات سے اور
امیدوار رہے سحر کے وقت اور نصفِ شب میں اور نزدیک زوال کے اور
جمعہ کے دن امام منبر پر چڑھتے وقت اور خطبوں کے درمیان بیٹھنے پر اور جمعہ کے
روز آفتاب غروب ہونیکے قریب اور اذان و اقامت کے بیچ میں اور نزدیک
ان دونوں کے اور چہارشنبے کے دن درمیان ظہر و عصر کے اور امیدوار رہے
احوالِ شریعہ کا جیسا فی سبیل اللہ جنگ کرتے پر اور برسات اترتے وقت اور
فرض نماز ادا کرتے ہی اور ختم قرآن کے بعد اور مسجد کو جاتے پر اور حالتِ روزہ
اور افطار میں اور سجدے میں اور رقتِ قلب کے وقت اور جبکہ دل بیدار رہے
یاد میں جلالِ باریتعالیٰ کے اور حالتِ مرض و مسافرت میں اور سورۂ اخلاص

پڑھتے پر اور سو بھر لوگوں کی جماعت میں رہتے وقت اور عرفات و ملتزم میں کھڑے
رہتے پر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قبر شریف کی زیارت کرتے وقت کہ
یہ تمام مروی ہیں پس دعا کے لئے قبلہ رو رہے اور دونو ہاتھ اسقدر اٹھاوے
کہ زیر بغل نمودار ہو اور رکھے دونوں ہتیلیاں آسمان کے طرف یوں ہی مروی
ہی اور آئی ح تحقیق اللہ تعالی بندے کے ہاتھ خالی پھیرنے سے شرم کرتا ہی ⊙
اور اسوقت آسمان طرف دیکھنا منع ہی - اور چاہئے کہ دعا کی شروع میں حمد و
صلوۃ رہے اور انھیں پر ختم کرے کیونکہ وے دونوں قبول کئے جاتے ہیں پس پرو
نہیں ہوتی ہی وہ حاجت جو درمیان ان کے رہئے اور مقدم رکھے ربنا کو پانچ بار
کہ اس باب میں آیا ق قبول کیا ان کے لئے رب انکا ⊙ پس مقدم رکھے دعا میں
حاجت اخروی کو تا جلد قبولیت کو پہنچے اور بہت پکار کر یا بہت آہستہ
پڑھنے سے پرہیز کرے آیا ق مت پکار دعا میں تیرے اور نہ بہت آہستہ ⊙ اور
تکلف میں موزون کرنے کے نہ تیرے آئی ح دور رکھو تم اپنے کو دعا میں مسجع
کرنے سے ⊙ اور بہتر یہ ہی کہ دعا کو منحصر رکھے ان عبارتوں پر جو ماثور ہیں تا سوال میں
نہ آوے وہ چیز کہ جس میں خوبی نہو اور تضرع و زاری کرے اور دعا مخفی کرے آیا
ق پکارو تم اپنے رب کو روتے ہوئے اور پوشیدہ ⊙ اور قبول ہونیکی یقین

امید رکھے آئی ح پکارو اللہ تعالیٰ کو درحالیکہ یقین رکھتے ہوں قبولیت کی اور گنگناویں دعا میں آئی ح تحقیق اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہی الحاح کرنے والوں کو دعا میں ۞ اور قبولیت دعا میں جلدی نکریں۔ آئی ح قبول کئے جاتی ہی تم میں سے دعا اُس شخص کی جو شتابی نہیں کرتا ہی ۞ اور دعا کرنے کے وقت میں یاد نکرے اپنی عبادت کو کیونکہ وہ تکبر دلاتی ہی۔ اور نہ معصیت کو یاد کرے کیونکہ وہ قبولیت کے یقین کو دور کرتی ہی اور کسی دعا میں نذر بھی کرسکے دلیل سے قصہ مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اور ظاہر کرے اپنی کمال احتیاج کو آیا ق کیا کوئی دوسرا بھی ہی جو مضطر و بیقرار کی دعا قبول کرے ۞ اور اصل دعا قبول ہونیکی توبہ ہی اور واپس دینا لوگوں کے حقوق اور متوجہ کرنا ہمت کا طرف اللہ تعالیٰ کے کہ نافع وہی حضور دل ہی۔ کیونکہ دعا سے مقصود خدائے عزوجل کے ساتھ اُنست پانا ہی۔ اور اُس اُنست سے پیدا ہوی حسن خاتمے کی۔ اور لازم کرے دعا کو حالت رفاہیت میں تاکہ دفع ہووے بلا۔ اور رغبت کرے دینی فضیلت رکھنے والوں کی دعا میں۔ اور مظلوم کی بددعا سے پرہیز کرے۔ اور خود بھی کسی پر بددعا نکرے۔ پس یہ سب منقول ہیں اور اقسام عبادت سے تفکر ہی۔ آیا ق اور فکر کرتے ہیں پیدایش میں آسمان

وزمین کے ○ اور آئی ہی ح[۹۲] فکر ایک ساعت کی بہتر ہی سات برس کی عبادت[۹۳]
سے ○ کسی چیز کی پہچانت کے ڈھونڈھنے کو تفکر کہتے ہیں مُبدا اُسکا تذکر ہی۔
اور تذکر حاضر کرنا ہی پہچانے ہوئے چیزوں کا دل میں۔ اور تفکر کا نتیجہ علم ہی۔ اور
علم کا حاصل کرنا معرفت کو جو وہ پیدا کرنے ہاری حال کی ہی۔ اور وہ حال
تاثیر بخشتا ہی دل پر جو سبب ہی عمل کا۔ اور عمل خدمت جوارح ہی۔ اور مجر التفکر[۹۴]
کا معاملہ[۹۳] ہوگا۔ اور معاملے میں فکر کرنیکا حق یہہ کہ پہلے جاری کرے اسکو معاصی
ظاہری میں پھر خیال کرے کہ کیا وہ کام شرعاً ممنوع ہی یا نہیں بعد دیکھے کہ کیا
وہ اپنے میں پایا جاتا ہی پس فکر کرے کہ کیونکر ہی تدبیر اُسکو دفع کرنیکی بعد ازاں
فکر کرے ظاہری عبادتوں میں کہ کیا یہہ عبادت شرع میں مندوب ہی پھر دیکھے
کہ کیا اُسکو ادا کرنیکی اپنے کو قدرت ہی پس فکر کرے کہ کیونکر ہی تدبیر اسکو حاصل
کرنیکی بعد ازاں لاوے فکر طرف باطن کے یہی طور ہے[۹۴] یا مجر التفکر کا مکاشفہ ہوگا کہ وہ
تفکر ہی خدا ے عزوجل کے اسماء حسنی اور صفات علیا میں اور حقائق و اسرار میں
اُسکے جو مخفی ہیں زمین و آسمان میں۔ لاکن اُسکے ذات مقدس کے طرف فکر کو راہ
نہیں مگر ذکر سے۔ آئی ہی ح[۹۵] اور مت فکر کرو تم ذات باریتعالی میں ○ اور
عقل عاجز ہی اس کے ادراک سے۔ جیسا کہ دل دیکھی روشنائی دیکھنے سے۔

اور صفات باری کے حقیقتیں بھی ادراک میں نہیں آتے ہیں - پس طاقت نہیں ہی کسیکو اُس کے دریافت کی مگر خواصوں کو کبھی کبھی - اور وے خبر نہیں دیتے کیفیات سے اُن صفات کے عوام کو مگر تھوڑا سا بقدرِ فہم اُن کے - پس بندے پر لازم ہی کہ ہمیشہ ظاہر و باطن میں اُسکی عبادت کیا کرے تا حاصل ہووے خدا تعالیٰ کی محبت جو وہی اہم مطالب ہی پس دن میں مشغول ہووے بعد نمازِ فجر کے اُسی جاے میں آفتاب روشن ہوئے تک - مگر خوف ریا کا یا خیال پراگندہ ہونیکا رہے تو اُس جاے کو چھوڑ کر کونا پکڑے - یوں ہی مبالغہ کرتے تھے اُسوقت کو نگاہ رکھنے میں - اور عیب کرتے تھے اُسکا جو دنیا کی بات کرتا اُسوقت میں - اور آئی ح اُس وقت کی عبادت دوستر ہی اولادِ اسمٰعیل علیہ السلام کے چار بندوں کو آزاد کرنے سے ○ اور عصر کے بعد سے مغرب تک بھی ویسا ہی مشغول رہے کہ اُسوقت کو بہت معظم جانتے تھے اور آیا ق یاد کر تیرے رب کے نام کو اول و آخر میں دن کے ○ اور آیا ق تسبیح پڑھ اپنے رب کے حمد کی آگے طلوع و غروب آفتاب کے ○ اور آئی ح کہ اے آدم کے بیٹے یاد کر مجھکو فجر کے بعد ایک ساعت اور عصر کے بعد ایک ساعت تا کفایت کروں تیری مشقت کو جو درمیان اُن دونوں ساعتوں کے ہی ○ اور پڑھیں مسبعات عشر اُن دونوں وقتوں میں کہ اسمیں بڑی فضیلت

ہے۔ اور ویسا ہی درمیان اشراق وضحی[1,2] کے انواع عبادات مذکورہ میں مشغول رہے اگر فرصت رکھتا ہو۔ اور بدلتا رہے ایک قسم کی عبادت سے دوسری عبادت کے طرف موافق رغبت دل کے واسطے قطع ملال کے۔ اور افضل ہی قرآن پڑھنا قیام میں کیونکہ اسمیں نماز اور تلاوت اور فہم معنی اور حضور دل اور ذکر ایکساں حاصل ہے۔ اور مشغول رکھے سوای اُن عبادات کے اِن کاموں کے طرف بھی جیسا بیمار پرسی اور جنازے کے ساتھ جانا اور مسلمان بھائی کے کام میں کمک دینا اور علم کی مجلس میں حاضر ہونا کہ یہ بھی عبادات ہیں کیونکہ اِن کاموں کو درمیان اشراق وضحی کے کرتے تھے[3] پس اگر فرصت عبادت نہ رکھتا ہو شغل علم رکھے پڑھے یا پڑھاوے[4] آئی ح وہ افضل ہی ہزار رکعت نماز سے اور ہزار جنازے پر حاضر ہونے سے اور ہزار بیمار پرسی سے اور قرآن پڑھنے سے ۞ مراد اس سے علم آخرت ہی۔ جیسا مقدمۂ کتاب میں مذکور ہوا۔ اور بعد اشراق کے فکر کرے حل مشکلات میں کیونکہ دل اسوقت[5] بہت صاف رہتا ہی اور جو شخص کہ مقید رہے واسطے امورات خلایق کے جیسا قاضی اور حاکم یا اپنے خاص کاموں کے طرف جیسا کسب کرنا بعض کاموں کا سو رعایت رکھے اُن کاموں کی۔ اور ذکر کرتا رہے درمیان اُن کاموں کے حضور دل کے ساتھ۔ اور اکتفا کرے کسب کو بمقدار

[1] آفتاب ایکچہ نیزہ بلند ہوے بعد سے دو گھڑی دن تک اسمیں دو رکعت ہیں ۱۲

[2] وقت سے زوال تک اسکی چار رکعت ہیں ۱۲ اشراق کے

[3] سلف صالحین ۱۲

[4] انہ افضل من صلوٰۃ الف رکعۃ ۱۲

[5] بعد عبادات کے اور دنیا کے کاروبار میں پھنسنے سے پہلے ۱۲

ذکر طریق نفل و ورد شب

حاجت کے - اور زائد حاجت سے کسب اُسوقت کرے جو ارادہ صدقے کا رکھے
کہ کہا گیا ہی ویسا کسب دوستر ہی ذکر سے کیونکہ وہ متعدی ہی اور بعض کہتے ہیں
کہ ذکر کرنا بہتر ہی اُس سے اور اولی یہہ ہی کہ نظر کرے اپنے دل کے صلاحیت پر کہ
اُن دونوں سے کس طرف بخوبی راغب ہی - اور ہمیشہ متوجہ ہووے طرف ورد
کے آئی ح دوستر ین اعمال خدایتعالی کے نزدیک عمل بلاناغہ ہی اگرچہ
تھوڑا رہے ⊙ بلکہ اُس ورد مقرری کو زائد کیا کرے کہ آئی ح مجھکو برکت نہیں
دیا جاتی ہی اُس روز میں جو زائد نہ کروں میں کوئی عمل خیر اُسمیں ⊙ اور جمع کرے
روزہ اور صدقہ اور عیادت اور جنازے کے پیچھے جانے کو آئی ح جو کوئی
جمع کرے انکو ایک دن میں بخشا جائیگا یا داخل جنت ہوگا ⊙ اور شب کی عبادت
میں بہتر یہہ ہی کہ سونیکے آگے وتر پڑھے اس اندیشے سے کہ شاید بیدار نہو یا
دل پھر اُٹھنے سے بیزار ہو یا مر جاوے تو وتر فوت ہوگی پس ادا کردینے میں اُسکے
جینے کے امید کی کوتاہی ہی اور قوی بات یہہ کہ تاخیر کرے وتر کو وہ جو نیند سے
اُٹھنے کی عادت رکھتا ہو - اور پڑھے سورۂ یٰس و سجدہ و لقمان و دخان و
ملک و زمر و واقعہ اور مسبحات ستہ - اور نیند غلبہ کی تو سو رہے - یوں ہی مروی
ہی اور آیا ق وے شب میں کم سوتے تھے ⊙ اور نیند غلبہ کئے بعد نماز نہ

پڑھے کم آئی ح البتہ نماز پڑھے تم میں کا کوئی شخص رات میں جب تک کہ آسان
رہے اُسپر اور جبکہ غالب آوے اُسپر نیند تو سو رہے ۞ اور آئی ح رات کو اپنے
پر سخت مت کرو ۞ اور غلبۂ خواب میں عبادت کرنا تنگ دلی کی عبادت ہی
اور آیا ہی کہ گناہ اُسکا بڑھکر ہی نفع سے۔ اور اُٹھانا ہی اُسکو جسکی طاقت نہ
رکھتا ہو آئی ح لازم کرلو تم امور دینی سے جسقدر کہ طاقت رکھتے ہو ۞ اور
ناپسند کردینا ہی عبادت کو اپنے نفس پر آئی ح کڑوی مت کرلے اپنے پر
خدا کی عبادت کو ۞ اور کوشش کیا کر شب خیزی میں کہ آیا ق وے لوگ جو
شب گذارتے ہیں اپنے رب کے لئے سجدہ اور قیام میں ۞ اور آئی ح نماز
پڑھ رات میں اگرچہ بکری کا دودھ نچوڑے اُتنا وقت ہو ۞ پس اولیٰ یہہ کہ بیدار
رہے ساری شب۔ اور یہہ بات اُس کے لئے ہی جو فرصت پاوے۔ اور یقین
قوی رکھے۔ کیونکہ ایسا شخص اُس سے لذت پاویگا اور غذاے روحانی حاصل
کریگا۔ ایسی بیداری مروی ہی کہ چالیس صحابہ و تابعین سے ہوئی۔ بعد آدھی
رات کی بیداری ہی۔ اور اُسی پر مواظبت کئے ہیں بیشمار لوگ۔ بعد تہائی شب
پھر چھٹا حصہ رات کا۔ اور دوستر ہی کہ ہووے وہ تہائی یا چھٹا حصہ بیدار یکا
درمیان شب کے آئی ح دو رکعت درمیان رات کے بہتر ہیں دنیا و ما فیہا سے ۞

ـــ لیصل احدکم من اللیل ما تیسر فاذا غلبه النوم فلیرقد ۱۲ ـــ لا تکلفوا [illegible] ۱۲ ـــ فان بغض [illegible] ۱۲ ـــ من الذین ما یطیقون ۱۲ ـــ الیک عبادة الله ۱۲ بخاری ـــ والذین یبیتون لربهم سجدا و قیاما ۱۲ ـــ صل من اللیل ولو قدر حلب شاة ۱۲ [illegible]

ابن عباس سے

ـــ رکعتان فی جوف اللیل خیر من الدنیا و ما فیها ۱۲ دیلمی

پڑھے کہ آئی ح البتہ نماز پڑھے تم میں کا کوئی شخص رات میں جب تک کہ آسان
رہے اُسپر اور جبکہ غالب آوے اُسپر نیند تو سو رہے ۰ اور آئی ح رات کو اپنے
پر سخت مت کرو ۰ اور غلبۂ خواب میں عبادت کرنا تنگ دلی کی عبادت ہی
اور آیا ہی کہ گناہ اُسکا بڑھکر ہی نفع سے - اور اُٹھانا ہی اُسکو جسکی طاقت نہ
رکھتا ہو آئی ح لازم کر لو تم امور دینی سے جسقدر کہ طاقت رکھتے ہو ۰ اور
ناپسند کرو دینا ہی عبادت کو اپنے نفس پر آئی ح کڑوی مت کر لے اپنے پر
خدا کی عبادت کو ۰ اور کوشش کیا کر شب خیزی میں کہ آیا ق وے لوگ جو
شب گذارتے ہیں اپنے رب کے لئے سجدہ اور قیام میں ۰ اور آئی ح نماز
پڑھ رات میں اگرچہ بکری کا دودھ نچوڑے اُتنا وقت ہو ۰ پس اولی یہہ کہ بیدار
رہے ساری شب - اور یہہ بات اُس کے لئے ہی جو فرصت پاوے - اور یقین
قوی رکھے - کیونکہ ایسا شخص اُس سے لذت پاویگا اور غذاے روحانی حاصل
کریگا - ایسی بیداری مروی ہی کہ چالیس صحابہ و تابعین سے ہوئی - بعد آدھی
رات کی بیداری ہی - اور اُسی پر مواظبت کئے ہیں بیشمار لوگ - بعد تہائی شب
پھر چھٹا حصہ رات کا - اور دوستر ہی کہ ہووے وہ تہائی یا چھٹا حصہ بیداریکا
درمیان شب کے آئی ح دو رکعت درمیان رات کے بہتر ہیں دنیا و ما فیہا سے ۰

ابن عباس سے

پندرھویں رات اور شب عرفہ و شب عیدین - اور نگاہ رکھے فضیلت والے دنوں
کو جیسا عید کا روز اور ایام تشریق اور وے دنان جنکا ذکر انشاء اللہ تعالیٰ آئیگا -
اور افضل ہی جمعہ کا روز اور اسکی رات اس لئے بیکار نہ گذارے پنجشنبے کی عصر کو
کہ وہ متبرک ہی - اور تہیہ کرے واسطے نماز جمعہ کے - کہ کپڑے دھووے اور
نہاوے اور خوشبوئی لگاوے - اور شغلوں سے خاطر جمعی حاصل کرے - اسی لئے
کہے ہیں کہ اپنے اہلیہ سے قربت بھی کرے - اور ہاتھ پاؤں کے ناخن نکالے -
دستار باندھے - اور سوار نہووے اور سویرے مسجد کو جانے میں سعی کرے کہ یہہ
ماثور ہی - اور جامع مسجد میں بیٹھنے کے آگے چار رکعت نماز کہ ہر رکعت میں بعد سورۂ
فاتحہ کے پچاس بار سورۂ اخلاص پڑھے - کہ ان سب میں بہت فضائل آئے ہیں
اور بعد نماز کے نماز جنازہ یا پڑھائی یا ملاقات برادر دینی کے طرف مشغول ہووے
کہ وارد ہوا ق ڈھونڈھو تم خدا تعالیٰ کے فضل کو ⊙ پس قصے کہانی سننے کے طرف
نجاوے کہ وہ بدعت ہی کیونکہ قصہ خوانون کو نکال دیتے تھے مسجد سے - اور انتظار
کرے اس امید دئے گئی ساعت کی جسمیں قبولیت کا وعدہ کیا گیا ہی اختلاف کئے
گئی ہی وہ ساعت کہ وقت طلوع شمس ہی یا وقت زوال یا امام منبر پر چڑھتے
وقت یا فرض نماز کے لئے کھڑے رہتے پر یا عصر کی نماز کے انتہاے وقت مستحب

پندرہویں رات و شب عرفہ

روز و شب جمعہ

وابتغوا من فضل اللہ
ج ۸ موع
یعنی صحابہ و سلف

ذکر ساعت جامعہ

میں یا وقتِ غروب اور اِس آخری وقت کے لئے روایت آئی ہی کہ فاطمہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا بہت نگاہ رکھتے تھے اور یہہ حدیث بھی اسکو تائید بخشتی ہی۔ آئی
ہی کہ جو بندہ اُسوقت دعا کرتا ہی البتہ قبول کئے جاتی ہی دعا اُسکی ۞ اور بعض
کہے ہیں کہ وہ ساعت غیر معین ہی مانند شبِ قدر کے پس مستغرق رہے تمام
دن رعایت کرتے اُس ساعت کی یہی بات برصواب ہی۔ اور اُس دن میں زیادہ
کرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود کو اور تلاوتِ قرآن کو اور خیرات
کرے دو مختلف چیزوں کی اور صلوٰۃ تسبیح پڑھے کہ اِن سب میں فضائل آئے
ہیں۔ اور بھی آیا ہی کہ سورہ سجدہ اور یٰسٓ اور دخان اور ملک اور مسبحات
پڑھیں۔ اور آیا ہی زیادہ کرنا سورۂ اخلاص کے قرأت کا کیونکہ اُسکا پڑھنا
ہزار بار دس رکعت میں یا بیس رکعتوں میں افضل ہی ختم کرنے سے سارے
قرآن کے۔ اور مخصوص اُسی روزِ جمعہ میں روزہ رکھنا اور اُسی شب میں قیام کرنا
منع ہی۔ اور نگاہ رکھے رواتب کو اور باقی سنتوں کو جیسے تہجد وضحیٰ اور مغرب

ذکر عید

وعشا کے درمیان کو زندہ رکھنے کو۔ اور نگاہ رکھے عید کو کہ مستعد رہے اُسکے
لئے جیسا جمعہ کے واسطے اور عیدگاہ سے گئے سو راہ کے سوائے دوسری راہ
ملتے یوں ہی روایت آئی ہی۔

ذکر تراویح

اور نگاہ رکھے تراویح کو اور ختم کرے اُسمیں کم

ماثور ہی اگر خوف ریا کا ہو تو تنہا پڑھے اور سستی کے اندیشہ ہو تو داخل جماعت ہو وے کیونکہ جماعت میں برکت اور تنہائی میں حضورِ قلب کا قوت ہی اِن دو نو باتوں سے امن رکھتا ہو تو مختار ہی۔ اور نگہہ رکھے کسوف وخسوف کے نمازوں کو اور نگہہ رکھے اُن نماز و نکو جنکی فضیلت آئی ہی مثل نماز لیلۃ الرغائب کی اور شبِ نصف شعبان کی کہ وہ سو رکعت کی نماز ہی ہزار سورۂ اخلاص کے ساتھ اور ہمیشہ مواظبت کرتے تھے اسپر۔ اور نگہہ رکھے نمازِ استخارہ کو بھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سکھلاتے تھے اسکو ایک سورۂ قرآن کی تعلیم کے مانند۔ اور نگہہ رکھے دو رکعت نماز کو مکان میں داخل ہوتے وقت اور دو رکعت وہان سے خارج ہوتے پر اور دو رکعت نماز دل سے نفاق دور ہونے کے لئے اور تحیۃ الوضو و تحیۃ المسجد کو بھی نگہہ رکھے۔ اور تعین نکرے اُن دونو کے لئے کوئی نفل علیحدہ بسبب حاصل ہونے مقصود کے غیرِ نفل سے بھی اور مقصود وضو کی حفاظت اور مسجد میں بیکار رہنا ہی بلکہ فرض نماز افضل ہی اور نیت نکرے کہ یہ نماز واسطے وضو کے ہی بلکہ نیت مطلق کرے کیونکہ وضو نماز کے لئے ہوتا ہی نہ کہ نماز وضو کے واسطے۔ اور اوقاتِ مکروہ میں نماز پڑھنے سے پرہیز کرے کیونکہ ان اوقات میں عبادت کئے جاتے ہیں بتان اور منتشر ہوتے ہیں شیاطین اور اِس توقف میں تازہ ہوتا ہی عبادتکا

بیان نماز خسوف و کسوف

بیان نماز لیلۃ الرغائب و شب نصف شعبان

بیان نماز استخارہ

بیان نماز دخول و خروج مکان

بیان دفع نفاق

بیان اوقات مکروہ

شوق لاکن حکم عارف کا جو دوبا ہوا ہی قصد اُسکا خدا ے عزوجل کی ذات وصفات میں سو بعد فرائض ورواتب کے سب وقت میں وِرد اُسکا حضورِ قلب ہی اور عارف پہچانے جاتا ہی اِس طور پر کہ قصد نہ کرے کسی گناہ کا اور سستی نہ کرے عبادت میں اور بیقرار نہووے کسی مصیبت سے اور حالت نہ بدلے بڑی بلا سے +

دوسرا باب مال خرچ کرنے اور قناعت کے بیان میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وارد ہوا ہی ق جنھوں نے اپنے نفس کو بخل سے نگاہ رکھیں پس وے خوبی پانے والے ہیں ۞ ق وے لوگ جو جمع کرتے ہیں سونے روپے کو اور نہیں خرچ کرتے ہیں اُسکو خداے تعالی کی راہ میں پس خبر دیو انکو سخت عذاب کی ۞ ح سخی اللہ تعالی سے نزدیک ہی اور بخیل دور ہی اُس سے ۞ ح ہلاک ہو بچہ دینار و درہم کے بندے ۞ اور حکمت خرچ کرنے میں آزمایش ہی محبتِ الہی اور ترکِ دنیا کے دعوے کی اور ظاہر ہونا اس دعوے کے مراتب کا - پس سبقت لے گئے اُن مراتب میں صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کیونکہ وے نہ چھوڑ رکھے کوئی چیز اپنے مال سے - اور دوسرا

میں رہے فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ باقی رکھے اونامال - اور کوتاہی
کرنے والے وے لوگ ہیں جو بس کئے مقدارِ واجب پر - اور باطن کو
بخل سے پاک کرنا ہی - اور زیورِ شکر سے اسکو آراستہ کرنا - کہ وہ اسباب
حرص کو اکھیڑنے سے میسر ہی جیسا محبت ذاتِ مال کی کہ وہ ایک مرض
بیماری ہی - اور بھی خواہشِ نفسانی - اور امید بہت روز زندہ رہنے کی
اور ڈر افلاس کا - اور رزق پہنچنے میں بھروسا کم رکھنا - اور لڑکے بالے بھوکے
رہنے کی فکر میں پڑنا ح اولاد سبب ہیں بخیلی کے ۞ اور ان اسباب کے
کاٹنے کا طریقہ میانہ روی ہی نفقات میں - کیونکہ اعتدال درویشی و تونگری
میں نجات دینے والے کاموں سے محسوب ہی - اور کم کرنا خواہشہای نفسانی
کو - اور اعتماد کرنا تقدیری رزق کے پہنچنے پر - اور قناعت کی عزت اور طمع
کی ذلت کو جاننا - اور غور کرنا بخیل کی مذمت اور سخی کی تعریف میں - اور
ان دونو کے حق میں جو وارد ہوا ہی - اور احوال انبیا و اولیا میں - اور اختیار
کرنا ان سے مشابہت پیدا کرنیکو - نہ کہ مالدار کافروں اور احمقوں سے اور بناو
کی سخاوت کرنا ایسا کہ پہلے نفس کو نام آوری اور بدل پانے پر دھوکا دیوے
اور بعد عادت [illegible] کے [illegible] کرے - اور موت کو زیادہ یاد کرنا - اور

گذشتگاں کے احوال سے عبرت لینا۔ اور زیارت قبور کیا کرنا۔ اور اصل اس باب میں شدائد و مصائب پر صبر کرنا۔ اور زندگی کی امید کو کوتاہ کرنا۔ اور مال کے آفات کو پہچاننا ہی جو وے باعث ہیں مہلکات کے جیسا تکبر کرنا۔ جھوٹھ بولنا دوسرے سے عداوت کرنا۔ اور دنیا کی دوستی رکھنا۔ اور مال شبہ میں گرنا۔ اور لوگوں کے پاس حاجت لیجانا۔ اور باز رہنا عبادت سے کسب مال کرنے اور اُسکی حفاظت کرنے اور حاسدوں کو دفع کرنے میں باوجود مشقتیں اٹھانے کے۔ اور مال کے فوائد کو جاننا وے خرچ کرنا اپنی ذات پر عبادت کرنے کے لئے بقدر ضرورت مثل کھانے اور کپڑے کے۔ اور جسقدر کہ حاجت پڑے حج و جہاد میں۔ اور خرچ کرنا غیر پر جو وہ فقیر کو دینے میں صدقہ ہی۔ اور غنی کی ضیافت و ہدیہ اور اعانت کرنے میں مروت ہی۔ کہ مروت میں برادری اور سخاوت اور جوانمردی حاصل ہوتی ہی۔ اسبابمیں احادیث وارد ہوے ہیں۔ اور اپنے کو شر سے بچانے کیونکہ وہ مٹاتا ہی غیبت و عداوت کو اور روا ہوئی حج دفع شر کے لئے دینا صدقہ ہی ۞ اور کسی کو نوکر رکھنے تدبیر معاش کے لئے تا آپ عبادت کے طرف مشغول رہے۔ اور صرف کرنے مسجد اور پل اور مہمان سرا اور حوض اور باوری کے تعمیر میں جن کے سبب سے

باقی رہیگا ذکر خیر اور حاصل ہوگی برکت دعا کی۔ کہ ہر ایک کام انہیں کا عبادت
ہی پس سخی وہ ہی کہ باز رہے وجوبات شرعیہ سے اور مروت سے۔ اور
شرعی خیرات نہ دینے والا بڑا بخیل ہی۔ اور فرق ہی سخاوت و ایثار میں
کیونکہ ایثار روے دینا ہی ایسی چیز کو جسکا خود محتاج ہو اور یہہ سخاوت سے
افضل ہی اور اُن تین خصلتوں سے کہ جن سے ایمان کامل ہوتا ہی یہہ بھی ایک
ہی۔ اور ق ایثار کرتے ہیں اپنے ذات پر ○ اور تبذیر خرچ کرنا جہاں نہ
خرچنا واجب ہو سو وہ حرام ہی۔ آیا ق کہ بیجا خرچ کرنے والے بھائی
ہیں شیاطین کے ○ لیکن بخل بہت بد ہی تبذیر سے۔ اور سخی وہ کہ دل کی
ناراضی سے دیوے۔ اور مروت وہ کہ ہلکے چیزوں میں کوتہ دلی نہ کرے۔
اور یہہ تفاوت رکھتی ہی حسب حال ہر ایک کے غنی و فقیر میں۔ اور قرابتی و
بیگانے میں۔ اور ہمسایے اور گھر والوں میں۔ اور مہمان و غیر مہمان میت اور
زندے میں اس لئے جو بد رہیگا ایک کے حق میں سو وہ بد نہ رہیگا دوسرے
کے حق میں۔ اور خرچ کرنے میں میانہ روی بہتر ہی آیا ق مت کر اپنے ہاتھ
کو طوق گلے کی اور مت کھول دے اسکو پورا کھولنا ○ اور حق سخاوت کا یہہ ہی
کہ واجب ہونیکا وقت آنے کے آگے جلدی کرے۔ تا دلیل ہو فرماں برداری

ہیں جلدی کرنے اور مسلمانوں کے دل کو خوش کرنے اور تاخیر عمل کے آفات سے بچنے کی۔ اور اسکے واسطے مقرر کرے افضل وقت جیسا مہینا رمضان اور ذیحجے کا۔ اور مخفی دیوے اگر خوف ریا کا ہووئے تحقیق بندہ عمل کرتا ہی مخفی تو لکھتے ہیں اسکو پوشیدہ اور اگر اسکو ظاہر کیا نقل کیا جاتا ہی نامۂ ظاہر کے طرف اور اگر زبان پر لایا اسکو تو نقل کرتے ہیں نامۂ ریا کے جانب ○ اور بزرگان دین پوشیدہ دینے میں یہاں تک مبالغہ کرتے تھے کہ لینے والا بھی نہیں پہچان سکتا تھا کہ دینے والا کون ہی۔ اور ظاہر ادیوے اگر مانگا جاوے علانیہ اور ریا نہ آنے دیوے یا امون ہی ریا سے اور ارادہ دوسروں کو ترغیب دینے کا رکھے آیا ق ظاہر کرو تم خیرات کو تو بہتر ہی ○ ق پوشیدہ و علانیہ خرچ کئے اسکو جو دئے ہم انکو ○ اور نہ چھپاوے لینے والا اندیشے سے اپنی ہتک کے۔ اور پرہیز کرے لینے والے پر منت دھرنے اور اسکو ایذا پہنچانے سے۔ آیا ق باطل مت کرو تم خیرات کو اپنے بسبب منت دھرنے اور رنج پہنچانے کے ○ اور منت و رنج رسانی یہہ کہ اس خیرات کو یاد کرنا دل میں اور زبان سے ظاہر کرنا اور خدمت چاہنا۔ اور سرزنش کرنا فقیر کو اور اپنی بخشش کی بڑھائی دکھلانا اور سخت گوئی کرنا۔ اور منت کا اچھا معنا یہہ ہی کہ سمجھے اپنے کو

[illegible]

اسکا محسن اور یہہ بات پہچانے جاتی ہی جبکہ بہت برا جانے خطا کو لینے والے کے
بعد بخشش کے - حالانکہ فی الحقیقت لینے والا محسن ہی کیونکہ وہ دینے والیکو ثواب
دلاتا اور عذاب سے چھڑاتا ہی اور وہ نائب ہی خدائے کریم کا - آئی
ح وہ عطیہ واقع ہوتا ہی اول خدا کے ہاتھ پر پھر لینے والے کے ہاتھ مین
اور بسبب ہونے خیرات کے حق اللہ تعالی کا کہ حوالہ کیا ہی غنی پر فقیر کو واسطے وفا
کرنے وعدۂ رزق رسانی کے - اور اذی کا معنا یہہ ہی کہ لینے والے کا عیب
کرے اور اسکو جھڑکی دیوے - اور بدبولے - اور جبین بجبین ہووے - اور
پردہ دری کرے - اور اسکو سبک جانے - اور سبب من و اذی کا زیادہ
سمجھنا اس عطئے کو اور بڑائی جاننا اپنی لینے والے پر - جو پیدا ہوتے ہین
نہیں جاننے سے عظمت رضامندی باریتعالی کی خسیس و فانی شی پر - اور
بھولنے سے فضیلت کو فقیر کے - اور بطلان خیرات سے مراد باطل ہونا ثواب
کا ہی - نہ باطل ہونا اصل بخشش اور ادا ے ذمے کا - کیونکہ بالکل باطل ہونا
ممکن نہیں - اور دینے والا اپنی خیرات کو ذرہ اور کم جانے تا ثواب اسکا
خدایتعالی کے پاس بڑا ہووے - یہہ بات تب حاصل ہوگی کہ سمجھ جانے
جو خدایتعالی مجھکو خیرات کی توفیق دیکے ثواب بھی دیتا ہی - اور سزا تا

ہوا دیوے نظر کرتے اپنی بخیلی کے جو باعث ہی باقی مال ٹھہر لینے پر۔ اور اچھا
پاک مال دیوے کہ شبہ سے بھی دور رہے آیا ق دیو تم پاک چیزیں اپنے کسب
سے ۞ اور آیا ق یہاں تک کہ دیا کرتے ہیں اپنے محبوب چیزیں ۞ اور اس
لئے کہ بیشک اللہ تعالی لیتا ہی اسکو آیا ق اللہ تعالی لیتا ہی صدقات کو
اور تا کہ نہ داخل ہو اُس وعید میں۔ آیا ق ٹھہراتے ہیں خدا کے لئے وے
چیزیں جنکو خود ناپسند رکھتے ہیں ۞ اور صدقہ ایسے کو دیوے کہ جسمیں زیادہ
اجر ملے جیسا متقی و عالم آیا ق کمک کرو تم نیکی و پرہیزگاری پر ۞ اور صادق
الاعتقاد کہ دیکھتا ہی ہر ایک نعمت کو منعم حقیقی کے طرف سے۔ اور اپنی حاجت
کو پوشیدہ رکھنے ہارا۔ آیا ق سمجھتا ہی بے خبر شخص انکو کہ تونگر ہیں سوال
نکرنے سے ۞ اور صاحب عیال اور بیمار آیا ق کہ صدقہ ایسے محتاجوں کے لئے
ہی کہ جو اٹک پڑے ہیں راہ میں خدا تعالی کے ۞ اور قرابت دار آئی۔
ح تحقیق قرابت کو ایک درہم دینا بہتر ہی میرے پاس بیگانے کو بیس درہم
دینے سے ۞ اور اولی یہہ ہی کہ ویسے کو ڈھونڈھے کہ جسمیں وے سب صفات
یا اکثر ہوویں۔ اور خیرات کرے ہر روز۔ اور سوال کو سائل کے رد نکرے
کچھ دینے کی قدرت نرکھتا ہو تو خاموش رہے۔ ایسا ہی مروی ہی مگر جمی

سے جواب دیوے - آیا ق کہ اچھی بات کرنا اور سختی کرنے سے درگذرنا بہتر
ہی اس صدقے سے کہ بعد اُس کے اذیت پہنچاوے ۞ اور سائل کو نہ جھڑکے
کیونکہ اسمیں وعدہ ہی عذاب دوزخ کا ہزار سال تک - اور غنیمت جانے
سوال کو فقیر کے - اور اپنے پر بدگمانی کرے جبکہ نہ پاوے کسی سائل کو - اور
سائل سے کوئی بدلہ و دعا و شکر و ثنا کی امید نہ رکھے - وہ از خود اگر دعا دیا یا ستایش
کیا تو آپ بھی اُسکا بدل ویسا ہی کر دیوے - اور ٹھہراوے اُس خیرات کا ثواب
اپنے والدین کے لئے جو گذر گئے ہوں - یہ تمام روایت کئے ہیں - اور مقدم رکھے
خیرات پر اپنا اور اہل و عیال کا نفقہ کیونکہ وہ فرض ہی - اور خیرات صبح کے وقت
دیا کرے تا جلد بلا دفع ہووے - اور غنیمت جانے ایسے سائل کو دینا جسپر اپنا
دل نرم ہو - کہ رقت دل علامت ہی صدق سائل کی - اور اپنے پاس موجود
ہو سو دینے کو حقیر نہ سمجھے - اور خیرات کے اقسام کو حاصل کرے جیسا کہ راہ
بھولے کو رستا بتانا - اور پارسائی کے قصد سے بی بی کے ساتھ جماع کرنا
اور متخاصمین کے درمیان انصاف کرنا - اور کسی کو یا کسی کے بوجھ کو اپنی سواری
پر چڑھا لینا - اور بات چیت نرمی سے کرنا - اور نماز کے لئے چل کر جانا -
اور اہل و عیال کا نفقہ دینا - اور برادران دینی کے روبرو خندہ رو رہنا -

اوٗر جانور کو مادے پر اُڑانے مستعار دینا - اوٗر پانی سینچنے رسّی مشکی مستعار
دینا - اوٗر نفع پہنچانا علم سے - اوٗر جھاڑ لگانے سے - اوٗر زراعت کرنے سے -
اوٗر نالہ باوڑی کھودنے سے - اوٗر قرآن شریف لکھنے سے - اوٗر مسجد بنانے
سے - اوٗر ولد صالح چھوڑ جانے سے - تاکہ اُسکے لئے اِستغفار کیا کرے - اوٗر
افضل خیرات حالتِ صحت کے ہیں - اوٗر وے جو محتاج کو دیا جاتے ہیں کیونکہ
ایک درہم اُسکو دینا ستر درہم کے برابر ہی - اوٗر قرض حسنہ دینا خیرات سے
اٹھارہ درجے تک افضل ہی - کیونکہ وہ صاحبِ احتیاج کے ہاتھ میں ہی پہنچتا
ہی - اوٗر صدقے کی نذر کرے شاید کہ وفا کرنے نپاوے - کہ ایسی نذر ممنوع ہی

تیسرا باب روزہ رکھنے اوٗر خواہش نفسانی کو توڑنے کے بیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِلٰہی رح روزہ میرے لئے ہی اوٗر بدلہ اُسکا میں ہوں یعنے بدلہ اُسکا آخرت
میں میری دیدار یا دنیا میں میری پہچانت ہی اوٗر روزے کو خدا تعالیٰ اپنے
طرف اِس لئے منسوب کیا کہ اُسمیں خصائل صمدیت پائے جاتے ہیں - یا اسلئے
کہ وہ عملِ مخفی ہی - یا یہ کہ اُسمیں مغلوب کرنا نفس و شیطان کا ہی کہ وہ اصل
عمل ہی - اوٗر ادنیٰ مرتبہ روزے کا باز رکھنا اپنے کو شکم اوٗر شرمگاہ کے خواہش سے

سے - یہہ حکم جوازِ روزے کا ہی بعد ازاں ٹھہر رکھنا اپنے سب اعضا و جوارح
کو گناہ سے - یہہ درجہ اُس کے قبولیت کا ہی - آئی ح پانچ چیزیں روزے
کو توڑتے ہیں جھوٹ غیبت چغلی جھوٹی قسم نظرِ شہوت - آئی ح بہت سے
روزہ دار ایسے ہیں کہ اُنکو سواے بھوک پیاس کے اور کچھ حاصل نہیں ۝
وے لوگ روزے کو توڑنے ہارے ہیں حرام چیز سے اور بعض کے قول
سے گناہ اختیار کرنے والے ہیں اور بعد ازاں باز رکھنا دل کو ماسواے اللہ
سے - یہہ مرتبہ خاص انبیا اور اولیاء اللہ کے روزیکا ہی - اور حق صوم کا
یہہ ہی کہ ڈرے اُسکے رد ہونے سے اور امیدوار رہے قبولیت کا - اور
جو کوئی لڑائی جھگڑا یا گالی گلوچ پر آوے اُسکو کہے کہ میں روزہ دار ہوں کہ
اِسطرح بولنا مروی ہی - اور بھی دوسرے سے روزیکا حال نہ پوچھے کیونکہ
اقرار کرنے میں ظاہر کرنا - اور انکار کرنے میں جھوٹھ بولنا - اور چپ رہجانے
میں سائل کو حقیر سمجھنا - اور دفع سوال کا دوسرا کچھ حیلہ کرنے سے مشقت میں
پڑنا ہی - اور زائد نہ کھاوے تا نمازِ تہجد میں سستی نہ آوے اور روزیکا
بھید باطل نہ ہووے - اور کم کھانیکا طریق گرسنگی کے فوائد کو پہچاننا ہی جو
اُن فوائد سے صفائی قلب ہی - آئی ح جو کوئی اپنا پیٹ خالی رکھیگا

سلہ یعنی اعضاے ظاہری کو جیسا زبان آنکھ کان ہاتھ پاؤں وغیرہ اُن کو گناہوں سے باز رکھنا ۱۲
سلہ خمس یفطرن الصوم الکذب والغیبۃ والنمیمۃ والیمین الکاذبۃ والنظر بشہوۃ ۱۲ دیلمی انس سے
سلہ کم من صائم لیس لہ الا الجوع والعطش ۱۲ نسائی ابوہریرہ سے
سلہ [illegible] ۱۲
سلہ بعضے کہتے ہیں فرض روزہ دار صاف زبان سے کہے اور نفل روزہ دار دل میں [illegible] ۱۲
سلہ زیادہ کھانا سبب بہت سستی کا اور [illegible] مغلوب [illegible] ۱۲
سلہ [illegible] ۱۲
سلہ [illegible] وفطن قلبہ [illegible] ۱۲

بزرگی لنگی اسکی فکر اور اسکا دل چالاک ہوگا ۞ اور نرمی دل ہی آئی ح جو
کوئی پیٹ بھر کھاوے اور نیند بھر سووے سخت ہوتا ہی دل اسکا ۞ اور
عبادت کی لذت اٹھاتا ہی - اور عاجزی و شکستگی پیدا کرنا - کیونکہ سیری گناہ
اور غفلت کا سبب ہوتی ہی - اور یاد کرنا ہی تشنگی کو عرصات قیامت کے
اور دوزخ کی بھوک کو - اور شہوت فرج کو توڑتا ہی - کہ غلبہ اسکا سیری سے
ہوتا ہی اور نیند کو دور کرتا ہی - کہ وہ کند کرتی ہی طبیعت کو اور ضائع
کرتی ہی عمر کو اور فوت کرتی ہی شب بیداری اور تہجد کو - اور ہمیشہ عبادت
کرنیکی آسانی ہی بسبب سبکی بدن کے - اور اسباب معیشت کو فراہم لانے
اور کھانے پکانے کرنے اور کھانے پینے اور حاجت بشری کو جایا کرنے سے
خاطر جمعی ہی - اور عبادت کو باز رکھنے والے بیماریوں سے بچتا ہی - آئی
ح آدمی کا معدہ سب بیماریوں کا گھر ہی ۞ اور مشقت سے سبک
رہتا ہی - اور تھوڑے پر بس کرتا ہی - کیونکہ زیادہ طلب کرنا ذلت اور
حرام یا شبہ حرام کے حاصل کرنیکا سبب ہوتا ہی - اور باقی کو خیرات
کر دینا ہو سکتا ہی تا قیامت کے دن اس خیرات کے سائے میں رہے پھر
طریق کم خواریکی بہ تدریج غذا کو گھٹاتا ہی اس مقدار تک کہ جس سے قیام بدن

طریق کم خواری

ان کاموں کے طرف بار بار خاطر متوجہ نہ ہوگا ۱۲

المعدة بیت کل داء ۱۲ ابو ہریرہ

کا حاصل رہے - اگر ویسا کم کرنے پر طاقت نرکھتا ہو تو خوب بھوکھ لگے بعد کھایا
کرے - سچی بھوکھ پہچانے جاتی ہی سالن کی انتظاری نکرنے سے - اور بھوک
پر مکھی نہ بیٹھنے سے - اور باوجود اشتہا باقی رہنے کے چھوڑ دیا کرے - اور
بہتر یہہ ہی کہ اُس مقدار پر اکتفا کرے جو عبادت کو قوت دیوے - اِسی طرح
سے مروی ہی - اور یہہ مقدار مختلف ہوا کرتا ہی بحسب احوال ہر ایک کے
اور کھانے کا وقت یوں ہی کہ صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم گذا رتے تھے دو
روز اور بعضے زیادہ اُس سے پچاس دن تلک - اور میانہ روی اِسمیں
رات دن میں ایکبار کھانا ہی - اور وہی درجۂ اوسط ہی - کہ روایت
کئے گیا ہی آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ وسلم سے آئی ہی تحقیق ایک
دن میں دو بار کھانا اِسراف ہی ۞ اور ایک بار کھانے والے کو مناسب
ہی سحر کے وقت کھایا کرے تا خالی معدے سے تہجد ادا کرے اور روزے
کو قوت دیوے ایسا ہی مروی ہی - اگر اشتہا کی تشویش حضور قلب کی
مانع ہو تو آدھے کھانے سے افطار کرے اور باقی نصف سے سحر - واسطے
حاصل ہونے دونوں طاعتوں کے پس ایسی گرسنگی جو حضور قلب سے باز
رکھے وہ بھی بد ہی - لیکن جنس طعام سے قسم اعلی گیہوں کے چھانے ہوئے

اقسام طعام

آٹے کی روٹی - بعد اُس کے جو کے چھنے ہوئے آٹے کی - اور قسم متوسط گیہوں کا
نہیں چھانا ہوا آٹا - پستر قسم ادنی نہیں چھانے ہوئے جو کے آٹے کی - اور سالن
کا اوّل قسم گوشت اور حلوا بعد روغن پھر نمک و سرکہ اور قسم اوسط اچھا ہی
کیونکہ قسم اعلیٰ و ادنی عبادت سے باز رکھنے والے ہیں - آیا ق وے لوگ
جب خرچ کرتے ہیں نہیں اسراف کرتے ہیں اور نہ تنگی کرتے ہیں اور میانہ روی
پر قیام کرتے ہیں ۞ اور آئی ح سب کاموں میں بہتر درجہ اوسط ہی
اور احسن یہہ ہی کہ ایک ہی قسم کی عادت نکرے - اور چھوڑ دیوے نفس کے
خواہش کی چیز کو تا الفت دنیا کی کٹ جاوے - آیا ق حاصل کر چکے
تم لذتوں کو تمہارے دنیا کی زندگی میں ۞ اور آئی ح میری اُمت کے
بد لوگ وے ہیں جو غذا دئے گئے نعمتوں سے اور بالیدہ ہوئے اجسام اُنکے
اُس نعمت سے اور نہیں ہی ہمت اُنکی مگر اقسام کے کھانے اور انواع کے
لباس ۞ اور بہتر ہی کہ جمع نہ کرے درمیان دو خواہشوں کے شہوت
نفسانی کے ارادے سے - اور نہ جمع کرے سیر شکمی و سیر خوابی کو کہ وے
دونو غفلت کے باعث ہیں - آئی ح ہضم کرو تم کھانے کو نماز و ذکر سے اور
مت سو جاؤ تم سیری پر کہ سیاہ ہو جاوینگے دلاں تمہارے ۞ اگر خرما کھاوے

تو اسی پر بس کرے تا میوہ خوری کے طور پر کھانے سے پرہیز کیا جاوے۔ اور ابتدائے ریاضت میں نفس کو ستاوے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوست رکھتے تھے شہد کو۔ اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پرہیز کرتے تھے اُس سے اور فرمائے اپنے فرزند کو کہ ایک روز روٹی گوشت کے ساتھ کھا بعد دودھ کے ساتھ پھر روغن کے ساتھ بعد زیت کے ساتھ بعد ازاں نمک سے پھر فقط سوکھی روٹی۔ اور نہ کھاوے تنہائی میں ایسی چیز جسکو برملا نہیں کھاتا ہو کہ وہ شرک خفی ہی۔ اور ایسا ارادہ نہ رکھے کہ لوگوں میں کم خواری سے مشہور ہووے کیونکہ یہہ بہت کھانے سے بھی بدتر ہی۔ اور تاخیر کرے سحر میں اور افطار میں جلدی۔ اور خرمے سے یا پانی سے روزہ کھولے اور کسی روزہ دار کو بھی افطار کراوے۔ یہ سب مروی ہیں۔ اور ماہِ شعبان میں تیار رہے کہ توبہ کرے اور مظلوموں کے حقوق ادا کرے اور دنیوی کاموں کے شغلوں کو دور کرے۔ خاص ٹھہراوے رمضان شریف کو خیرات و تلاوت اور اعتکاف کے لئے۔ علی الخصوص عشرۂ آخر میں۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایسی ہی عادت تھی۔ اور ہمکو حکم کرتے تھے کہ ان ایام میں شب قدر کو ڈھونڈیں۔ اور نگہ رکھے دوسرے فضیلت کے ایام کو بھی جیسا

شہر المحرم میں خصوصاً عرفہ اور عاشورہ اور دو پہلے دہے محرم اور ذی حجہ کے
اور ماہِ شعبان اور ایامِ بیض اور جمعہ اور پنجشنبہ اور پیر کا روزان دنوں میں
روزہ رکھا کرے اور شعبان کے نصفِ اخیر میں روزہ نہ رکھے تا کہ رمضان کے
روزوں کے لئے تقویت رہے۔ آئی ہے جب شعبان نصف کو پہنچے پس
نہیں ہی کوئی روزہ رمضان آنے تک ○ اور وہ جو آئی ہے بہت فضیلت
والے روزے میرے بھائی داؤد علیہ السلام کے ہیں سو اسکا بھید یہہ ہی کہ
عادت تو نے سے نفس میں شکستگی آوے سو یہہ بات ہمیشہ روزہ رکھنے
میں میسر نہیں۔ اور بعضے کہتے ہیں کہ اسمیں کوشش کرے کہ سال بھر میں چھہ
یا چار مہینے کے مقدار روزہ رکھے جسمیں فضیلت والے ایام کی رعایت بھی
رہے۔ اور بعض کہے ہیں کہ چار دن سے زیادہ پی در پی روزہ نچھوٹے
بقیاس ایامِ نحر و تشریق کے۔ اور اصل یہہ ہی کہ اپنی صلاحِ باطن پر نظر کرتے
ہوئے عمل کرے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہاں تک روزہ رکھتے
تھے لوگ سمجھتے کہ آپ کبھی روزہ نچھوڑینگے۔ اور گاہی روزہ ایسا چھوڑ دیتے
لوگ کو گمان ہوتا کہ آپ پھر روزہ نہ رکھینگے۔ اور ایسا قیامِ شب فرماتے جو
کبھی سونیکا تصور کسو کو نہوتا۔ اور کبھی شب کو سو جانے کی ایسی عادت کرتے

کہ قیام شب چھوڑ دیئے سمجھنے

باب چوتھا سفر اور حج اور جہاد کے بیان میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سفر دینی ہوگا یا دنیوی دینی سفر علم سیکھنے کے ایا دیسے - آئی ح جو کوئی
علم ڈھونڈنے کے لئے اپنے گھر سے باہر آوے وہ الٹ کر آئے تک خدا تعالیٰ
کی راہ میں ہے ○ اور اخلاق کی درستی کے تجربے کے واسطے - سو بہت
ضرور ہے کیونکہ سفر ظاہر کرتا ہے چھپے ہوئے اخلاق کو بسبب مالوفات سے
دور ہونے کے - اور عجائب قدرت میں اور صفاتِ کاملہ میں خدا تعالیٰ کے
فکر کرنے کے لئے - اور حج کے واسطے آیا ق خدا تعالیٰ کے لئے لوگوں پہ
فرض ہے بیت اللہ کا حج کرنا اسپر جو سکت رکھے جانیکی طرف اسکے ○ آئی
ح جو شخص کعبے کا حج کرے اور نہ جماع کرے اور نہ فسق تو نکل آویگا گناہوں
سے جیسا ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ○ اور جہاد کے واسطے آئی ح ایک
صبح یا ایک شام جو راہِ خدا میں کیا ہو بہتر ہے دنیا و مافیہا سے ○ اور مدینہ
طیبہ اور بیت المقدس کی زیارت کے لئے - آئی ح زین نہ باندھا جاوے
مگر اس میری مسجد کے طرف اور مسجد اقصیٰ کی جانب ○ اور وا

ملاقات بزرگوں کے۔ تا اُنکے حالات کو دیکھ کر فائدہ اُٹھاویں کیونکہ لسانِ حال فصیح تر ہی۔ اور واسطے زیارت قبور اُن کے۔ اور واسطے بھاگنے کے اُن چیزوں سے جو خلل ڈالنے والے ہیں عبادت میں جیسے جاہ و مال وغیرہ۔ دوسرا سفر دنیاوی جیسا بھاگنا فتنے سے اور قحط سے لاکن اسمیں گناہ نہیں مگر طاعون سے کیونکہ اُس سے بھاگنا منع ہی۔ یا طلب مال اور دوسرے ہی کاموں کے لئے۔ پس ایسے سفر میں نیت کرے اپنے کو سوال سے باز رکھنے کی اور اہل و عیال پر شفقت کرنے کی تا یہہ سفر بھی عبادت ہو جاوے۔ اگر وہ سفر فرض ہو مثل حج اور طلب علم پس وہ بالضرور کرنا ہی اور اگر فرض نہو تو دل سے فتویٰ پوچھے کہ اپنے حق میں صلاحِ حال کیا ہی۔ کیونکہ سفر میں فائدے اور آفتیں بایکدیگر دربیش ہیں۔ اور سب وقت میں مقصود اصلی اللہ تعالیٰ کی معرفت اور اُنست ہی۔ لاکن واسطے تحصیل علم کے مبتدی کو سفر اعانت دینے والا ہی اور منتہی کو اقامت کیونکہ سفر میں موانعات ہیں یعنے مالوفات پر نظر پڑنا۔ اور اپنی اور مال کی حفاظت کرنا۔ اور محنت و رنج اُٹھانا پس مسافرت کا حق یہہ ہی کہ گناہوں سے توبہ کرے اور حقوق لوگوں کے پھیر دیوے۔ اور قرض ادا کرے اور نفقے

زبان قال سے سیکھنے
جیسی کہ حال سے سیکھنے
مشغول ہوں اسکے عمل کرنے
سے اور جاہ و منصب
قبیح تر ہی ۱۲ جیسا
امر لکھی ہی جسکا ہیں
عالم حیات میں جسکی میں
اُسکی بانسبت فیضان کے
وہ بزرگ ہی بعد حیات کے
بھی ایسے فیضان بڑھتی
ادول احمق ہی کیونکہ عالم
حیات حالت تقید ہی
اور حالت ممات حالت
اطلاق ہی پس اطلاق البتہ
تقید سے افضل اور زیادہ
ہی تحقیق زیارت ایک

نقا ہی جسکا اثر
انوار روحانی جو صاحب قبر پر
تجلی ہیں قلب زائر کے
منعکس ہوتے ہیں جیسا آفتاب
کی تجلی کا عکس بواسطہ پانی
یا آئینہ کے دیوار پر پڑتا ہی ۱۲
یعنی سفر کا کرنا مناسب
ہی یا نہ کرنا مناسب ۱۲

آیت ق

کو ڈھونڈے کہ خیر پر مددگار ہو اور نکلنے کے آگے خیرات کرے۔ اور دوگانہ گذارے۔ اور استخارہ کرے سفر غیر واجب میں۔ اور بھائیوں سے رخصت لیوے۔ اور ان سے دعا چاہے۔ اور اپنا سب اسباب کرایہ دار کو بتلادیوے اور اسکو دکھلا بھی دیوے۔ اور پنجشنبہ اور اول ہفتے کی صبح میں نکلے۔ کیونکہ ان دونوں وقت کے حق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دعا ثابت ہے۔ اور پیر کو بھی نکلے کہ وہ بھی مروی ہے۔ اور شب میں زائد چلے۔ آئی ح رات کو چلنا اختیار کرو کیونکہ البتہ زمین لپیٹی جاتی ہے شب میں جو نہیں طے ہوتی ہے اسقدر دن میں ○ اور دن گرم ہونے کے آگے اتر پڑے اور دوگانہ نماز گذارے منزل سے سوار ہونے کے وقت اور اترے بعد بھی۔ اور کسی بلندی پر چڑھتے وقت تکبیر کہے۔ اور اترتے پر یا کوئی ایک وحشت وخوف پیدا ہونے کے وقت میں تسبیح پڑھے۔ اور اپنے میں سے ایک کو امیر ٹھہرادے انتظام راہ کے لئے۔ چاہئے کہ امیر خلق ومروت میں سب سے بڑھکر رہے۔ آئی ح جب سفر میں تین شخص رہیں امیر ٹھہرا لو تم میں سے ○ اور سفر میں رفقا کو مدد دیوے۔ اور مال و تن سے انکی کمک

کرے۔ اور سواری کے جانور کے ساتھ نرمی کرے۔ اور سواری سے کبھی کبھی اُتر چلے کہ
اسمیں اداے سنت کرنا اور جانور کو راحت پہنچانا اور کرایہ دار کو خوش کرنا اور نفس
کو تنبیہ پہنچانا اور رگوں کی سستی دور کرنا ہی۔ اور سواری کے جانور پر نہ سووے
مگر کچھہ ایک غنودگی۔ اور کھڑے ہوے جانور پر بہت وقت نہ ٹھہرے۔ آئی
ح سواری کے جانوروں کے پشت کو کرسیاں مت بناؤ ۝ اور راہ میں
رفیقوں سے جدا نہووے۔ اور باری سے نگہبانی کرے۔ اور اول شب میں
سر اپنا بازو پر اور پچھلی رات میں ہتھیلی پر رکھکر بازو کھڑا کیا ہوا سووے تاکہ
سرک نہ سو جاوے ایسا ہی مروی ہی۔ اور اپنے ہمراہ نہ رکھے گھانتی اور شاعر
اور جادوگر اور کاہن و منجم کو اور نہ نجاست خوار جانور کو سواری کے اور نہ کتے
کو۔ اور راہ بھولے بھٹکے تو اواں دیکے سیدھے طرف کا رستہ اختیار کرے آئی
ح جب مختلف راہیں تمھارے سامھنے آویں تب سیدھے جانب کی راہ
پر چلو کیونکہ اس طرف ایک فرشتہ ہادی نام رہتا ہی ۝ اور جس شہر میں کہ
سلطان یا نائب اسکا اور سیاست کرنے ہارا نہو یا کہ اسمیں بیماری وبا ہو داخل
نہووے۔ اور آئینہ و سرمہ دان و مسواک و کنگھی اور مقراض و استرہ اور ڈول
ورسی اور سوئی دھاگا ساتھہ رکھے۔ اور فریب کی چال چلن سے پرہیز کرے

کہ وہ دور کرتی ہی برکت کو۔ اور زیارت سے بزرگان دین کے خواہ زندگاں ہوں

یا اموات برکت لیوے۔ اور حاجت برآئی کے بعد جلد گھر کے جانب مراجعت کرے

آئی رح جو کہ مسافر ہوا اور حاجت اسکی برآئی پس جلد اپنے لوگوں کے طرف

پلٹے ○ اور گھر والے اور قرابت کے لئے تحفہ ہمراہ لاوے۔ اور یکایک یا شب

کے وقت گھر میں داخل نہ ہووے۔ بہتر یہہ ہی کہ چاشت کے وقت آوے۔ اور

اول مسجد میں داخل ہوکر دو رکعت نماز پڑھے۔ یے سب روایت کئے گئے ہیں۔

اور پہنچتے ہی ناشتے کی تیاری کرے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب

کسی سفر سے تشریف لاتے اونٹ یا گائی کو ذبح کرتے تھے۔ اور حج کا حق یہہ

ہی کہ خالص نیت اسکی رکھے۔ اور قافلے کے طرف سے رہزنوں کو مال ضریبہ

دینے میں حتی الامکان حیلہ کرے حیلہ کارگر نہووے تو ثلث جاوے اگر حج نفل

ہو کیونکہ ظلم پر کمک کرنا برا ہی۔ اور چلنے کی قدرت رکھتا ہو تو پیادہ پا جاوے

و گرنہ سوار۔ بعضے کہتے ہیں کہ سواری افضل ہی کیونکہ اسمیں راہ خدا میں مال خرچ

کرنے کی تکلیف ہی اور سفر کے رنج کی پریشانی سے دوری اور بدن کی سلامتی

سے نزدیکی اور حج کامل ہونے کی امید ہی اور پراگندہ موئی و غبار آلودگی کے

ساتھہ راہ چلے اور اپنے کو زینت سے بری رکھے۔ اور اسباب تفاخر و تنعم کے طرف

حقوق حج

مسلمان خاطر رکھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یوں ہی کئے اور خبر دئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فخر کرتا ہی ایسے بندے سے۔ اور قربانی کا خون بہنے میں قربت الٰہی سمجھے اگرچہ واجب ہو۔ آیا ق جو کوئی خدایتعالیٰ کے نشانیوں کی تعظیم کرے سو وہ اہل تقویٰ سے ہی ۞ اور ہدی و قربانی کے خرید میں تنگی و تاخیر نکرے۔ کیونکہ اُن سے مقصود یہی ہی کہ بخیلی کے عیب سے نفس کو پاک کرے اور خدایتعالیٰ کی تعظیم سے اسکو زیب و زینت دیوے۔ آیا ق نہیں پہنچتا ہی خدایتعالیٰ کو قربانی کا گوشت و خون لاکن پہنچتا ہی اسکو تقوی تمہارا۔ اور قربانی دینے میں یوں نیت کرے کہ وہ عوض اپنے جان کا ہی تا اسمعیل ذبیح علیہ السلام کے ساتھ اقتدا حاصل ہووے۔ اور جہاں تلک کہ قدرت ہو راہ میں اور شہر مکے میں مال خرچ کرے۔ پس حج قبول ہونے کے علامتیں یے ہیں خوش کلامی اور مال صرف کرنا اور یو بھی خرچ ہوجانے یا مال میں کسی طور کا نقصان آجانے سے غمگین ہونا۔ کہ ایک درہم اس خرچ یا نقصان کا خدایتعالیٰ کے ہی راہ میں صرف کئے گئے سات سو درہم کے برابر ہی۔ اور حج کے آگے مرتکب تھا سو ہر ایک گناہ سے باز آنا۔ اور فاسقوں کی دوستی کو صلحا کی دوستی سے بدل دینا۔ اور لہو و لعب کی مجلس کو ترک کرکے ذکر حق کی مجلس کو اختیار کرنا

اور بھی حقوق حج سے یہہ ہی کہ حج کے مناسک ادا کرنے میں فروتنی ہوے کہ وہی اصل ہی خصوصًا طواف اور وقوف عرفات میں کہ یے دونو حج کے رکن ہیں۔ اور شفا مانگتے ہوے زمزم کا پانی پیوے اور سر اور بدن پر ڈالنے سے برکت ڈھونڈے۔ اور مراد بر آنے کی درخواست کرے۔ اور راہ حج میں مرنیکو غنیمت سمجھے کہ اس کے لئے قیامت تک ہر سال حج کا اجر لکھا جائیگا۔ اور مرحبا کہتے ہوے حاجیونکی ملاقات کرے۔ اور اُن سے مصافحہ کرنے میں برکت جانے۔ اور مدینہ کے طرف راہ میں بہت درود پڑھتا ہوا جاوے۔ اور قبر شریف کی اور صحابۂ کرام اور اہل بیت عظام کے قبور کی اور دوسرے وہاں کی مشاہد کی زیارت کرے۔ اور اس جا کے سب مسجدوں میں نماز پڑھے۔ اور وہاں کے باوڑیوں کے پانی سے برکت چاہے۔ اور مدینۂ طیبہ میں خیرات کرے۔ اور مکۂ معظمہ کے حقوق کی رعایت ہوسکنے کی صورت میں وہاں کی اقامت کو دوست رکھے۔ آئی ح اس خانۂ خدا پر ہر روز ایک سو بیس رحمت اترتے ہیں اُنسے ساٹھ طواف کرنے والوں کے لئے اور چالیس نماز پڑھنے والوں کے واسطے اور بیس اسکو دیکھنے والوں کے لئے ۝ اور آئی ح تحقیق ای کعبہ تو بہترین زمین سے خدا کے ہی اور دوستترین اسکے شہروں کا ہی مجھے

نزدیک اگر میں نہ نکالے جاتا تجھ سے البتہ کبھو نہ نکلتا میں ۞ اور مدینہ مشرفہ کی
اقامت کو دوست رکھے پس وہاں کے سختیوں پر صبر کرنے میں اور وہاں مرنے میں
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت اور آپکی گواہی روز قیامت میں
حاصل ہونے پر احادیث آئے ہیں۔ اور وہ جو منقول ہے کہ عمر رضی اللہ تعالی
عنہ حاجیوں کتیں بعد حج کے انکے وطن طرف پھر ادیتے تھے سو اس لئے کہ وہاں کی اقامت
سے تنگدل اور کسی گناہ کے مرتکب نہوں کیونکہ یہاں کے گناہ سے عذاب دوچند
کیا جاتا ہے مانند دوچند ہونے ثواب کے۔ اس لئے اس جائے مطہر میں قصد گناہ
بھی موجب عذاب ہے۔ آیا ق جو کوئی حرم میں ارادہ کرے الحاد کا تو چکھاوینگے
ہم اسکو سخت عذاب ۞ یہاں تک کہ بعضوں نے احتکار کو الحاد سے گنا ہے
اور بعضے جھوٹ کو بھی داخل الحاد کئے ہیں۔ اور اس لئے کہ شوق پھر آنیکا تازہ ہو
لاکن بہتر یہ ہے کہ اپنے دل سے فتوی چاہے۔ اور ایسی جاہی میں وطن بناوے
کر جہاں گمنامی اور دین کی سلامتی اور فارغ دلی اور عبادت کی آسانی میسر ہووے
آئی ح سب شہراں ملکاں خدا کے ہیں اور خلایق تمام بندگان خدا کے جس
جاے میں کہ تو خوبی دیکھے وہاں اقامت کر اور خداے کریم کا شکر بجالا ۞ اور
جہاد کا حق یوں ہے کہ اسمیں نیت کرے تائید دین کی۔ اور رضاے الٰہی میں

صلاح و تقوی کی ایمان و اسلام میں رکھتی ہے ۔ اور من عند الشیخ ۔ چودہ من غیر ہ ۔ معصیت اور بدعت سے ۔ نافع ۔ و مکہ شریف ۔ ۔۔ اس لئے ۔ و مدینہ منورہ ۔ [illegible]

الجہاد جہاد اللہ تعالی و الحق جہاد اللہ فاقی ۔ لو وضع روایت قیل ۔ کوئی غرض دنیا کی اسمیں ۔ [illegible]

جان دینے کی- آئی ح افضل جہاد وہ ہی کہ جسمیں گھوڑا تیرا کٹے اور خون تیرا
بہہ جاوے ○ اور جہاد کے لئے پنجشنبے کے دن نکلے- اور کبھی مصیبت پر اسکے غمگین
نہووے کیونکہ ہر ایک پر ایک اجر عظیم حاصل ہوگا یہاں تک کہ اسکے جانور
کا گھانس اور لید اور پیشاب اور اس شخص کی نیند اور بیداری نیکیوں کے پلے میں
تولا جائینگی- اور جس گھوڑے کے ایک پانوں کا رنگ تین پانوں کے رنگ کا
خلاف رہے سو اس سے پرہیز کرے- اور جہاد کی آرزو کرے اگر اسکا کام
پڑ جاوے تو اُسپر ثابت قدم رہنے کا سوال خدائے تعالے سے چاہے- آئی
ح دشمن سے مکھ بھیڑ ہونیکی آرزو مت کرو اتفاق ہو جاوے تو اسمیں ثابت
قدم رہو ○ اور اسمیں خدا کی ذکر بہت کیا کرے اور زن و فرزند اور مال و
وطن کے یاد سے باز رہے کیونکہ یہ سست کر دیتا ہی ہمت کو اور خدا کی راہ
میں شہید ہونے کو غنیمت سمجھے- آیا ق کہ خدا کی راہ میں مارے گیوں کو مردگان
مت جانو- اور آئی ح تحقیق کہ شہیدوں کے ارواح سبز پرندوں کے حوصلو
میں رہتے ہیں چرتے ہیں جنت میں جہاں چاہیں اور عرش سے لٹکے ہوے قنادیل
میں رہتے ہیں اور دنیا کے طرف پلٹنے کو دوست رکھتے ہیں تا کہ پھر مرتبۂ شہادت
پاویں ○ اور تمنا کرے شہادت کی کیونکہ وہ مرتبۂ شہید پانیکا سبب ہی اگرچہ

مر جاوے۔ اور نہ نکلے جہاد کو وہ شخص جو اہل و عیال کی ذمہ داری اور ماں باپ کی خدمتگذاری میں مشغول ہو کہ یہ مقدم ہے۔ اور غازیوں کی خدمت کیا کرے اگرچہ انکے کتے کے بھی ہو۔ اور ان کے سفر کا اسباب مہیا کرے۔ اور ان کے گھوڑوں کی تعظیم کرے۔ اور تیار رکھے گھوڑوں کو روز جنگ کے لئے۔ کہ ہر ایک میں فضائل آئے ہیں۔ اور سیکھ رکھے گھوڑے کی سواری اور انکو دوڑانے کے قواعد واسطے آزمایش اصالت گھوڑے کے اور کرے سعی تیراندازی سیکھنے میں کہ یے سب سنت ہیں۔ اور ہنر تیر چلانے کا نہ بھولے۔ آئی ح جو کوئی تیر چلانا سیکھے بعد چھوڑ دیا سو وہ کفران نعمت کیا ○

باب پانچواں نکاح کرنے اور مجرد رہنے کے بیان میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نکاح کرنے میں بہت سے فوائد ہیں شیطان سے اپنے کو بچانا ہے۔ آئی ح جو کوئی نکاح کیا البتہ نگاہ رکھا اپنا آدھا دین ○ اور زیادہ کرے ایک سے چار تک اگر بسبب ایک کے محفوظ نہ رہ سکے۔ اور جس عورت سے کہ طبیعت نفرت لیوے بدل ڈالے اسکو دوسری سے۔ اور لذات جنت کی رغبت بڑھانا ہے کیونکہ دنیا کے لذات نمونہ ہیں بہشت کے لذتوں کا اور دوام عبادت کے

حاشیہ: ؁ اگرچہ جہاد فرض عین ہو تب بھی بغیر اجازت ماں باپ کے نہ جاوے ۱۲ ؁ یعنی ان کے ساتھ نیکی کرے ؁ اجر کا ہے ۱۲ ؁ شغل ونیرہ ۱۲ ؁ اس فعل سے یعنی تیراندازی سکھنے سے ۱۲ ؁ یعنی حلال و صحیح ۔ ؁ جو شخص لذت عورت کی حاصل کریگا سو دوسروں کی لذت حاصل کرنے کے لئے اور بھی زیادہ عبادت کریگا ۱۲ دوسری کو نکاح کرے ۱۲

ملال کو دفع کرنا ہی - آئی ح ۹۴ ہر حرص میں ایک ملال ہی پس جو شخص کے
دفع کرے اسکو اداے سنت سے میرے تحقیق کہ وہ سیدھی راہ پایا ○ اور
نکاح قطع ملالت کے واسطے سبھوں کے لئے عام نہیں کیونکہ بعضوں کو آب
رواں اور سبزۂ بستاں پر نظر کرنے سے بھی ملال دفع ہو سکتا ہی اور
عبادت کے لئے خانہ داری کی تدبیر سے دل کو فارغ رکھنا ہی آئی ح ۹۳
میرے بی بیاں مددگار ہیں میرے عبادت پر ○ اور یہہ خاص ایسے کے لئے
ہی جو بنفسہ تدبیر خانگی نکر سکے اور حقوق زوجیت کے اسکو پریشان نکرے - اور
قرابت کو بڑھاتا ہی - تاکہ انکی کمک سے لوگوں کی بدی کو دفع کرے اور سلامت
رہے - اور ان کے اداے حقوق کے لئے نفس کو ریاضت میں لگانا اور
ان کے ایذا کی برداشت کرنا ہی - آئی ح جو کوئی انکا بار اٹھاتا ہیگا وہ
میرے ساتھ جنت میں رہیگا ○ اور یہہ فائدہ مخصوص مبتدی کے لئے
ہی کیونکہ وہ محتاج ریاضت ہی اور بھی مخصوص ہی ظاہری عمل والے کے
لئے کیونکہ نفقۂ دنیا اولی ہی اسکے حق میں اس لئے کہ یہہ نافع بالغیر ہی برخلاف
صاحب باطن کے کہ عمل باطنی اسکا سب سے اشرف ہی - اور صاحب اولاد ہونا
کو نکاح سے مقصود اصلی وہی ہی کیونکہ اسمیں خالق عزوجل کی خوشنودی ہی حاصل

کرنے سے اسکی حکمت کے جو بقاے جنس انسانی ہی - اور حفاظت ہی معطل رکھنے
سے اعضا کو اُنکے مقاصد سے اور بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت
ادا کرنے میں انکی محبت کا سبب ہی - آئی ح کہ نکاح کرنا میری سنت سے ہی
اور حضرت کے امت کو زیادہ کرتا ہی - آئی ح اگر نکاح کروگے تم تو کثرت
ہوگی تم میں تحقیق کہ میں فخر کرونگا بسبب تمھارے اور امتوں پر قیامت کے
دن اگرچہ بچہ ناتمام بھی ہو ○ اور وہ فرزند اپنے بعد جیتا رہے تو اسکے دعا کے
برکت کی امید رکھتا ہی کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُسکو بعد موت کے
رہنے والے باقیات الصالحات میں شمار فرمائے ہیں - اور اگر وہ بچہ لڑکے مرجا
تو ماں باپ کا شفیع ہوگا - آئی ح تحقیق بچہ کھینچیگا اپنے ماباپ کو طرف
بہشت کے ○ اور نکاح میں کئی ایک آفات بھی ہیں کسب حرام میں مبتلا ہو
کیونکہ عیال دار نفقے کی فراخی کے لئے حرام کسب کے طرف مضطر ہوتا ہی آئی ح
تحقیق بعضے صاحب عیال ایسے ہیں کہ زن و فرزند کھا جاتے ہیں اُنکے نیکیوں کو ○
اور فوت ہونا زوجیت کے حقوق کا ہی - آئی ح آدمی کو بس ہی اسقدر گناہ
جو ضائع کردیوے حق ایسے کا جسکی عیالداری کرتا ہی ○ باز رہنا ہی یاد خدا
بہ سبب تدبیر معیشت کے اور مال پیدا کرنے اور اُسکو ذخیرہ کرنے اور اُسپر فخر کرنے

اور عورات سے نفع اٹھانے کے لئے تو وب جانے اور اُن سے محبت و اُنست رکھنے کے - پس جسکے حق میں وے فوائد پایا جاویں اور یے آفات نہ رہیں ویسا شخص بے شک نکاح کرے - اور اگر بر عکس ہو تو تجرید اختیار کرے - اور نفع و نقصان دو نو پایا جاویں تو غالب کو لیوے - پس یادِ الٰہی اور لقمہ حلال کا فوت ہونا بدتر ہی اولاد حاصل نہونے سے - کیونکہ اولاد اُن دونوں آفتوں کے جبرِ نقصان نہو سکینگے حالانکہ اولاد کا ہونا بھی یقینی نہیں اور وے دونوں آفتیں بالفعل موجود ہیں[۵۱] - اور ویسا ہی نظر کرتے کسب حرام کے زنا کرنا بہت خراب ہی کیونکہ زنا ایک جاندار کو قتل کر ڈالنے کے حکم میں ہی کہ زنا سے ایسا بچہ حاصل ہوگا جسکی تربیت کا کوئی ذمہ دار نہ ہے - اس لئے کہ زنا حرام بالذات ہی اور کسبِ حرام بالغیر بخلاف نظرِ بد اور قصدِ معصیت کے کیونکہ ہمیشگی کسب حرام کی اور پہنچنا اسکی بدی کا طرف غیر[۵۳] کے بدتر ہی نظرِ بد سے[۵۴] - اگر ان آفات سے مامون رہے تو نکاح اور عبادت کو جمع کرنا بہتر ہی - اور یہہ صفت بڑی ہمت و قوتِ دینی رہنے سے حاصل ہوگی جیسا کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تھی[۵۵] اگر جمع کرنیکی قدرت نرکھتا ہو تو صاحب ظاہر کو نکاح بہتر ہی اور اہل باطن کو مجرد رہنا افضل - مثل عیسیٰ علیہ السلام کے - پس اہلِ

۵۱ پس ایسا شخص تجرد اختیار کرے اس لئے کہ نفع اس سے بڑی آفت میں ہے جیسا کہ ۱۲
۵۲ پس ایسا شخص نکاح اختیار کرے کہ موجود رہنے میں نفع و نقصان نہیں ہے بلکہ اولاد کا ہونا لازم ہی اور کسی حال سے حلال ہونے کا اور کسب ہو تو حلال ہی ولادت زن و ولد کی وجود سے حرام ہونا ہی ہی ہو امکان ہی
زنا کرنے سے زنا کے دو جور و بچے وغیرہ وغیرہ سے ۱۲
۵۳ النفعات ہی ۱۲ شخص
۵۴ پس ایسا سبب ہی اختیار کرے نظر بد سے حرام کسی بدی کا ۱۲
۵۵ کہ رات جب ہی ہی ۱۲ سامان رہنے وجود کو نہیں ہوتے بعبادت الٰہی میں کے عبادت رہتے تھے شغول رہتے تھے وایسا کرنا نہیں ہے قصدہ نہ ہووے اور کوئی معارض مشغولی دنیاوی عبادت نہیں ہوتی بلکہ ایسا عبادت تھی ۱۲

مقصود یادِ الٰہی سے باز رکھنے والے چیزوں کو ترک کرنا ہی اس لئے اپنے حال کا لحاظ
کرے اور اختیار کر لیوے ایک طریق باعتبار باطن اور صلاح دل کے ۔ اور
مجرد رہنے والا شہوت انگیز غذا ؤنکو چھوڑنے میں کوشش کرے ۔ اور
ہمیشہ روزہ رہنے سے قوت شہوت کو توڑے ۔ اور افطار کے وقت کھانا
اندازے کھاوے ۔ اور نامحرم پر نظر کرنے سے انکھہ موچے ۔ سو یہہ بات
گوشہ نشینی میں حاصل ہوگی آیا ق ایمان داروں سے کہہ کہ موچھہ لیویں اپنے
انکھیں ۞ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہر ایک عضو کے لئے ایک زنا
ٹھہرائے ہیں ۔ یاد رکھہ اس کو ۔ اور نظر اٹھا بٹھاتی ہی خطروں کو ۔ اور بارہا
یوں اتفاق ہوا ہی کہ نظر سے اٹک رہا ہی دل اور دشوار ٹھہرا ہی حصول مطلوب
پس ایسا تعلق قلبی بڑے رنج و آفت کا سبب ہوتا ہی ۔ اور تمام دل کو گھیر
لینے کا باعث ۔ اور بھی بندیکا ہر ایک عضو ایک ایک اخروی نعمت کو
حاصل کرنیکی لیاقت رکھتا ہی جیسا آنکھہ دیدار الٰہی کے لئے پس سزاوار ہی
کہ اسکی حفاظت کیا جاوے پھر راہ صواب نظر کو بچانے میں ہی اگر ہوسکے
والا اس جگہہ سے الگ ہو جاوے ۔ اور اگر بے قصد نظر پڑ جاوے تو کچھہ
گناہ نہیں ۔ آئی ح پہلی نظر تیرے لئے حلال ہی اور دوسری نظر تجھہ پر

وبال اور امرد پر نظر کرنا سخت مضر ہی کہ اس سے مقصد پانے کی کوئی راہ شرع
میں نہیں- اور جورو والا جماع میں اعتدال نگہ رکھے کیونکہ اسمیں زیادتی کرنا
اور اسی لذت کے طرف خیال مصروف رکھنا عقل کو مغلوب کرتا اور مقصود حقیقی
سے محروم رکھتا اور شہوت کو تقویت دینے والے چیزوں کے استعمال پر لگاتا
ہی- کہ یہہ سوتے ہوئے درندۂ موذی کو جگانیکے مانند ہی- اور باعث عشق
ہوتا ہی جو وہ حیوانوں سے بڑھکر گمراہ کرنیوالا ہی- اور نکاح کا ارادہ رکھنے
والا عورت کے پاس خواستگاری کو پہنچاوے اگرچہ اسکو نکاح کر دینا ولی کا
کا حق بھی رہے- اور نکاح کے آگے اسکو دیکھ لیوے تا الفت زیادی ہو- اور
مسجد میں نکاح باندھے- آئی ح نکاح مسجدوں میں کیا کرو ۞ اور شوال کے
مہینے میں نکاح کرے- کہ اسی مہینے میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کا نکاح
اور زفاف ہوا تھا- اور مقدم رکھے خطبہ اور حمد و صلوۃ کتیں ہر ایک کے ایجاب
و قبول پر- اور نہ نکاح کرے بسبب عزت و مال و جمال عورت کے کہ اسپر وعید آئی
ہی- اور اختیار کرے دیندار عورت کو تا کہ دین میں فساد نہ ڈالے- آئی
ح لازم کر لو دیندار عورت کو ۞ اور اختیار کرے خوش خلق والی کو تا
خاطر جمعی حاصل ہووے- اور حسن دار کو چاہیے کہ اس سے حفاظت نفس کی

آداب نکاح

اکثر ہی۔ اور فقط خوبصورتی رہنے پر بس کرنا منع ہی مگر مرد زاہد ہو تو حسن
کو نہ چاہے کیونکہ وہ دنیا ہی اور کم مہر والی کو اختیار کرے۔ آئی ح عورات میں
بہتر وہ ہی کہ جسکا مہر کم ہو ۞ اور آئی ح عورتکی برکت مہر کی کمی اور نکاح کی
آسانی اور سیرت کی خوبی میں ہی ۞ اور بچے جننے کی علامت والی کو کرے۔
کیونکہ وہی مقصود ہی۔ آئی ح لازم کرو جننے والی کو ۞ اور باکرہ کو کرے۔ آئی
ح باکرہ عورتکو تو کیوں نکاح نہیں کیا کہ تو اُس سے اور وہ تجھ سے بازی کیا
کرتی ۞ اور باکرہ میں الفت و محبت کی زیادتی ہوتی ہی۔ یاد رکھو اسکو۔ اور
بیوہ کو خوش نہیں آئینگے وے صفات جو مخالف اپنے مالوف کے ہوں۔ اور
مائل رہیگی مزاج اسکی طرف پہلے مرد کے۔ اور زوج ثانی نفرت کریگا جبکہ وہ یاد
کریگی مرد اول کو۔ اور اختیار کرے صاحب نسب کو دیندار قبائل سے تا صلاحیت
اس کے قبیلے کی بچے میں تاثیر بخشے۔ آئی ح دور رکھو تم اپنے کو گھورے کی سبزی
سے ۞ مراد اُس سے وہ خوبصورت ہی جو بد قبیلے میں پیدا ہوئی ہو اور اختیار
کرے غیر قرابت قریبہ کو کیونکہ قرابت قریبہ والی کم کرتی ہی شہوت کو۔ اور
منع کئے گیا وثیمی سے بسبب اس علت کے کہ بچہ لاغر پیدا ہوتا ہی۔ اور منقول ہی
کہ دبلی دراز قد اور زشت پست قد اور بڑی عمر والی اور بہت باتیں کرنے والی اور

بچے والی سے پرہیز کرے۔ اور رعایت ان اوصاف کی مرد میں بھی عورت دیکھنا
مناسب ہی۔ اور آگے نکاح کے بایکدیگر ہدیہ بھیجے۔ آئی ح کہ آپس میں تحفے
بھیجا کرو تا دوستی بڑھے ○ اور بعد نکاح کے ولیمہ کرے یوں ہی روایت کئے
گئی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حکم کئے ہیں اور خود بھی عمل میں لائے۔
اور ولیمہ جلدی سے ادا کرے کیونکہ پہلے روز کرنا سنون اور دوسرے دن مستحب
اور تیسرے روز ریا ہی۔ اور خواستگاری نکرے جسکو کہ اپنا برادر دینی درخواست
کیا ہو کہ سبب اسکے ایذا کا ہی۔ اور نکاح کی شہرت دیوے۔ آئی ح نکاح
کو آشکارا کرو ○ اور مصری اور بادام عروس و نوشہ کے سر پر نثار کرے۔ اور
لوٹیں اسکو جماعت حاضرین ایسا کرنا سنت ہی۔ اور شوہر عروس کے دونوں
پاؤں دھوکے اس پانی کو اپنے گھر کے کونوں میں ڈالدیوے تا اس گھر میں برکت
داخل ہووے۔ اور مباشرت میں شرمگاہ کی حفاظت اور دل کو اس خیال سے
فراغت دلوانیکی نیت کرے۔ اور جماع کے آگے بسم اللہ اور سورۂ اخلاص پڑھے
اور خدا تعالی سے اولاد صالح اور شیطان کو دور کرنے کی سوال کرے ایسا ہی
حکم ہی۔ اور ہر مہینے کی پہلی اور درمیان کی اور آخر کے راتوں میں جماع نکرے
کہ ان شب میں شیطان حاضر ہوتا ہی۔ اور اول شب میں بھی جماع نکرے تا کہ با

طہارت سووے - اور بعد فراغت پانے کے جدا ہونے میں تھوڑا توقف
کرے تا عورت بھی فارغ ہووے - اور ہر چار روز میں شب میں ایکبار
جماع کرے کہ یہہ مرتبہ اعتدال ہی نظر کرتے مباح ہونے چار عورتوں
کے - اور عورت کی حاجت کے نظر کرتے جماع کی زیادتی کی رخصت ہی
کیونکہ اسکی حفاظت کرنا واجب ہی - اور دونوں واسطے دور کرنے نجاست
کے جدا جدا پارچہ رکھا کرے - اور حائض کو اپنے بستر پر سلاوے اور ساتھ
کھلاوے اور پلاوے تا مخالفت مجوس کی ظاہر ہو - اور عورت کے
دبر میں دخول نکرے کہ یہہ لواطت صغری ہی - اور ترک وطی پر مداومت
نکرے کہ قوت جماع کو سست کر دیتا ہی - اور بعد جماع یا احتلام کے پھر
جماع نکرے جب تک ذکر کو نہ دھووے یا پیشاب نکرے - اور باہر
انزال نکرے کیونکہ وہ مانند مسجد میں بیٹھنے کے ہی بغیر عبادت کے
اور مانند مکے میں رہنے کے ہی بغیر حج کے - اور عزل سے گنہگار
نہوگا اگر ایسی نیت کرے کہ باندی کی ملکیت باقی رہے یا بی بی کی
حسن و تازگی جانے نپاوے تا اس سے نفع اٹھاوے یا زچگی کی
مصیبت سے پرہیز کرنے میں بقاے حیات کی امید رکھے - یا کسب حرام

میں پڑنے نپاوے ۔ کیونکہ صحابۂ کرام عزل کرتے تھے اور منع نہیں کئے جاتے تھے اگرچہ اُس میں ترکِ فضیلتِ توکّل ہی ۔ آئی ح جو کوئی نکاح چھوڑ دیوے درویشی کے اندیشے سے وہ ہمارے سے نہیں ⊙ یعنے ہمارے اخلاق سے نہیں ۔ اور گنہگار ہوتا ہی اگر بیٹی پیدا ہونے کے اندیشے سے عزل کرے کہ یہہ جاہلیت کی عادت تھی یا عورت خوب پاک وصاف رہنے کے ارادے سے کرے ۔ کیونکہ یہہ بدعت ہی ۔ اور بچہ پیدا ہونے سے خوش ہووے ۔ آئی ح تحقیق اولاد دنیا میں آنکھوں کی روشنائی اور آخرت میں دل کی خوشی ہی ⊙ اور بیٹی پیدا ہونے سے غمگین نہووے ۔ کیونکہ صلاح حال مخفی ہی بلکہ بیٹی ہونے سے زیادہ خوشی کرے تا عالمِ جاہلیت کی مخالفت ہو ۔ آئی ح عورت کی برکت پہلے بار بیٹی جننے میں ہی ح جو کوئی لڑکیوں کے سبب سے محنت میں پڑے اور اُنکے حق میں بھلا کرے تو وے لڑکیاں دوزخ کی آگ سے اُسکی پناہ ہووینگے ⊙ اور بچے کے سیدھے کان میں اذان اور بائیں میں اقامت کہے ۔ آئی ح دور کئے جاتی ہی اُس سے اُمّ الصبیان

له وقت من القرآن ۱۲ ... من زکی النکاح ... ابوسعید خدری ... ۱۲ ... من الاخرة ۱۲۵

... وقت بیٹی ... البنات ۱۲ ... من ابتلی ... من النار ۱۲ بخاری

آداب اولاد

[illegible]

کی بیماری - اور کاٹے اُسکی ناف - اور دھو والے بدن کی پلیدی
کو - اور ماں دودھ دیوے اُسکو کیونکہ یہہ سنت ہی - اور بچے
کے رونے سے بیزار نہووے کہ وہ ذکر الٰہی ہی - اور پیدایش
سے ساتویں روز لڑکے کی ختنہ کرے - اور بعض کہتے ہیں کہ اسمیں
تاخیر بھی جایز ہی یہود کی مخالفت کے لئے اور خطر سے بچنے - اور
وقت ختنہ کا سات سال تک ہی - اور بیٹی کی بھی ختنہ کیا جاوے
آئی رح تحقیق عورتوں کا ختنہ سبب اُن کے خوبی و کرامت کا ہی ۝
اور اُن کے چہروں کو تر و تازہ کرتا اور اُنکی شہوت کو سست کرتا اور
جماع میں لذت دیتا اور شوہر کے نزدیک محبت بڑھاتا ہی - اور
اُسکی ختنہ میں زیادہ کٹنے نہ دیوے - اور بچے کا اچھا نام رکھے
آئی رح تمہارے بچوں کے اچھے نام رکھا کرو ۝ اور نام میں لفظ
عبد اسماء الٰہی کے ساتھ لانا مستحب ہی - آئی رح جب اولاد کا نام
رکھیں پس نسبت اسکے عبدیت کی خدا تعالیٰ کے ساتھ کرو ۝ آئی رح
خدا تعالیٰ کے نزدیک دو بہتر ناموں کا عبد اللہ اور عبد الرحمن
ہی ۝ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا نام پاک اور کنیت اِن

سن ختنہ

سیم تنہ ۱۲ ... احمد و بیہقی طبرانی

تسمیۂ اولاد

حسنوا اسماء اولادکم ۱۲ ابو داود ... طبرانی ... الاسماء الی اللہ تعالیٰ عبد اللہ و عبد الرحمن ۱۲ مسلم ابن عمر

دونوں کو جمع نکرے کہ منع ہی مگر بعضے کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وقت میں منع تھا۔ اور خراب نام کو اچھے نام سے بدل ڈالے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بھی بدل دئے ہیں عاص کے نام کو عبداللہ سے۔ اور برہ کو زینب سے۔ اور فرمائے کہ کیا اپنی تعریف آپ ہی کرتی ہی۔ اور منع فرمائے افلح و نافع اور برکت نام رکھنے سے واسطے پرہیز کرنے اس بات کے جو کہا جاوے کہ نہیں ہی برکت گھر میں۔ اور وضع ہوا بچہ ناتمام کا نام بھی رکھے۔ اگر صفت اسکی معلوم ہو کہ مرد ہی یا عورت ایسا نام رکھے جو زن و مرد کو شامل ہو جیسا حمزہ و طلحہ وغیرہ اور ابی عیسیٰ سے کنیت نکرے کیونکہ انکو باپ نتھا۔ اور اس سے منع آئی ہی۔ اور لڑکے کا عقیقہ دو بکرے سے اور لڑکی کا ایک سے ساتویں دن کرے۔ ایسا ہی حکم ہی اور حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیقہ ایک بکرے سے کیا گیا۔ اور بچے کا سر مونڈھوادے۔ اور بالوں کے وزن کا سونا یا چاندی خیرات کرے کیونکہ ایسا ہی حکم کئے گئے تھے جناب فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا ساتویں دو حضرت حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حق میں۔ اور شکر یا خرما چابھ کر بچے

کے تاریخ پر ملے۔ کیونکہ ایسا ہی عمل کئے آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم عبد اللہ
ابن زبیر کے ساتھ جبکہ حضور میں لائی انکی ماں اسماء جو بیٹی حضرت ابوبکر صدیق
رضی اللہ تعالی عنہ کی تھی۔

باب چھٹا کسب اور پرہیزگاری کے بیان میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ائی رح جو شخص دنیا کو وجہ حلال سے ڈھونڈھے سوال سے باز رہنے کے قصد سے
اور اہل و عیال پر فراخی اور ہمسائے پر مہربانی کرنے کے لئے تو خدا تعالی
کے سامھنے ہوگا ایسا کہ چہرہ اسکا مانند چودھویں رات کے چاند کے رہیگا۔
اور جو کوئی طلب دنیا کرے واسطے فخر و بڑائی اور مالدار کہلانے کے تو وہ ملاقی
ہوگا خدائے عز و جل سے اس حال میں کہ اللہ تعالی اسپر خشمناک رہیگا ۞
پس کسب انبیاء مرسلین کا اور اولیاء کاملین کا طریقہ ہے۔ اور اسمیں حال
پوشیدہ رہتا ہے۔ اور کسب بہتر ہے ظاہری عمل[۵۲] والے کے لئے سوال یا اور
کوئی حیلے کرکے قوت پیدا کرنے سے کیونکہ کسب سے باز رہنے والا درحقیقت سوال
کرنیوالا ہے زبان[۵۳] حال سے۔ لیکن صاحب باطن[۵۴] اور جس عالم سے خلائق کو
نفع[۵۵] پہنچے اور جو کہ لوگوں کے کاموں میں مشغول رہے مانند[۵۶] قاضی کے پس ان

۵۱ من طلب الدنیا حلالا استعفافا عن المسئلۃ وسعیا علی عیالہ وتعطفا علی جارہ لقی اللہ ووجہہ کالقمر لیلۃ البدر ومن طلب الدنیا حلالا مکاثرا مفاخرا مرائیا لقی اللہ وہو علیہ غضبان ۱۲ ابو نعیم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ۱۲

۵۲ نماز روزہ وغیرہ ۱۲

۵۳ یعنے ناداری کی حالت بتلا کے سوال کرنیوالا ہوئی اگرچہ زبان سے کچھ نہ مانگتا ہو ۱۲

۵۴ مراقبہ و مکاشفہ اور مصنوعات الٰہی میں فکر کرنے والا ۱۲

۵۵ عالم یا موذن یا امام یا فقیہ یا مفتی یا مدرس یا محتسب وغیرہ ۱۲

۵۶ شہ فوائد دینی ۱۲

لوگ کو بقدرِ کفایت بیت المال سے قوت دیا جاوے۔ اگر بیت المال سے زیادہ تر غور سے مقابلہ کرے کسب کے فضائل کو اور مشغولی کو جسمیں کہ خود ہی اور عمل کرے موافق صلاحِ وقت کے۔ اور کسب کا حق یہہ ہی کہ نیت رکھے سوا اسکے اور اپنے اہل و عیال پر مہربانی کرنے اور فرض کفایہ ادا کرینگی۔ اور ایسا کسب اختیار کرے کہ خلائق کی معیشت اکثر اُسپر موقوف رہے۔ اور کسب میں علی الصباح مشغول ہووے۔ آئی شرح تحقیق اول روز میں برکت اور فتحمندی ہی ○ اور پرہیز کرے ایسے کسب سے جو لوگونکو ضرر پہنچاوے جیسا گرانی کی انتظار میں اناج بند کر رکھنا۔ یا باطن کو خراب کرے جیسا قصابی کہ اُس سے دل سیاہ ہوتا ہی۔ اور سناری جو دنیا کو زینت دیتی ہی یا ظاہر کو خراب کرے مانند حجامت اور دباغت کے اور پرہیز کرے ایسے کسب سے کہ جسمیں رعایت احتیاط کی مشکل ہو جیسا صرافی اور دلالی اور ایسے کسب سے پرہیز کرے کہ جسمیں قضاء آلہی کا واقع ہونا ناپسند ٹھہرے جیسے خرید و فروخت جاندار و نکی یا سلامتی خلائق کی خوش نہ آوے جیسا کفن کا کپڑا بیچنا۔ اور پرہیز کرے ایسے کام سے کہ استعمال اُس چیز کا حرام ہو جیسا ریشم کا قبا اور سنہری یا روپہری باسن اور مزامیر تیار کرنا۔ اور بلند عمارت

بنا دینا اور اسکو بیچ سے زیب و زینت دینا - اور معاملہ کرے ایسے دیندار کے ساتھ جسکا حال چھپا رہے تا نیکی پر کمک ہو - اور فاسق سے معاملہ نکرے تا بدی پر مددنہو - اور بیچنے کے مال کی تعریف میں اور خرید کرنے کے مال کی مذمت میں حد سے نہ گذرے اگرچہ سچ بھی ہو - اور قسم نکھاوے کہ ناپاک دنیا کو رواج دینے اللہ تعالی کے پاک نام کو نشانہ حلف کرنا لازم آتا ہی آئی ح نظر رحمت نکریگا اللہ تعالی اسکے طرف جو کہ اپنے کو متاع حلف سے خرچ کرتا ہی ٥ اور بکری کے مال کا عیب اور اسکی قدر و قیمت اور اُس وقت کا نرخ اور اپنی خریدی کے وقت کی رعایت ظاہر کردیوے - کیونکہ پوشیدہ کرنا ان باتوں کا خیانت ہی - آئی ح جو کوئی خیانت کریگا ہمکو سو وہ نہیں ہی ہم سے ٥ اور آیا ق ویل ہی اُن لوگوں کے لئے جو وزن اور ماپ میں گھٹاتے ہیں ٥ اور کھوٹے سکے کو چلا دنی میں نہ لاوے - بلکہ اُسکو کسی باؤلی میں پھینک دیوے - اور ریتی اناج کے ساتھ اور خلاف عادت چیزوں کو گوشت کے ساتھ نہ ملا دیوے - پس یہ اور ایسے افعال حرام ہیں - اور جو خریدنے نہیں چاہتا سو چیز کی دوسرے خریدار کو رغبت دلانے کے ارادے سے اُسکی مالیت سے زائد نہ بڑھاوے - اور اصل معاملے کا بھی

ح ۸ لا ینظر اللہ الی ۱۲ مسلم عن ابی ذر ۱۲ منفق
ح ۹ من غشنا فلیس منا مسلم عن ابی ہریرہ ۱۲
ح ۱۰ ترمذی عن ابی ہریرہ
ح ۱۱ ویل للمطففین
ح ۱۲ ...

ہی کہ اپنی ذات پر پسند نہیں کرتا سو کام دوسرے پر روا نہ رکھے۔ اور یہہ مرتبہ
اُسوقت حاصل ہوگا جبکہ مضبوط اعتقاد رکھے کہ خیانت سے رزق کی بڑھوتی
اور دیانت سے اُسکا گھٹاؤ ہرگز نہوگا۔ اور آخرت دنیا سے بہتر ہی آئی
ح[19] کلمہ لا الٰہ الا اللہ ہمیشہ خشم الٰہی کو بندگوں سے دور کرتا ہی جب تک کہ
نہ اختیار کریں دنیا کے سودے کو آخرت پر۞ اور[20] معاملات میں احسان
کرے ایسا کہ خریدار خسارۂ غیر معتاد[54] میں نہ پڑے اگرچہ بسبب کمال خواہش
یا حاجت کے اپنے رضا و رغبت سے دیتا ہو۔ اور[21] ضعیف یا فقیر کے حق
میں اپنے نفع کے گھٹاؤ کو گوارا رکھے۔ آئی ح[53] رحم کریگا اللہ تعالیٰ اُس
شخص پر جو خرید و فروخت میں آسانی کرتا ہی۞ اور[22] جایز رکھے اپنا نقصان
غنی سے۔ کیونکہ مال کو ضائع کرنا ہی نہ اُسمیں آخرت کا اجر ہی اور نہ دنیا میں
تعریف۔ اور[23] دل بڑھا کرے قیمت اور قرض کے وصول میں کچھ چھوڑ دینے
یا جیّد[54] نہ طلب کرنے یا مہلت دینے یا حوالہ قبول کرنے میں۔ آئی ح[55]
رحم کریگا اللہ تعالیٰ اُس شخص پر جو بآسانی پہنچا دیا اور جو وصول کیا بآسانی
ح[56] جو کوئی مہلت دیوے محتاج کو اپنا حق لینے میں یا کہ چھوڑ دیوے تو ویسے
سے حساب لیگا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آسانی کے ساتھ۞ اور[24] مزدور کی

[19] یا بزال لا الٰہ الا اللہ یرفع عن الخلق سخط اللہ ما لم یؤثروا صفقۃ دنیاہم علیٰ آخرتہم ۱۲ ۔ یعنی غیر معتاد کے نقصان سے جو اکثر جانتے ہیں اور ان ۔۔۔ بیع کرنے والوں کا معمول سے زیادہ ہے ۱۲ ۔ جید ۔۔۔

رحم اللہ عبدا سمحا اذا باع سمحا اذا اشتری ۔۔۔ بخاری ۔ جابر رضی اللہ عنہ ۔ رحم اللہ عبدا سمحا القضاء سمح الاقتضاء ۔ حدیث ۔۔۔ ۵۶ من انظر معسرا ۔۔۔ الترمذی ۔۔۔ وسلم

پہنچانے اور قرض ادا کرنے میں مقرری وقت کے آگے

جلدی کرے کہ قرار داد سے بھی بہتر آئین کے ساتھ ہو۔

۲۵ اور ویساہی قرض پہنچا دینے میں اچھی نیت رکھے اگر

عاجز ہو۔ آئی ح تحقیق فرشتگان دعا کرتے ہیں اسکے

لئے اداے دَین ہوے تک ○ اور راہِ خدا میں قوت گھٹ

جانے اور مفلس میت کے کفن کے لئے اور زنا سے بچے نکاح

کے واسطے خدا تعالیٰ پر توکل کرکے قرض لیوے پس وہی

متکفل حقیقی ادا کریگا۔ اور بیچنے والا اگر نادم ہووے تو

خریدار فسخ بیع کرے۔ پس وعدہ کیا گیا ہی اللہ تعالیٰ سے

قیامت کے دن اسکی لغزش کو معاف کریگا۔ اور فقیر کو مہلت

دے وینے اس نیت سے کہ قدرت ظاہر ہوے تک تقاضا

نکرے۔ ۲۹ اور اناج کو دینے اور لینے وقت ماپنے کیونکہ اسمیں

برکت ہی۔ اور سلف کا کسب اختیار کرے جیسا زراعت

اور حمالی اور نجاری اور خیاطی اور گاذری اور نعل دوزی

اور شبانی اور کتابت۔ آئی ح تمھارے تجارتوں میں بہتر

پارچہ فروشی اور کسبوں میں بہتر چرم دوزی ہی ○ اور[30] جس کسب میں کہ روزی
ملتی ہو اُس کو لازم کر لیوے - اور[31] جسمیں نفع ہونے پر تین بار تجربہ کر چکا
ہو اسکو چھوڑ دیوے - اور[32] اختیار کرے بکریاں اور مرغیاں اور مانند انکے
واسطے دودھ اور نسل کے کہ اِن میں دسواں حصہ رزق کا ہی ○ پس
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اونٹنیاں اور بکریاں تھے کہ جن کے
دودھ سے اہلِ بیت کرام کا قوت حاصل ہوتا تھا - اور ایسی بکریاں اختیار
کرے کہ جن کے رنگ میں سیاہی و سفیدی ملی رہے - اور[33] کسب میں حرص
نکرے - آئی ح بازار بُری جاے ہی اور بازاریوں میں بدتر وہ ہی
کہ سب کے آگے بازار میں جاوے اور سب کے پیچھے نکل آوے ○ اور[34] کسب
کے لئے دریا پر سوار ہونا چاہئے - آئی ح دریا کا سفر نکرے سواے حج اور
عمرے اور جہاد کے ○ اور[35] معاملے میں شبہات سے پرہیز کرے آئی ح
تحقیق اہلِ ورع سے میں شرم کرتا ہوں کہ اُنسے حساب لیوں ○ اور راوی
وجہ پرہیزگاری کا یہہ ہی کہ حرام سے احتراز کرے اُسی کا نام ورع ہی بعد از
شبہے سے احتراز کرے یہہ تقوی ہی - آئی ح چھوڑ دے اُس چیز کو جو شک
میں ڈالے تجھے اور لے اُسکو جو شک میں نہ ڈالے ○ اور شبہ وہ چیز ہی کہ

جسمیں اختلاف کیا گیا ہی ۔ اور پرہیز کرے ایسے شخص سے لینے کو کہ جسکا مال
حرام سے مخلوط ہو یا اُسپر علامت بے پروائی کی ہی ۔ اور پرہیز کرے صلۂ
سلطانی سے اگر شبہ ہو بیت المال میں ۔ یا خود لینے کی استحقاق رکھنے میں
یا مال لینے کے مقدار میں اِن صورتوں میں جاننے والوں سے سوال کرکے
شبہ کو دفع کرے ۔ اور قبول نکرنے پر کچھ عذر درپیش لاوے تاکہ ایذاے
سلطانی سے محفوظ رہے کیونکہ مسلمان کو خوش کرنا پرہیزگاری کے ضروریات
سے ہی ۔ مگر وہم جو بے دلیل ہو جیسا شکار سے پرہیز کرنا اس خیال سے
کہ شاید وہ غیر کی ملک ہووے حالانکہ کوئی علامت ملکیت کی اُسپر نہیں
پس وہ وسواس ہی اور بنا کیا جاتا ہی حکم پرہیزگاری کا ایسے وہم میں
اور پر ظاہر حال کے دلیل سے ظن خیر کے ۔ آیا فائدہ تحقیق کہ بعض گمان گناہ
ہی ⊙ بعد ازاں پرہیزگاری ایسے چیزوں سے کرنا جسکو شرع لاباس ٹھہرائی
ہو اس اندیشے سے کہ ممنوعات میں گرنے نپاوے اور یہہ صدق فی التقوی
ہی جیسا عورت نہیں رکھنے والا شخص سبزی و خوشبوئی کو چھوڑ دیوے ۔
کیونکہ وے شہوت کو حرکت دینے والے ہیں ۔ پھر پرہیز کرنا ہی ایسے چیز سے
جو خدا تعالی کے واسطے ہو سو یہی ہی صدق مطلق جیسا ایک قدم چلنا

یا ایک لقمہ لینا کہ جسمیں نیّت عبادت نہ ہے کیونکہ صحابۂ کرام عبادت کو تقویت دینے والے ایسے چند لقموں پر بس کرتے تھے۔ اور تحقیق یہ بات ہی کہ احتیاط میں جسقدر سختی اٹھاوے سبب تخفیف حساب کا ہوگا اور اصل اسکا دل فتوی لینا ہے

باب ساٹھواں مطابق سنت کے زندگانی کرنیکے بیانمیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آیا قو۱ کہہ کہ اگر محبت رکھتے ہو تم خدا تعالیٰ کی پس پیروی کرو تم میری دوست رکھیگا تمکو اللہ تعالیٰ ۞ اور آیا قو۲ جس بات کا حکم کیا تمہارا پیغمبر پس پکڑو تم اُس کو اور جس چیز سے باز رکھا تمکو پس دور رہو تم اُس سے ۞ اصل مقصود آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی فرمانبرداری ہی سب کاموں میں کیونکہ ویسی عمل بُرائی عادت۳ کو عبادت بنا دیتی ہی۔ اور باطن۴ کو روشن کرتی ہی۔ اور بندگی۵ کو یاد دلاتی ہی۔ اور آئین ریاضت۶ کے نزدیک کردیتی ہی۔ پس ہوائے نفسانی کی متابعت میں سیر ہوا شخص مانند جانور کے ہی یادرکھ اِسکو۔ اور بجز اسکے نہیں ہی کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ایک فعل مباح سے دوسرے مباح کے طرف نہیں متوجہ ہوے مگر نور نبوت سے اُسکے فائدے کی اطلاع۷ پاکر۔ پس چھوڑنا اس اتباع۸ کا انکار کے ساتھ

ل۱ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی ۱۲ ج ۳ع ۱۲
ل۲ وما اٰتٰکم الرسول فخذوہ وما نہٰکم عنہ فانتہوا ۱۲
ل۳ ح ۳ ع ۳ ل۸ خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے نفس کو مشقت میں ڈالنا ۱۲

ع۷ خواہشِ نفسانی سے وہ مباح جس سے مراد یہی دوسرے مباح کی طرف متوجہ نہیں ہوتے ۱۲
ل۸ پیروی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۱۲

کفر اور بیدون انکار کے حماقت ہی - اور حق متابعت یہہ ہی کہ کھانا کھانے کے آگے دونو
ہاتھ دھووے - اور بعد کھانے کے بھی واسطے تعظیم اور پاکی کے - اور آئی ح پیش از
طعام کے ہاتھ دھونا افلاس دور کرتا ہی ○ اور ابتدا اور انتہا کھانیکا نمک سے
کرے کہ اسمین مغفرت گناہوں کی اور دور ہونا ستر بلیات کا ہی - اور زمین پر
بچھائے ہوئے سفرے پر کھاوے کہ خوان پر رکھکر کھانا اور چھلنی سے آٹا چھاننا
اور اشنان رگڑ کر ہاتھ صاف کرنا اور پیٹ بھر کھانا بدعت ہی - اگرچہ یہ افعال
مذمومات سے نہیں سوائے پیٹ بھر کھانے کے - اور باادب کھاوے - پس آئی
ح تکیہ لگایا ہوا نہیں کھاتا ہوں میں ایک بندہ ہوں کہ کھاتا ہوں جیسا بندگان
کھاتے ہیں ○ مگر مونہ سے بطور نقل کے ہو تو تکیہ لگائے ہوئے اور لیٹے ہوئے کھانا
جائز ہی - اور کھانے کے وقت داہنے پاؤں پر بیٹھے اور سیدھا پاؤں کھڑا
کرے کہ یہہ طریق مسنون ہی - اور کھانے سے عبادت پر قوت رہنے کی نیت
رکھے نہ ارادہ لذت اٹھانیکا - اور مقدم رکھے کھانیکو نماز پر جو رہو نیکا نماز فوت
ہونیکا اندیشہ نہو تا کہ طعام تصدا اور دل اسکے طرف متوجہ نہووے - اور آئی
ح جب حاضر ہووے شب کا کھانا اور نماز عشا پس شروع کرو کھانے سے
اور سب جمع ہوکر کھاویں - پس آئی ح اگر جمع ہو گئے تم کھانے پر برکت دیگا

اللہ تعالیٰ تمھارے لئے اسمیں ۞ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکیلے نہیں کھاتے
تھے۔ اور سب ملکر کھانے میں تقلیل غذا اور دوسروں کی تواضع کرنا ہی۔ اور ایک
باسن میں جمع ہونا خدا تعالیٰ کے نزدیک بہت دوست ہی۔ اور چھوٹے باسن میں نہ
کھاوے کہ اسمیں برکت نہیں اور پیتل اور تانبے کے باسن سے پرہیز کرے۔ پس لکڑی
اور مٹی کے باسن کا استعمال مسنون ہی۔ اور کھانا شروع کرتے پر بسم اللہ کہے۔ اور
محبوب تر یہ ہی کہ ہر لقمے پر بسم اللہ بولے۔ اور پکار کر کہے تا دوسرے کو بھی یاد آوے
اور کھانے کی چیز کا عیب نہ کرے یوں ہی روایت ہی اور اپنے سامھنے کی چیز
چھوڑ کر تجاوز نہ کرے پس آئی ح کھایا کر اپنے روبرو کے طرف سے ۞ سوائے
میوے کے ایسا ہی روایت کئے گیا ہی اس سبب سے کہ میوہ ایک نوع کا نہیں
رہتا۔ اور باسن کی چوٹی پر سے اور درمیان میں سے اور روٹی کے بیچ میں بھی
نکھاوے۔ اور دو انگلیوں سے کھانا تکبر اور چار انگلیوں سے کھانا حرص ہی اور
تین انگلیوں سے کھانا سنت۔ اور داویں ہاتھ سے نکھاوے کہ وہ فعل شیطانی ہی
اور روٹی اور گوشت چاقو سے نہ کاٹے کیونکہ وہ منع ہی بسبب تشبیہ کے عجمیوں کے
ساتھ تکبر میں۔ اور سفرے پر کوئی ایک ہری بھاجی حاضر رکھے کہ اس سے فرشتگان
حاضر ہونے میں اور شیطان بھاگتا ہی اور سرکہ بھی رکھے جو دور کرتا ہی افلاس کو۔ اور

صحیح بخاری میں ابوہریرہ ... ۱۲

کل ... ۱۲

... سے ... روایت ہی ۱۲

... ۱۲

گرم کھانیکو ٹھنڈا کر کھاوے نہ پھونک مار کر کیونکہ گرم کھانے میں برکت نہیں ہوتی اور اوس سے ٹھنڈا کر کھاوے تا سرد ہو کہ بارد میں بڑی برکت ہی اور سنت بھی ۔ اور بزرگی

کرے روٹی کی ۔ پس آئی ہی حدیث میں بزرگی کرو تم روٹی کی کہ اللہ تعالی برکات آسمانی

سے اس کو اتارا ہی ۞ اور اسپر ہاتھ نہ پونچھے اور اسپر کاسہ نہ دھرے ۔ اور سالن

کا انتظار نہ کرے ۔ اور دونو ہاتھ سے توڑے اور ساری روٹی کے آگے توتی ہوی

کو کھاوے ۔ اور کھاتے وقت سیدھے داوین جانب نہ دیکھے ۔ اور چھوٹا لقمہ لیوے

اور خوب چابے ۔ اور وقت حاجت بائیں ہاتھ سے کمک لیوے ۔ اور ایک

وقت میں سفرے پر دو قسم کے سالن جمع نہ کرے یے سب مروی ہیں ۔ اور

بعد کھانیکے انگلیاں چوسے کیونکہ کونسے ریزے میں برکت ہی سو معلوم نہیں ۔

اور باسن کو بھی پونچھ کر کھاوے کہ وہ مانند بندے کو آزاد کرنے کے ہی ۔ اور گرے

ہوے ریزے بھی کھاوے ایسا ہی مروی ہی ۔ اور آئی ہی حدیث میں کہ وہ حوران بہشتی

کا مہر ہی ۞ اور سبب ہی فراخی زندگی اور اولاد کی سلامتی کا ۔ اور دانتوں کا

خلال کرے اور نکالے وہ جو کچھ کہ اسمیں اٹک رہا ہی ۔ اور بعد کلی کرے کہ یے

تمام مروی ہیں اور طعام شبہ ناک ہو تو خدا تعالی کا حمد و ثنا کرے ۔ والا بعد

کھانے کے استغفار کہے اور غمگین ہووے اور رووے ۔ اور بعد کھانے کے سورۂ

اخلاص اور سورۂ قریش پڑھے ۔ اور سفرہ اٹھانے کے آگے نہ اٹھے اگر چہ

کھانا ہو تو صاحب طعام کے لئے دعا مانگے۔ اور ہاتھ دھونے اور کھانے پینے میں افضل شخص کو مقدم رکھے۔ اور قبول کیا جاوے اکرام مانند آگے رکھنے طشت وغیرہ کیونکہ بزرگی رد نہیں کئے جاتی ہی۔ اور جماعت کی بہت انتظار نہ کرے۔ پس آیا ق کہ دیری نہیں کیا جسوقت مہمان آئے گوسالہ بریان کے لانے میں ○ اور کھاتے وقت خاموش نہ رہے کہ خصلت عجمیوں کی ہی۔ اور ہمراہ کھانے والیکے ساتھ مدارا کرے اور رعایت کرے بغیر اصرار کے کہ تین بار سے زائد نہو یوں ہی روایت ہی۔ اور کھانے پر قسم نہ دیوے۔ پس آئی ح کھانا آسان تر ہی اُس سے کہ قسم کھایا جاوے اُسپر ○ اور مہمان کو کھانے کے کاموں میں محتاج نہ کرے۔ اور ہاتھاں دھویا ہوا پانی حتی الامکان طشت میں جمع کرے آئی ح یکجا کرو تم ہاتھ دھوئے ہوے پانی کو تمہارے خدا تعالی جمعیت دیگا تمہاری پراگندگی میں ○ اور پرہیز کرے اُس قول و فعل سے جو رفیق کے ناپسند ہو جیسا کھانا ٹھنڈا ہونے کے لئے پھونکنا۔ اور اُسکے کھانے کے طرف گھورنا۔ اور باسن پر ہاتھ جھٹکنا۔ اور باسن کے نزدیک سر لیجانا۔ اور کھاتے وقت کوئی چیز منہہ سے نکالنا۔ اور اسکو سیدھے ہاتھ میں لینا۔ اور لقمہ چبایا ہوا باسن میں ڈالنا اور چرب چیز کو سرکے یا بالعکس ملانا اور غلیظ اشیا کا نام لینا۔ اور کوئی وحشت

ناک دکر لانا - اور کوئی کھانیکی چیز لانے اجازت چاہنا - اور مہمان فراغت پا بیکنے آگے خود ہاتھ کھینچنا - اور اسکی رفع حاجت کے قبل سفرہ اُٹھالینا وغیرہ اور پرہیز کرے تکلف سے جیسا ضیافت کے لئے قرض لینا - اور اہل و عیال کے حاجت کی چیز یا جس چیز کو کہ دینے دل اپنا نہ ہو لے سو اُسکو مہمان کے آگے لانا کیونکہ ایسا تکلف انقطاع محبت کا سبب ہی - اور مہمان کی مرغوب چیز کو اُسکے آگے حاضر کرے - آئی ح جس نے اپنے برادر کی خواہش پاوے اور اسکو ادا کرے تو بخشا یا جاتا ہی ○ اور ضیافت میں... - آئی ح نہیں خیر و برکت اُسکے حق میں جو مہمانی نہیں کرتا ہی ○ اور مستغنیونکو کھلانیکا ارادہ رکھے تا مددگاری ہو نیکی پر نہ فقط اغنیا کا - آئی ح تحقیق وہ بدترین طعام ہی ○ اور ضیافت میں اپنے خویشان و برادروں کو نہ چھوڑے - اور اُن سے بعضونکو نہ چُنے تا وحشت اور قطع رحم سے محفوظ رہے اور ضیافت سے نیت باہکدیگر اُلفت بڑھانے کی اور ادائے سنت کی رکھے نہ فخر و ریا کی - اور دعوت نہ کرے ایسے کی جو مجلس میں آنا بار خاطر سمجھتا ہو اور نہ ایسے کی کہ اسکے آنے سے حاضران مجلس کو تصدیع ہو اور نہ فاسق کی کہ اسمیں گناہ پر کمک کرنا ہی - اور دعوت قبولے مومن کے اکرام کی نیت سے - آئی ح جو کوئی برادر مومن کی تکریم کریگا پس تحقیق خدا تعالی کی تکریم کیا ○ اور اُسکو خوش کرنے

من صادق من جیه من غفر لہ
شہوۃ فقضا ہا
طبرانی ابی درداء
لا خیر فیمن لا یضیف
عن فرشیہ
شرار الطعام
بخاری عن ابی ہریرۃ

بزبان ہمداعی
من اکرم اخاہ المؤمن
فانما یکرم اللہ
جابر

آئی ہے جو کوئی ایک مؤمن کو خوش کریگا تحقیق کہ خوش کیا خدائے عزوجل کو ⊙ اور گناہ سے احتراز کرنے - آئی ہے جو شخص دعوت کو نہ قبولے پس تحقیق گناہ گار ہوا ⊙ اور سنت اداکرنے کہ دعوت کا قبولنا سنت موکدہ ہی - اور عذر کرلیوے اگر دعوت دینے والے پر کھانا کھلانا بار خاطر ہو یا اسکا ارادہ فخر و بزرگی کا رہے - اور معصیت سے محفوظ رہنے (جیسا اُس کے کھانے میں شبہ حرمت ہو یا کوئی کام غیر مشروع اُسکے مجلس میں رہے) کیونکہ نیت نہیں اثر کرتی ہی مگر مباح کاموں میں اور عذر نہ کرے اپنا مرتبہ گھٹنے کے اندیشے سے اور دعوت دینے نادار فقیر رہنے سے کہ یہہ تکبر ہی - اور آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم غلام و فقیر کی دعوت قبول کرتے تھے اور بسبب بُعد مسافت کے اگر چلنے کی عادت ہو - پس آئی ہے اگر میں دعوت دیا جاؤں بکری کے دست کے لئے غمیم میں البتہ قبول کروں اسکو ⊙ اور بہ سبب نفل روزے کے - دعوت دینے نارا عجز والحاح کیا تو افطار کرے پس خوش کرنا مومن کا برابر ثواب اُس روزے کے ہی اور اُس میں حسن اخلاق بھی - آئی ہے بھائی تیرا تیرے لئے تکلف کیا اور تو کہتا ہی کہ روزہ دار ہوں اگر وہ افطار نکرے پس اُسکی ضیافت خوشبوئی اور خوش گوئی اور سرمہ اور تیل وغیرہ سے ادا کرے - اور جس مقام میں کہ بٹھلایا جاوے وہاں پر بیٹھے یہہ جملہ

مہمان ۱۲

لہ من سرّ مومنا فقد سرّ اللہ ۱۲ ابن ماجہ بن
ترمذی لہ اگر کسی نے دعوت نہ قبول کی تو گناہ گار ہوا ۱۲
ولا بی اور سوئے رہ جانے کا
اور اعلان یعنی اگر حرام بات کا کرنا ہو
عبادت کرتی ہی معصیت کو عبادت نہیں کرتی
نیت جب مسعوں میں اور دعوت
لو دعیت الی کراع لاجبت ۱۲
الاحساب ۱۲
تکلف لک اخوک وتقول انی صائم ۱۲

تواضع ہی۔ اور جس جگہہ سے کہ کھانا لاتے ہیں اُدھر نظر نکرے کہ اسمیں حرص پائے
جاتی ہی۔ اور میزبان کو انتظار میں نڈالے۔ اور طعام تیار ہونے کے آگے
جلدی نکرے۔ قدرت ہو تو نامشروع کاموں کو مجلس سے دور کرے وگرنہ زبان سے
منع کرے نہیں تو وہاں سے پلٹ جاوے۔ اور میزبان کھانے کے آگے ہاتھ دہونے
میں تقدیم کرے کیونکہ اُسنے داعی ہی۔ اور بعد کھانیکے سب سے پیچھے ہاتھ دہووے
واسطے انتظار آنے والے کے اور تعظیم مہمان کے۔ اور کھانا بقدر کفایت آگے
مہمان کے دھرے کیونکہ حاجت سے کم لانے میں ترکِ مروت اور زیادہ لانیمیں
ریاہی۔ مگر اُسوقت کہ باقی کھانا لیجانے کی مہمان کو اجازت ہو۔ اور کھانے سے
اول اہل وعیال کا حصہ جدا کرے تا وے آزردہ نہوں۔ اور مہمان باقی کھانے
کو نہ اٹھاوے مگر اُسوقت کہ اسمیں میزبا کی خوشنودی جانتا ہو۔ اور جب شکو
رخصت کرے۔ اور اُسکو قبلے کا جہت اور طہارت کی جگہہ بتلاوے اور اسکی اکرام کرے
آئی ہی کہ جو کوئی خدا پر اور روز آخرت پر ایمان لاوے سو وہ مہمان کی بزرگی
کرے ۞ یعنے کشادہ روئی وخوشوقتی ظاہر کرنے اور اسکے ہاتھ پر پانی ڈالنے
اور دروازے تک اُسکے ساتھ جانے اور سوار ہونے پر اُسکی رکاب پکڑنے
سے کرے سب مروی ہیں۔ اور مہمان خوش بخوش میزبا کی اجازت سے اُٹھے اگرچہ

جیسا کہ نووی نے ... ضروری ہے

من کان یؤمن باللہ
والیوم الآخر فلیکرم ضیفہ
بخاری ومسلم

اسکے حق میں قصور بھی کیا ہو کہ یہ حسن اخلاق سے ہی - اور تین دن سے زائد
نرہے تا بار خاطر ہو - پس آئی حق مہمانداری تین روز تک ہی اور زائد
اس سے داخل صدقہ ہی ⊙ مگر جبکہ میزبان آرزو والحاح کرے - اور مہمان کیلئے
بستر تیار کرے - اور ہر ایک انہیں کا نفل روزہ رکھنے کے لئے دوسرے سے اجازت
مانگے یوں ہی روایت ہی اور اہل مصیبت کے لئے کھانا بھیجو اوے کیونکہ آنحضرت
صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم آلِ حمزہ وآلِ جعفر رضی اللہ تعالی عنہما کے لئے کھانا بھیجنے
حکم فرمائے ہیں درصورتیکہ وہاں غیر مشروع کام نہیں تا کہ گناہ پر کمک واقع
ہونے نہ پاوے - اور سلطان کے کھانے سے پرہیز کرے درصورت جبر کرنیکے
قبولے - اور طعام لذیذ کا قصد نکرے - اور قسم سے پیاز و لہسن و گندنا کے پرہیز
کرے خصوصاً جمعہ کے دن کیونکہ اسکی بو سے ملائکہ اور آدمیاں نفرت رکھنے کے سبب
سے منع آیا ہی - اور بازار میں کوئی چیز نکھاوے کہ اسمیں ہلکاپن ہی مگر نفس
کشی کی نیت ہو - اور صحت و تندرستی کی حالت میں پرہیز نہ کرے کہ مضر ہی
جیسا مریض کے حق میں پرہیز نہ کرنا نقصان ہی - اور کھانیکی چیز میں مکھی گرجاوے
تو اسکو غوطہ دیکر پھینک دیوے کیونکہ اسکے پروں سے ایک میں بیماری اور
دوسرے میں دوا ہی - اور کھاتے وقت بھوکوں کو اور حساب روز قیامت کو

یاد کرے۔ اور بد لوگوں کے ساتھ کھانا کھاوے اور نہ پانی پیوے۔ بلکہ پرہیزگاران
اور علما کے ساتھ کھاوے کیونکہ عقل و ہوش پیدا کرتا ہی۔ اور تین دن پی در پی
گیہوں کھانیکی عادت نکرے یہہ مروی ہی اور جو کی روٹی کھایا کرے کہ وہ اکثر
طعام انبیا علیہم السلام کا تھا۔ اور گیہوں کو جو کے ساتھ ملاوے کہ وہ سبب برکت
کاہی۔ اور خرما طاق کھاوے۔ آئی حح جو کوئی صبح میں سات دانے تمر عجوہ
کھاوے اس دن میں ضرر نہ دیگا اسکو زہر اور سحر اور خرما اور اسکا تخم ایک
طبق میں یا ایک ہاتھ میں جمع نہ کرے بلکہ گٹھلی کو منہہ سے پشت دست پر لیکر پھینکے
اور دوسرے ویسے چیزوں کو کھانے میں یوں ہی کرے اور میوے کو کھانے کے
آگے کھاوے۔ پس آیا ق میوہائے بہشتی سے جو کچھ کہ اختیار کریں اور مرغوں کے
گوشت سے جسکی کہ خواہش ہو ۞ اور کھاوے وہ جو کچھ کہ میسر آوے یوں ہی مروی
ہی اور بھوکھا رکھے نفس کو واسطے ولیمۂ بہشتی کے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نہایت گرسنگی سے شکم مبارک پر پتھر باندھا کرتے تھے۔ اور کھانے کے درمیان پانی
پینے سے پرہیز کرے مگر نوالہ اٹکا ہو یا بڑی تشنگی رہنے کی صورت میں۔ اور
پانی بہت نہ پیوے کیونکہ وہ ہضم کو کم کر دیتا ہی۔ اور کوزے کو سیدھے ہاتھ میں
لیکر تین دم میں پیوے۔ اور ہر بار کے شروع میں بسم اللہ اور آخر میں الحمد للہ

[حاشیہ (دست‌نویس، جزوی طور پر ناخوانا):]
جیلانی فی الغنیۃ و ... بخاری ... مسلم ... [illegible]
سے ... تصحیح ... الیوم ... بخاری و مسلم ... [illegible]
فاکہہ جمع ... روٹی یا دودھ ... پانی پینے کا ظرف ... کوزہ یا آبخورا یا پیالہ ۱۲ [illegible]

کھیے یہ سنت ہی - اور آئی ح یوتم پانی کو چوستے ہوے اور پھر منہہ غٹ غٹ مت
پیا کرو ۞ کیونکہ ایسا پینے سے درد جگر کی بیماری آتی ہی - اور سفالی یا چوبی باسن میں
پانی پیوے یے نہوں تو ہاتھہ میں لیکر پینا بہتر ہی - منہہ سے یا اور کوئی باسن سے - اور
کھڑے ہوے یا لیٹے ہوے نہ پیوے - اور پینے کے آگے پانی میں نظر کرے - اور
اُسپر نہ پھونکے اور باسن کے پیندے کو نگہ رکھے تا اپنے پر پانی نہ ٹپکے یے سب مروی
ہیں - اور مسلمانوں کے جھوٹے سے تبرک ڈھونڈے خصوصاً بزرگوں کے - آئی
ح جھوٹا مومن کا شفا ہی - اور پانی کو رو نکرے - اور بے مانگے کسیکو پانی ندیوے
اور دور کیا جاوے پانی پلانیکا کوزہ اور ہاتھہ دھلانیکا طشت سیدھے طرف سے
اور اختیار کرے پہننے کے لئے سفید کپڑا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
کے پاس سب رنگوں سے محبوب تھا اور حضرت صلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر کپڑا
اور پشمینہ بھی پہنے تھے - اور نیت ستر ڈھانپنے کی اور مسلمانوں کے محبت کے لئے
خوشنما دسنے کی کرے - ہر لباس کو سیدھے جانب سے شروع کرے پہننے میں
اور بائیں طرف سے نکالنے میں - اور ابتدا بسم اللہ سے اور ختم الحمد للہ پر کرے
اور ازار بیٹھکر پہنے تا اُسکو کوئی آفت نہ پہنچے - اور اُسکو ٹخنے کے نیچے تک لٹکتی نہ رکھے
کہ اسمیں وعید نار آئی ہی بلکہ بلند رکھے آدھی پنڈلی تک اور سب کے اوّل قمیص

آداب پہننا

اُنی امر سے اوقات ... لا یغیرہ ... ادا ... پانی پیا... باسن سے ... پانی زمزم کا ... جھوٹا ... کا ... سود الومن شفاء ۱۲

... اور روایت ... منع ... ۱۲

پہنے ۔ اور موٹا لباس پہنے ۔ آئی ح جسکا کپڑا باریک ہوگا باریک ہوگا دین اسکا
اور کپڑے کو پیوند لگے تک ترک نہ کرے کہ سنت ہی ۔ اور پرانا کپڑا کسی فقیر کو پہنا وے
تا حمایت میں خدا تعالی کے رہے ۔ اور دو جوڑے تیار رکھے اگر اتفاقاً جمع ہوویں
تو ان دو سے ایک جوڑے کو خیرات کر دیوے ۔ اور سر پر عمامہ باندھے کہ وہ
عرب کے تاجوں سے ہی اور اسمیں بزرگی ہی ۔ اور اسکے پلو کو درمیان دونوں
کے بمقدار ایک بالشت کے لٹکاوے بیٹھنے کی جگہہ تک یا آدھی پیٹھ تک کہ یہی
درجہ متوسط اور پسندیدہ ہی یہ سب مروی ہیں اور نیا کپڑا شب جمعہ یا روز جمعہ
میں پہنے ۔ اور جو میسر آوے سو پہنے ۔ اور موزہ جھٹک کے پہنے اور پہنتے اور نکالتے
وقت بیٹھے اور از راہ فروتنی کبھی ننگے پاؤں بھی چلے کہ مروی ہی ۔ اور جو تا
پیلے رنگ کا پہنے کہ سبب خوشی کا ہی ۔ اور خوشبوئی کا استعمال کرے اور کوئی
دیا تو اسکو رد نکرے مرد کے لئے وہ بہتر کہ جسکا رنگ چھپا ہوا اور بو ظاہر رہے ۔
اور عورتوں کے لئے اسکا خلاف ۔ اور مہندی لگانے سے پرہیز کرے کہ اسمیں
عورتوں کے ساتھ تشبیہ ہی کیونکہ وہ عورات کے عادت کی چیز ہی ۔ اور عورات
پرہیز کرے پیشانی کے بال چننے اور چنوانے سے کہ وہ نو منع کئے گئے ہیں اور
گھر کی بنا سات گز سے زائد بلند نہ کرے ۔ آئی ح صاحب بناکے طرف ناکئے

جاتی ہی کہ کہاں کا ارادہ رکھتا ہی تو ای فاسق ۞ اور تعمیر عمارت سے عبادت
الٰہی اسمیں بجالانیکی اور دفع گرمی و سردی کی نیت کرے - اور اسکے استحکام میں
مبالغہ نکرے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اینٹ پر اینٹ یا لکڑی پر
لکڑی نہیں رکھے - اور بیتوار کے دن گھر کی بنا شروع کرے - اور وضو و غسل
کے لیے جدا جگہ بناوے اور ایک جاے واسطے پاخانے پیشاب کے اور ایک
مقام لوگوں کے مہمانداری کے لئے - آئی ح وہ جاے ضیافت گھر کی زکوٰۃ
ہی ۞ اور دار الحرب میں وطن نکرے - آئی ح میں بیزار ہوں اُس مسلمان
سے جو درمیان کفار کے اقامت کرے اس طور پر کر وے بایکدیگر آگ انکی دیکھیں ۞
اور گھر کے صحن کو صاف و ستھرا رکھے - اور گھر کے دیواروں کو دیوار گیریوں سے
نہ ڈھانپے - اور گھر کی آرایش نکرے - اور گھر میں داخل ہوتے وقت آیۃ الکرسی
اور سورۂ اخلاص پڑھے کہ تونگری لاتا ہی - اور رات کو گھر کا دروازہ بند کرے
بسم اللہ کہتا ہوا اور اوّل سیدھا پھاٹک موچے - اور پردہ چھوڑے - اور آگ بجھاوے
اور سونے کے لئے وضو کرے تا کہ سچا خواب دیکھے - اور مسواک کرے - اور سرہانے
وضو کا پانی اور مسواک تیار رکھے - اور نیت اُٹھنے کی کرے - آئی ح ہر شخص کو ثواب
اُس کے نیت کا حاصل ہی - اور مسواک کرے جبکہ بیدار ہووے کہ سلف ایسا ہی

ناگہانی موت سے مرنہ جاوے۔ اور گناہوں سے توبہ کرے۔ اور مسلمانوں کے
حق میں خیر و خوبی کی نیت رکھے تاکہ بخشا یا جاوے۔ اور بچھونا نرم و نازک نہ بچھاوے
تا نیند کا غلبہ اور تن آسانی کی لذت خواہش دور ہو اور ہمیشہ فرش پر سونیکی
عادت نہ ڈالے یہہ مروی ہے۔ اور سونے کے آگے جھٹکے۔ اور قبلہ رو سووے ایسا کہ
منہہ اور دونو تلوے اسکے قبلے کے طرف رہیں۔ یا لحد میں لیٹائے گئے سر کیا۔ اور سوتے وقت
آیۃ الکرسی اور سورہ بقر کے آخری دو آیت اور شہد اللہ کی آیت اسلام تک اور
الہکم الہ واحد کی آیت یعقلون تک اور ان ربکم اللہ الذی خلق السموت والارض
کی آیت تمام اور قل اللہم مالک الملک اور قل ادعو اللہ تمام آیت اور سورہ کہف
سے شروع کے دس اور آخر کے دس آیتیں اور معوذتین پڑھے۔ اور اپنے ہاتھوں
پر دم کرے اور اپنے بدن اور چہرے پر ملے۔ کہ ان سب میں فضائل آئے ہیں
اور یاد کرے موت کو۔ اور روز قیامت میں پھر جی اٹھنے کو۔ اور سووے خدا تعالیٰ
کی محبت اور اسکے یاد میں۔ اور جبکہ بیدار ہو کر سووے ویسا ہی کرے کہ یہہ علامت
محبت الہی کی اور عاقبت بخیر ہونیکی ہے۔ اور اکیلا نہ سووے مگر اسوقت کہ
سے نماز شب میں قوت حضور قلب حاصل ہو۔ اور نہ سووے بے احاطہ سقف پر

اور دروازہ نہیں سوگھر میں۔ اور بعد طلوع ہونے صبح صادق کے کیونکہ زمین اُس
سے خدا تعالیٰ کے پاس شکایت کرتی ہی۔ اور بعد عصر کے بھی اور آنحضرت صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جبکہ شب میں طول قیام فرماتے نماز صبح کے آگے ایک
ڈھلکا لیتے کہ اُس نیند ھ سے اداے فرض کے لئے شوق کی تازگی اور نماز
شب کا اثر چہرے سے دور ہوتے تھے۔ اور قیلولہ کرے کہ سنت ہی اور کمک کرنے
والا ہی نماز شب کے لئے جیسا کہ سحر روزے کو اور ضمناً اُسکے بدن کی سلامتی
بھی ہی۔ اور چاہئے کہ رات دن کی نیند بمقدار تہائی شب و روز کے
رہے۔ اور سپنا نہ بیان کرے مگر عالم خیر خواہ سے۔ اور ہر ایک خواب کو
بیان نہ کرے۔ کوئی ناخوش طور کا خواب دیکھے تو داویں طرف تھوکے اور
اُس خواب کی بدی سے پناہ چاہے اور پہلو بدلا وے اور اُٹھ کر دو رکعت نماز
ادا کرے اور کچھ خیرات کرے اور اُسکی تعبیر کرنیوالا اچھی تعبیر سے پھیر دیوے
اور گھر میں کتا نہ رکھے کہ فرشتگاں اُس سے نفرت کرتے ہیں۔ مگر وہ کتا کہ واسطے نگہبانی
جانوروں کے یا شکار کے اور حفاظت زراعت کی ہو۔ اور آفتاب کے جانب
منہہ کرکے نہ بیٹھے کہ سبب بیماری کا ہی اور اس طرف بیٹھ پھر اکر بیٹھنا دوا ہی
اور گھر سے نکلے بسم اللہ اور تعوذ اور آیۃ الکرسی پڑھتا ہوا۔ اور گھر کے طرف آتے

میں جلدی کرے۔ اور دو عورتوں کے بیچ میں راہ نہ چلے۔ اور عورتوں کے واسطے
راستہ چھوڑ دیوے۔ اور راستے سے وے چیزیں جو ایذا کے سبب ہوں دور کرے
کہ اسمیں بڑا اجر ہے۔ اور چلنے میں تکبری نہ بتلاوے کیونکہ آیا ق مت چل زمین
پر ٹھسکتا ہوا۔ اور آئی ح جو کوئی اپنے نفس کو معظم جانے اور خراماں خراماں
چلے سو وہ خدا تعالیٰ سے ایسی حال میں ملاقات کریگا کہ اُسپر اللہ تعالیٰ خشمناک
رہیگا۔ اور پیرانہ سالی میں عصا ہاتھہ میں پکڑے کہ وہ سنت ہے۔ اور قضاے
حاجت کے لئے لوگوں کے نظر سے صحرا میں دور جاوے۔ اور موضع حاجت
تک پہنچنے کے اگے شرمگاہ کو برہنہ نکرے۔ اور چاند سورج کے مقابل نہ بیٹھے۔ اور
قبلے کے طرف منہہ اور پیٹھہ نہ کرے۔ اور کھڑے پانی میں اور میوہ دار جھاڑ کے نیچے
اور کوئی سوراخ میں اور سخت زمین پہ۔ اور بارے کے سامھنے۔ اور نہانیکی
جگہہ میں اور کھڑے ہوے پیشاب نکرے۔ اور قضاے حاجت کے وقت او
پاؤں پر بوجھ ڈالے۔ اور مقدم رکھے اُس پاؤں کو داخل ہونے پر اور نکلنے وقت
مؤخر کرے اسکو۔ اور جس چیز پر کہ خداے عزوجل کا یا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ
وسلم کا نام پاک ہووے اسکو ساتھہ نہ لیجاوے۔ اور برہنہ سر اندر نہ جاوے
اور داخل ہونے کے تعوذ پڑھے۔ اور باہر نکلے بعد حمد و ثنا اُس تعالیٰ کی کرے

آداب بیت الخلا

اور بیٹھنے کے آگے ڈھیلے تیار رکھے اور پائخانہ پیشاب کئے سو جگہ میں پانی سے
نہ دھووے کہ یہ سب مروی ہیں۔ اور پاک کرے بال کو بیل اور ریجون سے اور
کنگھی کرنے سے۔ آئی ح کبھی کبھی تیل ملا کرو ۞ اور آئی ح جو شخص کہ بال رکھا
ہو چاہیئے کہ اُس بال کی اکرام کرے ۞ اور جو کچھ کہ ناک میں اور کان
میں ہو اسکو بھی دور کرے تا کہ بو را ہو۔ اور ناخنوں کا میل بھی نکالے۔ اور
حمام میں داخل ہووے کہ صحابۂ کرام اسمیں داخل ہوئے ہیں۔ ستر اپنا غیر دیکھنے
سے بچاوے اور اپنی نظر بھی دوسروں کے ستر سے۔ اور اپنا ستر بھی نہ
کھولے۔ اور داخل حمام ہونے میں نیت طہارت نماز کی کرے۔ اور حمامی
کی اجرت واسطے خوش کرنے اُس کے آگے ہی بول بتلا کر دے دیوے۔ اور
تعوذ پڑھے۔ اور سلام نہ کرے۔ دوسرا کوئی سلام کیا تو عوض جواب کے دعائے
عافیت کہے۔ اور خود آگے ہی ویسی دعا دیا اور مصافحہ کیا تو مضائقہ نہیں۔ اور
وہاں بہت بات چیت نہ کرے۔ اور قرآن نہ پڑھے مگر آہستہ اپنے دل میں اور
تعوذ پکار کر پڑھنے سے اندیشہ نہیں۔ اور آفتاب ڈوبنے کے وقت اور درمیان
مغرب و عشا کے حمام میں نہ جاوے کہ شیاطین منتشر ہونیکا وقت ہے۔ اور نہار
بیٹ حمام میں نہ داخل ہووے کہ پیدا کرنیوالا فوت کا ہے۔ اور پانی بیٹھنے

میں اسراف نہ کرے - اور دوسرے کے ہاتھ سے بدن رگڑانے میں مضائقہ نہیں ایسا ہی
مروی ہے - اور اُس مقام میں قبر کی تاریکی اور دوزخ کی حرارت کو یاد کرے - اور باہر نکلے
بعد خدا تعالیٰ کا حمد و شکر کرے کیونکہ ٹھنڈ کالے میں گرم پانی کا ملنا نعمت ہی کہ سوال[۵۱]
کئے جائیگا اُس سے آخرت میں - عورات کو حمام میں نہ لاوے آئی رح[۵۲] مردوں پر
حلال نہیں جو اپنی زوجہ کو حمام میں لاوے ○ اور سر مونڈھاوے اگر ارادہ اچھی
طہارت اور غسل کے احتیاط کا رکھتا ہو - اور سر کے بال[۵۳] اسقدر نہ بڑھاوے کہ مشابہت
شریف قوم کے ساتھ ہووے اور مچھوں کو کم کرے پس آئی رح[۵۴] کو تاہ کرو تم مونچھ
کو ○ اور اسکے دنبالوں کو باقی رکھ چھوڑنے سے مضائقہ نہیں - اور زیر ناف کے
مونڈھنے میں اور موے بغل کے اُکھاڑنے میں اور ناخن تراشنے میں چالیس دن سے
بڑھکر تاخیر نہ کرے یوں ہی روایت ہی - اور موے بغل کو تراشے اور موے
زیر ناف کو نورے[۵۵] سے دور کرے اگر عادت ہو - تا کسی حال سے حصول مقصد اور درد
کی تکلیف سے امن رہے - اور سیدھے ہاتھ کے انگشت شہادت اور بائیں ہاتھ کی
کن انگلی سے ناخن لینا شروع[۵۶] کرے - اور دونوں پاؤں کے کن انگلی سے نکالے کہ
اِن میں انگشت شہادت نہیں ہی - اور سب میں انگوٹھوں پر ختم کرے یے تمام
مروی ہیں - اور ہر آنکھ میں تین بار سُرمہ کھینچے یوں ہی مروی ہی اور بائیں آنکھ میں

دو بار کھینچنے کی بھی روایت آئی ہی اور آئی ہی سونے جاتے وقت سرمہ لگانا لازم کرلو کہ اُس سے زیادتی قوتِ بصارت کی ہی۔ اور پلکھوں کے بالوں کو اُگاتا ہی۔ اور بدن کو زیادتی نہ کرے آرایش میں اور سر میں تیل لگانے میں۔ اور درازی کو داڑھی کے کترے کیونکہ درازِ ریش قبیح دکھلایا جاتا ہی اور غیبت کے دروازے کو کھولتا ہی۔ اور بمقدارِ یکمشت چھوڑے کہ درجہ متوسط اور مسنون وہی ہی۔ اور بعض کہتے کہ بحالہ چھوڑ دیوے آئی ہی چھوڑ دیا کرو داڑھیوں کو۔ اور جائز نہیں ہی کہ بڑھاپے کو چھپانے کے لئے داڑھی پیلی یا لال کرے مگر واسطے جہاد کے کہ وے دونوں خضاب ہیں مسلمانان و مومنان کے۔ اور کالا خضاب مکروہ ہی۔ آئی ہی وہ خضاب ہی اہلِ دوزخ کا۔ اور مکروہ ہی داڑھی کو سفید کرنا بوڑھاپا ظاہر کرنے اور بزرگی جتانے کے لئے۔ اور بیفائدہ اُکھاڑنا اور بے ریش جوانوں سے مشابہت پیدا کرنا قبیح و منکر ہی۔ اور مکروہ ہی سنوارنا اُسکو لوگوں کو بتلانے کے لئے اور کنگھی کرنے سے۔ اور دونوں رخساروں پر مونہی زلف زیادہ نہ چھوڑے ایسا کہ تجاوز کرے کن پٹیوں سے۔ اور بحالتِ جنابت میں کچھ کھاوے اور نہ بے وضو سووے اور نہ اپنے بدن سے بال اور ناخن اور خون کو دور کرے کیونکہ وے اجزائی بدن

مسلم عن ابی ہریرۃ ۱۲ ابن ماجہ ۱۲

سنن ابو داؤد ۱۲ ... بعض نے ... قیمت ... مستحب ہی اور بعض ...

مطلقاً ... خضاب ... جائز ... ۱۲ ... خضاب ... حرام ہی ۱۲ ... ابن ... ۱۲

تمام آخرت مین عذاب کرینگے اور ناپاک رہ جائینگے۔ اور مسجد کو جھاڑو دیوے
اور روشن رکھے اور اسمین فرش کرے کہ ان سب مین فضائل ہین۔ اور مسجد کو
ملمع اور نقش و نگار نکرے۔ اور اسمین تصویر نہ بناوے کہ یے سب بدعت ہین
اور دروازے کے پاس اپنے جوتون پر نظر کرے کچھ اسمین غلاظت ہو تو اسکو
دُور کرے اور اندر آتے وقت سیدھا پاؤن آگے رکھے اور باہر نکلتے پر بایان پاؤن
اور جو کوئی کہ مسجد مین تجارت کرے یا کوئی گم ہوئی چیز کو ڈھونڈے اُسپر
پکار کر نفرین کرے۔ اور تھوک اور رینٹ سے مسجد کو پاک رکھے۔ اور اُسکو
گھر اور گذرگاہ کے مانند نہ ٹھہراوے۔ کہ یے سب مروی ہین۔ اور اگر وہان غنودگی
غلبہ کرے تو اُس جاے سے اُٹھے اور سر انگشتان سے سیدھے جانب پر سر کے تین
بار مارے پھر دوسرے جگہہ پر رو بقبلہ بیٹھے۔ کہ ایسا بیٹھنا بھی داخل عبادت ہی
اور اسمین قوت بصارت بھی ہی۔ اور ایسے جاے پر بیٹھے کہ تواضع سے قریب
تر ہے اور درمیان دھوپ اور چھاؤن کے نہ بیٹھے کہ وہ نشستگاہ شیطان
کی ہی۔ اور دو مل بیٹھے ہوؤن کے بیچ مین دھس کر نہ بیٹھے۔ اور کسیکو اُسکی
جاے سے نہ اٹھاوے۔ از خود کوئی اُٹھا ہو تو اس جاے پر بھی نہ بیٹھے۔ اور
جو جگہہ کہ پاوے اُسی پر بیٹھے جگہہ خالی نہ پاوے تو صف کے پیچھے آجاوے۔ اور

نہ بیٹھے۔ اور اپنے اوپر کی صف والے سے تجاوز کرنا نہ چاہئے۔ اور اپنے قریب پر سلام کہے۔ اور پاؤں لنبا نہ کرے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نشست اکثر ایسی تھی کہ کھڑے کرتے اپنے دونوں پنڈلیاں اور لپیٹ لیتے ہاتھوں کو انپر اور بیٹھک میں بردباری نگہہ رکھے اور فروتنی۔ اور دونوں قدموں پر اور گرگوں پر بیٹھنے سے اور مونڈھوں طرف بار بار دیکھنے سے اور سیدھے بائیں نظر کرنے سے پرہیز کرے۔ اور داڑھی سے بازی کرنے اور انگلیاں چٹخنے اور دانتوں کا خلال کرنے اور ناک میں انگلی پھیرنے اور تھوک اور رینٹ نکالنے اور لوگوں کے روبرو جمائی دینے اور ڈکارنے اور ہاتھ اور آنکھ سے اشارہ کرنے اور دوسرے اس قسم کے حرکات سے بھی جنکو لوگ مکروہ جانیں پرہیز کرے۔ اور مجلس سے اُٹھتے پر استغفار پڑھے۔ بدون حاجت و ضرورت کے بازار میں اور برسر راہ نہ بیٹھے۔ اگر احیاناً بیٹھ جاوے تو اُسکا حق ادا کرے۔ اور بات چیت کا ابتدا بسم اور الحمد للہ سے کرے۔ اور تعوذ اور درود بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کہے۔ اور عربی زبان اختیار کرے۔ اور آواز پست کرے اور بسیار گوئی نہ کرے۔ اور الفاظ پاکیزہ کہے۔ اور کلام واضح بولے اور تامل سے دلیل گذارے۔ اور غصہ آتے وقت خاموش

[illegible marginal handwritten notes]

رہے - اور کوئی بات کی فراموشی کے وقت خدا تعالی کو یاد کرے - اور
انشاء اللہ تعالی کہے - اور خدا تعالی کے نام پاک کی قسم کھاوے کہ اسمیں بڑی
دلاوری ہی - اور نقل و حکایات سے اور حتی الامکان سوگند کھانے سے
پرہیز کرے - اور اگر کسی بات پر حلف کر بیٹھا ہی اور واقع میں اسکے خلاف خیر نظر
آیا تو اسکو ظاہر کرے اور قسم کا کفارہ دیوے - اور ادب نگہہ رکھے - اور
بہت معنے رکھنے والی مختصر عبارت سے بات کرے - اور درمیان دو کلام
کے کچھ ٹھہرے تا سننے والا خوب ذہن نشین کر لیوے - اور دوسرا شخص بات تمام کئے
تلک بحث شروع کرے - اور واسطے سوال کرنیکے اذن چاہے - کہ یے سب مروی ہیں - اور بہت
رویا کرے آئی ح تین انکھ پر دوزخ کی آگ حرام کی گئی ہی وہ آنکھ جو خدا تعالی
کے راہ میں بیدار رہی ہو اور وہ آنکھ جو خدا تعالی کے حرام کئے گئے چیزوں سے
ڈھانپے گئی ہو اور وہ آنکھ جو اللہ تعالی کے ڈر سے گریہ وزاری کی ہو ۞ اور بہت
نہ ہنسے کیونکہ ہنسا دل کو مردہ کر دیتا ہی - اور نور دل کو دور کرتا ہی - اور آیا
ق چاہئے کہ ہنسیں کم اور روویں بہت ۞ اور چھینک کے آواز کو پست
کرے - کیونکہ بلند کرنا اسکا حماقت ہی - اور اسوقت کپڑے یا ہاتھ سے منہ ڈھانپے
اور جمائی دینے پر بھی منہ کو ہاتھ سے موندے اور بائیں ہاتھ طرف تھوکا کرے یا یاد

آداب طلب حاجت

کے نیچے - اور جانب قبلہ اور سفید طرف نہ تھوکے - اور نیک بات سے فال لیوے -
کہ یہ سب مروی ہیں - اور بدشگون نہ لیوے - کہ اس سے منع آیا ہی - اور مکتوب
کا آغاز حمد و صلوٰۃ سے کرے - اور بعد اس کے اپنا نام پیچھے مکتوب الیہ کا نام لکھے کہ
یہہ سنت ہی - اور اسپر ریگ ڈالے کہ سبب حصول کا ہی - اور حتی الامکان
خلق سے سوال نکرے - اور حق طلب حاجت کا یہہ ہی - کہ وضو بناوے اور دو
رکعت نماز پڑھے اور درگاہ کبریائی میں عرض حاجت کرے اور پنجشنبے کے صبح
میں نکلے بعد حمد و صلوٰۃ کے سورہ فاتحہ و آیت الکرسی و آخر سورہ آل عمران اور
سورہ قدر پڑھے اور ارادہ طرف ایسے شخص کے کرے جو بہت پرہیزگار اور
گرامی تر اور برا جوانمرد اور بہت نیک اور مہربان رہے - اور طلب حاجت میں
کوئی گناہ کا کام نکرے - اور نہ گھگگاوے - اور جو کام کہ پیش آوے اسمیں کسی
تجربہ کار ہوشیار صالح سے جو مناسب اس کام کے ہو مشورت کرے - جیسا مال
سے متعلق ہی سو کام میں مرد سخی سے - اور مقدمہ جنگ میں کسی مرد دلیر سے
تجویز لیوے - آیا ق مشورت کر صحابہ سے کام میں ۞ بعد اپنی بی بی سے
تجویز لیوے اور اسکا خلاف کرے - آئی ح اسمیں برکت ہوگی - اور مقدم
کرے استخارے کو - اور دو کام سے آسان کو اختیار کرے - اور مال کتیں آبرو سے

زیادہ دوست نہ رکھے۔ اور دنیا کے واسطے دین کو رائیگاں نہ کرے۔ اور پشت
گاؤ پر سوار نہو وے۔ اور گدھے سے زراعت نہ کرے۔ کیونکہ ہرایک ایک
خاص کام کے لئے مخلوق ہیں۔ اور لائق سواری ہونیکا جانوروں سے جو میسر ہو
اسپر سوار ہو وے اور خادم کو پیچھے بٹھاوے۔ یہ سب مروی ہیں۔ اور آنحضرت
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جو کچھ نفقے سے زائد رکھتے اسکو خیرات کئے بن
داخل مکان شریف نہیں ہوتے۔ اور نفس نفیس سے کاموں میں سعی کرتے۔
اور نعلین مبارک کی پارہ دوزی کرتے۔ اور کپڑے کو پیوند لگاتے اور گوشت
کاٹتے اور امہات المومنین کے ساتھ گھر کے کاموں میں مشغول ہوتے تھے
اور تکلف نہیں کرتے۔ اور کسی سے اسکو پسند بھی نہیں کرتے۔ اور خود تکلف نہیں
کرتے مگر اسکو دوست رکھتے۔ اور ہدئے کو قبول فرماتے اور اسکا بدل بھی
کرتے۔ اور رد فرماتے اس ہدئے کو جو مقرون منت ہو اگرچہ قلیل رہے۔ اور
غنیمت جانے بندہ بند سے پنے کے ایام کو کیونکہ اسکے ایک نیک عمل کی جزا
بیش اتنی ہی۔ اور عورت گھر میں ہی رہنے کو لازم کر لیوے بالاخانے پر نہ
چڑھے۔ اور گھر کے باہر نہ جھانکے کیونکہ غیر مردوں کے طرف نظر کرنا سبب فتنے کا
ہی۔ اور ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اندھے سے پردہ کرنے کے لئے حکم کئے گئے

تھے - اور کام کے لئے گھر سے باہر نکلنے میں مضائقہ نہیں بشرطیکہ بدہیئت سے رہے

اور خالی راہ سے گذرے ایسا کہ معلوم نکرا دے اپنے پہچانت والوں کو اور

نہ سنائی والی ہو اپنا آواز - اور طعام سے جو کچھ کہ بچ رہے اور رکھ چھوڑیں

تو متغیر ہو جاوے تو لاہو تو اسکو محتاج کتیں وے دیوے - اور تندرستی وطول

عافیت پر اپنے غمگین ہووے - آئی ح مومن خالی نہیں بیماری اور خواری اور

فقیری سے ○ پس بندۂ مسلمان کو لابد ہی کہ ہر چالیس دن میں ایک روز

ان تین سے کسی ایک میں مبتلا کیا جاوے - اور ہر مصیبت میں آیت استرجاع

پڑھے کہ یہہ ماثور ہی - اور قرآن میں اُسکی مدح آئی ہی - اور احتراز کرے

مصیبت زدہ گریبان پھاڑنے اور مار لینے اور بال مونڈھنے اور نوحہ کرنے

سے - کہ ان سب سے منع آیا ہی - کیونکہ وے جاہلیت کے رسوم ہیں - اور

بیمار ایسا نرم روے کہ جس سے بعض درد و رنج تخفیف پاوے - اللہ اللہ بولتا

ہوا نہ کہ آہ واہ کرتا ہوا - اور وہ سر پر کسا وہ باندھے اور بچھونے پر سووے

تا صبر پر مدد ہو اور بیماری کی شدت سے حفاظت - اور خدا تعالی کو یاد

کرنے اور اس سے دعا مانگنے سے اور نماز یا درود اور قرآن پڑھنے سے شفا

چاہے خصوصاً سورۂ فاتحہ پڑھنے سے - آئی ح کہ تحقیق وہ شفا ہی ہر بیماری

ہی ۞ اور پرہیز کرے کہ صحابہ امر کئے گئے تھے اُسپر۔ اور دوا درمن کرے ۔ آئی
ح ای بندگانِ خدا بیماری کی دوا کیا کرو کوئی بیماری ایسی نہین جسکی دوا نہو مگر
موت کی ۞ اور مرض مین اپنی بی بی سے کچھ مہر کی بخشائش چاہے اور اُسکو اپنی
دوا یا غذا مین خرچ کرے کیونکہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کسی بیماری مین اپنی
بی بی سے مہر کی بخشش چاہے یا اُن کے مہر سے قرض لئے اور اُس سے شہد
خرید فرمائے اور برسات کے پانی سے ملا کر پیے کہ وہ سبب شفا کا ہوا۔ یا دِکھ
اسکو۔ اور سکنجبین صفرے کو زائل کرنے مین خطا نہین کرتی جیسا پانی تشنگی کو بجھاتے
مین۔ مگر تفاوت سے تشخیص کے اور فوت ہونے سے شرائط کے کبھی سکنجبین کے
تاثیر مین خطا وستی ہی۔ اور سینگی لگاوے ۔ آئی ح نہیں گذر کیا مین گروہ
ملائکہ پر مگر کہے کہ خوش خبری دے اپنی امت کو حجامت کی ۞ اور بہتر ہی اُنکے
لئے سترہوین اور انیسوین اور اکیسوین تاریخ یون ہی مروی ہی خصوصًا منگل
کا دن جو سترہوین مہینے کی رہتے ۔ آئی ح کہ وہ ایک سال کے بیماری
کی دوا ہی ۞ مگر دو شانون کے بیچ مین خون کھینچنا فراموشی لاتا ہی۔ اور
داغ دینے سے پرہیز کرے کیونکہ اسمین زخم بڑھ جانیکا خوف ہی۔ اور احتراز
کرے نشتر سے کہ یے دونو ممنوع ہین اور مال کے تہائی کی وصیت کرے ۔ اور

وصیت کرے واسطے راضی کرانے حقداروں کے۔ اور ادا دے دین کی۔
اور نماز روزوں کا فدیہ دینے کی۔ اور جو کوئی بے وصیت کے مر جاوے سو اسکو
قیامت تک قبر میں بات کرنیکا اذن نہیں ملتا ہی۔ اور موت کو غنیمت سمجھے
اور موت کے نزدیک ہوئے بعد ظاہر و باطن میں سوائے خدا تعالی کے
کسی کے طرف مشغول نہووے اور سورہ یٰس پڑھنے لگے اور صالحین کو حاضر
کرواوے۔ اور سکرات سے کنارہ نہووے۔ اور گھر کے اطراف خوشبوئی
کرواوے۔ کیونکہ فرشتے حاضر ہونیکا مقام ہی۔ اور اعضا کی تسکین کے لئے
کوشش کرے۔ آئی ح میت کے تین علامتوں پر نظر رکھو جب عرق آلود
ہووے اسکی پیشانی اور جاری ہووین اسکے آنسو اور ہونٹاں خشک ہووین
پس یہہ رحمت الٰہی سے ہی جو اسپر نازل ہوئی اور جب گلہ دبائے گئے کے سرکیا آواز
نکالے اور رنگ سرخ ہو جاوے اور ہونٹاں آنکھ کا رنگ لیویں تو وہ عذاب
کی علامت سے ہی جو بہ تحقیق اسپر نازل ہوا ○ اور کوشش کرے کلمۂ توحید
بہت پڑھنے میں۔ آئی ح جو کوئی مر جاوے ایسے حال میں کہ اعتقاد رکھتا ہو
اس پر کہ نہیں ہی کوئی معبود سوائے اللہ تعالی کے تو داخل بہشت ہوگا ○ اور
کوشش کرے خدا تعالی پر نیک گمان رکھنے میں۔ آئی ح میں نزدیک گمان

میرے بندے کے ہوں پس چاہئے کہ جیوں چاہے تیوں گمان رکھے میرے سے○ اور کوشش کرے خوف و رجا میں۔ آئی ح کسی بندے کے دل میں خوف اور رجا دونوں جمع نہیں ہوتے ہیں مگر اس بندے کے دل میں جو عطا کرے اللہ تعالی اسکو وہ چیز کہ جسکی امید رکھتا ہو اور مامون کر دیوے اسکو اس چیز سے جس سے کہ ڈرتا ہو○ (یہہ حدیث اسوقت فرمائے کوئی قریب المرگ کہا کہ امید رکھتا ہوں اللہ تعالی سے اور ڈرتا ہوں اپنے گناہوں سے) اور ناگہانی موت کو مکروہ جانے وہ شخص جو مخلوط کیا نیک عمل کو ساتھ عمل بد کے۔ سوائے طاعون کے۔ آئی ح کہ جو کوئی صبر کریگا ایسی زمین پر کہ وہاں وبا رہے۔ ہوگا اسکو اجر مثل شہید کے۔

اٹھواں باب آداب صحبت اور آشنائی کے بیان میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آئی ح تحقیق اللہ تعالی کے واسطے آپس میں دوستی رکھنے والے نورانی منبروں پر اطراف عرش کے رہینگے کہ لباس انکا نورانی اور چہرے ان کے نورانی آرزو کرینگے ان کے مراتب کی پیغمبراں اور شہیداں○ پس دوستی خدا تعالی کے واسطے کی۔ جیسے محبت رکھنی عالم سے جس کے قول اور حال

فائدہ لیا جاتا ہی - اور مرد صالح سے جسکی دعا سے برکت ڈھونڈ ہے جاتی ہی
اور نیک عورت سے جو گھر کے کاموں کی تدبیر سے عبادت کے لئے فارغ کردیتی ہی
اور غنی سے جو دیتا ہی مال اپنا تا طلب روزی میں عالم و عابد کے اوقات ضائع
ہونے نپاوے - اور خدا پرست سے - کیونکہ کسی کی محبت رکھنے والا دوست
ہی اسکے دوستدار کا اور اسکے دوست رکھے گئے کا اور بغض رکھنا بھی ایسا ہی
ہی - اور زیادہ ہوتے ہیں یہ دونوں بسبب قوت طاعت اور معصیت کے
اور گھٹتے ہیں بسبب گھٹنا عبادت اور عصیان کے پس ادنی درجہ اخوت ہی
بعد از ان درجہ محبت ہی جو قرار پکڑے تخم دل میں - بعد اسکے خلت ہی کہ وہ سمایا جاوے
سر قلب میں جسمیں شرکت نہیں آئی رح اگر میں کسیکو خلیل اپنا ٹھہرایا ہوتا
تو البتہ ابو بکر کو ٹھہراتا لیکن صاحب تمہارا خلیل الرحمن ہی ⊙ مگر اخوت و محبت
میں شرکت کو دخل ہی - پس اسباب میں آئی رح علی میرے نزدیک
منزلت میں ہارون کے ہیں بہ نسبت موسی کے ⊙ پس صحبت عقلمند اور نیک
خصلت والے کی رکھا چاہئے کہ یہ دو شرطیں مصاحبت کے لئے ماثور ہیں
اور قناعت والے کی کیونکہ صحبت حریص کی زہر قاتل ہی - اور مرد صالح کی
کیونکہ فاسق مستحق غضب الہی کا - اور مقدم رکھے دوست کی حاجت کو اپنے

وہ جو خدا کو دوست رکھتا ہی ۱۲ وہ جسکو خدا دوست رکھتا ہی ۱۲ جو خدا کو دشمن رکھتا ہی ... معصیت ... سبب ... اعتقاد ... طاعت ... زیادتی اور بعد ... ساتھ

... حاصل ... معصیت ... محبت ... مرتبہ ... خلیل ... الرحمن ... بخاری و مسلم ... بخاری و ترمذی

مال اور نفس میں یہہ اعلیٰ درجہ ہی۔ بعد اُسکے مرتبہ برابری کا۔ بعد ازان درجہ تاخیر کا ہی۔ اگر یے تینوں سے کوئی طریق نہ پایا جاوے تو نہ برادری ہی اور نہ یاری اور پہلے دونوں طور حدیث سے ثابت ہیں۔ آئی ح کوئی ہمنشیں ایسا نہیں جو صحبت رکھے اپنے ہمنشیں کے ساتھہ اگرچہ دن کے ایک ساعت کی ہو مگر یہہ کہ سوال کیا جاوے اُس صحبت سے کہ آیا قائم رکھا اسمیں حق اللہ کو یا ضایع کیا ۞ (یہہ حدیث اُسوقت فرمائے جبکہ عطا فرمائے دو مسواک اپنے ہمنشین کتیں اور وہ کہا کہ یا رسول اللہ آپ سزاوار ہیں ان مسواکوں کے) اور آیا ق کام اُنھوں کا آپس میں مشورت کے ساتھہ ہی اور جو کچھہ دئے ہم انکو خرچ کرتے ہیں اُسکتیں ۞ اور صحابہ و سلف فرق نہیں کرتے تھے اپنے اور برادر کے املاک میں۔ اور ظاہر کرے بشاشت و سرور کو محبت میں اور خوش ہووے اور اپنے پر منت قبولے۔ اور اسکو سوال کئے تلک محتاج نکرے وگرنہ باعث قصور محبت ہی۔ اور زبان سے دوستی بتلاوے اور اسکی احوال پرسی کرے۔ اور اپنی شرکت وملاپ کو شادی و غمی مین ظاہر کرے۔ اور اُسکو بہت اچھے نام سے پکارے۔ آئی ح جب کسی سے دوستی کرے تو نام اُسکا اور اُسکے باپ کا نام اور جائے سکونت پوچھہ لے اسکو ۞ اور تحفہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پکارتے تھے اپنے صحابیوں کو اُنکے کنیتوں[51] سے۔ اور
تعریف کرے اُسکی اور اُسکے اہل و عیال کی راستی و میانہ[52] روی کے ساتھ۔ ایسا کہ
اُس تک پہنچے کیونکہ یہہ محبت کو مضبوط کرتا ہی۔ اور خلوت میں اُسکے عیبوں سے
آگاہ کرے نرمی و ملائمت کے ساتھ۔ کیونکہ برملا کرنا رسوا کرنا ہی۔ اور اُسپر
خدا تعالیٰ کے عذاب کا وعدہ آیا ہی روزِ قیامت میں۔ اور خاموش رہے
درصورتیکہ جانے کہ وہ اپنے عیب سے آگاہ ہی یا نصیحت سے اُسکے دل کو رنج
ہوتا ہی یا وہ اسیرِ نفس رہنے سے نصیحت کا فائدہ نظر نہ آوے۔ لیکن ایسے
سے قطعِ صحبت کرنا سلامت روی اور مصاحبت باقی رکھنا اقرب الی الصواب
ہی۔ اس امید سے شاید کہ صحبت اسمیں اثر کریگی۔ اَیْ ح[53] مثال نیک
ہمنشین کی مانند مشک رکھنے والے کے ہی ۞ اور اس لئے کہ قطعِ صحبت سے
منع آیا ہی۔ بخلاف اسکے ابتدا ہی میں ایسے کی صحبت نہیں اختیار کرنے
پر حکم آیا ہی۔ اور دوست کی تقصیر سے انجان ہوجاوے مگر اُسوقت کہ اُسکے
قصور کی مداومت قطعِ مصاحبت تک پہنچے۔ تب بھی برداشت کرنا بہتر
ہی۔ بعد ازاں مخفی کنایت سے یا لکھ بھیجنے سے عتاب کرے۔ بعد صراحتاً
بیان کرے۔ پس ازاں روبرو بول دیوے۔ کیونکہ مقصودِ اصلی درست کرنا

[51] جس نام کے شروع میں لفظ اب یا ام یا ابن کا ہو جیسے ابو بکر ابن ام مکتوم [illegible] کسی کا اصل نام نہ ہو کنیت کہلاتی ہی [illegible] باپ یا بیٹا یا ماں کی طرف [illegible] ۱۲

[52] یعنی نہ تعریف بیجا اور نہ [illegible] ۱۲

[53] مثل الجلیس الصالح کمثل صاحب المسک ۱۲ بخاری ابو داؤد

نفس کا ہی حق صحبت کی اور اسکا رنج اٹھانیکی رعایت سے - اور اُسکے عذر بیان
کرنے کو قبول کرے کیونکہ عذر نہیں قبول کرنیکا گناہ ظلم سے مال چھین لینے والے کے
کے مانند ہی - اور جو دعا کہ اپنے حق میں قبول نہیں ہوتی ہی اپنے دوست
کے حق میں کرے تا درجۂ قبولیت پاوے - اور نگہ رکھے وفاداری کو ثابت
محبت میں اُسکے اور اُسکے اہل و عیال و برادروں کے کہ سلف اسباب میں
مبالغہ کرتے تھے یہاں تلک کہ اپنے آشنا کے کُتے کو بھی دوست رکھتے - آئی
ح بہ تحقیق یہہ بوڑھی بی بی خدیجہ کے ایام میں ہمارے گھر آتی تھی - اور
تحقیق رعایت کرنا زمانِ محبت کی ایمان کے کمال سے ہی - (یہہ حدیث اُسوقت
فرمائے جبکہ اکرام کئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی ایک بوڑھیا کی)
اور اسمیں اصل یہہ ہی کہ دوستی میں ظاہر و باطن اور حضور و غایب برابر
رکھے سابق کا حال نہ بدلاوے جبکہ مرتبہ اُسکا بلند ہووے کیونکہ یہہ خساست
سے ہی - اور الگ نہ ہووے اُس سے لذیذ چیز کھاتے اور خوشی گناتے پر
اور غمگین ہووے اُسکے فراق کے وقت - اور کمک کرے اُسکی سوائے
اُن چیزوں کے جو مخالف حق کے ہوں کہ اسمیں خلاف کرنا ہی وفائی ہی
اور اُسکے ساتھ مشورت کرے - اور اپنا بھید اُس سے نہ چھپاوے - اور

اس کے دشمن کو دوست نہ رکھے تا اسکی عداوت میں شریک نہ کھلا وے - اور
آسانی اختیار کرے ادائے حقوق میں تکلف[۱] اور تکلیف[۲] چھوڑ دینے سے -
مانند عبادات نوافل کے کہ چھوڑنا اور بجالانے میں اختیار ہی آئی ح[۳]
میرے امت کے پرہیزگاران تکلف سے بیزار ہیں ○ اتھا دینوے آداب
ظاہری[۴] کو جب دوستی کمال کو پہنچے کہ مقصود دل کی صفائی ہی - اور ادب
اسکا مقدم ہی اور ہر روز ملاقات نہ کیا کرے - آئی ح[۵] کہ ایک روز آڑ
ملاقات کیا کرو تا محبت زیادہ ہوگی ○ مگر اسوقت کہ ملالت خاطر سے
محفوظ رہے اور یہ نیت رکھے کہ ملاقات سے انست زیادہ ہووے - اور
دین کے کاموں میں کمک کیا جاوے - اور حق دوستی ادا کرنے سے اور شفقت
اٹھانے سے خدا تعالیٰ کی نزدیکی ڈھونڈے[۶] - اور بات کرنیکے آگے مسلمان پر سلام
کرے اگرچہ کئی بار ملاقات ہو یا کوئی جھاڑ یا دیوار آڑ آئے ہوں مسلمانی کے دبے
کو تازہ کرنیکی نیت سے تا کہ اسکی آبرو اور مال میں ایذا رسانی نکرے - آئی ح[۷]
کہ جو کوئی سلام کرنے کے آگے بات کرے اسکا جواب نہ دیں جب تک کہ سلام
سے شروع نکرے ○ اور اپنے یا غیر کے گھر میں داخل ہونے کے وقت السلام
علیکم کہے تا کہ شیطان اسکے ساتھ داخل ہونے نہ پاوے اسیطرح حکم کئے گیا ہی - اور

خالی گھر ہو تو اِسطور پر سلام کرے اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ یعنے سلام
ہووے ہم پر اور خدا تعالی کے نیک بندونپر- پس ملائکہ جواب اُس سلام کا
کہتے ہیں- اور کسی جماعت میں داخل ہوتے پر اور اُنسے خارج ہوتے وقت سلام
کہے- تا سلام کہنے والا ہر ایک نیکی میں اُنکا شریک ہووے- اور تقدیم کرے
یوں ہی مروی ہی- اور مرد بیگانہ عورات کی جماعت پر سلام نکرے اگر وے
سلام کہے تو جواب دیوے- اور قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے پر اور اذان
ہوتے وقت اور قضاے حاجت اور اُسکے سریکے اوقات میں سلام نکرے کیونکہ اُس وقت
بات کرنیکا حکم نہیں- اور شطرنج وغیرہ کی بازی میں ہی سو شخص کو بھی سلام نکرے
تاکہ اُسکی اہانت ہو- اور اُن سبکے سلام کا جواب بھی نکہے- اور جواب دینے
میں زیادہ کرے- پس آیا ہی ق تم سلام سے جب تحیت دئے جاؤگے پس تم
بھی تحیت کہو بہتر اُس سے یا اُسی قدر جواب دیو ۞ اور اَولی یہہ ہی کہ ابتدا کرے
سلام کو آنیوالا- اور چلنے والا- اور سوار- اور چھوٹا- اور جماعتِ قلیل- آئی
ح اگر جماعت سے کوئی ایک سلام کرے تو کفایت کرتا ہی سب کے
طرف سے ۞ اور انگلی سے یا ہتیلی سے اشارہ نہ کرے کہ وہ عادت کفار
کی ہی اور اُس سے منع آیا ہی- اور سلام میں تخصیص آشنا کی نہ کرے کہ وہ قیامت

کے علامات سے ہی - اور لفظ علیک السلام سے شروع نکرے کہ وہ میت کو کرنیکا سلام ہی - اور مصافحہ کرے خصوصًا بزرگان دین کے ساتھ کہ وہ تحیت کامل ہی اسیا ہیں آئی ح جبکہ مسلمان مصافحہ کرتے ہیں تقسیم کیا جاتے ہیں انمیں سنو مغفرت نود ہ پرنو اُسکے لئے ہی جو ملنے میں کشادہ پیشانی رکھے ۞ اور انگلیوں میں انگلیاں ملاوے اور ہاتھ نہ چھوڑاوے جب تک کہ دوست اُسکا نہ چھوڑے - کہ یہہ سنت ہی - اور کپڑے کے اوپر سے مصافحہ نکرے کہ وہ جفا ہی بسبب ہونے عادت کفار کے - اور سفر سے آنیوالے کا معانقہ کرے اور علما کے رکاب کتیں واسطے تعظیم کے پکڑے - اور مجلس میں جاے کشادہ کرے - اور آنیوالے کی بزرگی کرے کہ بچھاوے اسکے لئے کپڑا - اور نماز تخفیف کرے اور اُسکے ساتھ مشغول ہووے - پھر متوجہ ہووے نماز کے طرف یہ سب مروی ہیں - اور خم نہووے اور نہ اُٹھ کھڑے رہے کہ یہہ ممنوع اور عجمیوں کے عادت سے ہی - اور بڑوں کی توقیر کرے جیسے عُلَما اور صُلَحا اور شُرَفا اور پیران اور چلنے اور بات کرنے اور بیٹھنے میں انکو مقدم رکھے - آئی ح بزرگوں کی تعظیم نہیں کرنیوالا اور چھوٹوں پر رحم نہیں کرنیوالا ہمارے سے نہیں ہی ۞ بہ سبب مُفلس ہونے کسی بزرگ کے اُسپر تقدیم کرنے میں وعید آئی ہی - اور چھوٹوں

کی خاطر نگاہ رکھے پس آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم اسبابمیں مبالغہ کرتے
تھے۔ اور یتیم کی پرورش کرے۔ آئی ح ۵۱ میں اور یتیم کا متکفل مانند ان دو
انگلیوں کے جنت میں ہینگے اشارہ کر دکھلائے اپنی انگشت شہادت اور
درمیان کی انگلی سے۔ اور بشاشت ظاہر کرے۔ ۵۲ آئی ح ۵۳ تحقیق اللہ تعالے
دوست رکھتا ہی نرم طبع اور سہل کو ⊙ اور چھینک کر حمد کہنے والے کو دعا
رحمت و مغفرت سے جواب دیوے۔ ۵۴ اور یہہ جواب لینے والا پھر اسکا جواب
طلب ہدایت و صلاح کا دیوے ۵۵ انمیں فضائل کثیر ہیں۔ مگر تین بار سے زیادہ
چھینکے تو جواب نکہے۔ آئی ح ۵۶ وہ زکام ہی ⊙ اور درمیان دو مسلمانوں
کے صلح کراوے کہ یہہ صدقے سے افضل ہی۔ لوگوں کے عیبوں کو ڈھانپے
آئی ح ۵۷ جو کوئی ایک مسلمان کی پردہ پوشی کریگا خدا تعالی دین و دنیا میں
اسکے عیبونکو ڈھانپیگا ⊙ اور تہمت آنیکی جگہہ ۵۸ پر جانے سے پرہیز کرے تا
خود لوگونکی بدگمانی سے اور لوگ اسکی غیبت گوئی میں پڑنے سے احتراز
حاصل ہووے۔ اور محتاجوں کی سفارش کیا کرے۔ آئی ح ۵۹ سفارش
کرو اجر دیا جاؤگے ⊙ اور راہ گم کئے ہوئے کو راستا بتاوے۔ اور مسلمان
کی گم ہوئی چیز کو ڈھونڈے۔ اور غمزدے کو خوشی دلاوے۔ اور مظلوم

کی کمک کرے - آئی ح جو کوئی مغموم کو فرحت دلاوے اور مظلوم کی اعانت کرے اللہ تعالیٰ بخشے اسکو ستر پر تین بخششیں ⊙ اور برادر مسلمان کی حاجت برآنے کے لئے سعی کرے - پس اسکے واسطے ایک ساعت چلنا دو مہینے اعتکاف بیٹھنے سے بہتر ہی اگرچہ وہ حاجت نہ برآوے - اور اسکو نصیحت دیا کرے - اور ناتوان کو اور اپنے پر احسان کیا سو شخص کی اعانت کرے - اور اپنے برادرِ مومن کی غیبت ہونے نہ دیوے - اور اسکے سوگند کو توٹنے نہ دیوے - اور توبہ کرنے والے کو دوست رکھے - اور گناہ کرنے والے کے واسطے طلب مغفرت کرے آئی ح تحقیق وہ استغفار بجاے صدقے کے ہی ⊙ اور ہر ایک کے اندازۂ حال کے ساتھ معاملہ کرے - پس مسائلِ فقہ اہلِ لہو کو کہنا اور قواعد علم بیان کے درشت زبان کو بولنا متکلم و سامع کے ایذا کا سبب ہی - اور اپنے نفس سے آپ انصاف لیوے کہ یہہ فعل ایمان کامل ہونے کے تین خصلتوں میں سے ایک ہی - اور اپنے مال کی مقدار کسی کو معلوم نکراوے اگرچہ اپنے گھر والوں سے ہو - کیونکہ وقعت کمی کی سبب اہانت کا اور اطلاع زیادتی کی باعث ناخوشی کا ہوگا آئی ح چھپا زر کو تیرے اور سفر کو تیرے اور مذہب کو تیرے ⊙ اور کسی کو حقیر نہ سمجھے کیونکہ انجام کار مخفی ہی - اور دنیا

کی بزرگی نہ کرے کہ وہ اور جو کچھ کہ اسمیں ہی سب حقیر ہیں - اور فقیر کے ساتھ
تکبر نکرے بلکہ غرور کرنیوالوں کے ساتھ آپ بھی تکبر کرے - اور درویشوں کے
ساتھ بیٹھے کہ یہہ سنت ہی - اور غنی اور عافیت دوست اور عامی کے ساتھ
نہ بیٹھے اگر اُنکی صحبت میں مبتلا ہو تو کلام میں اُنکے غور نہ کرے اور جو کچھ کہ ان سے
اپنے پر جاری ہوگا اُس سے اعماض کرے - اور سلطان کے ساتھ بھی ہمنشینی
نکرے - احیاناً مبتلا ہو تو بہت پرہیز کرے اگرچہ وہ دوستی بتلاوے
اُسپر اعتماد نکرے - اور اسکے ساتھ ایسا موافقت کرے جیسا بچے کے ساتھ
اور اسکی خواہش کے موافق بات کرے - اور اسکے اور اُسکے گھر والوں کے
بیچ میں نہ آوے کہ وہ بہت نقصان دینے والا ہی - اور ادب میں مبالغہ
کرے - اور بادشاہ داد گر سے برکت ڈھونڈے - اور اُسکے اصلاحِ حال کے
لئے دعا مانگے کہ اُس سے سب کی خوبی ہی - اور اُسکے پاس داخل ہوتے وقت
تعوذ پڑھے - اور بادشاہ پر تحمل واجب ہی مگر اسرارِ بادشاہی کے افشا میں
اور مقدمات ملکی کے خلل میں اور خدا تعالی کے حرام کئے گئے امورات میں تحمل
نکرے - اور عوام کے ساتھ صحبت نہ رکھے بسبب فساد زمان کے - آئی شخ
کام کاج میں لوگوں کے ساتھ ملاپ کیا کرو اور دل سے الگ رہو اُنسے ۞

مصاحب سلاطین

اور کسی پر اعتماد نکرے مگر ایسے پر کہ تحقیقاً مختلف اوقات مین اُسکی آزمایش کیا ہو
کیونکہ نہیں پاویگا تو ایک حصہ دوستی کا باطن مین اُن ستو حصون سے جو ظاہر
مین بتلاتے ہین - اور حقِ صحبت کے رعایت کی طمع نرکھے - اور نہ اُس چیز کی
جو اُنکے ہاتھ مین ہی - اور اپنی حاجت روائی نکرنے سے اُسپر غصہ نہووے
وگرنہ وہ غصہ وعتاب درازی لیگا - اور جس سے قبولیت کی امید ہو اُسکو نصیحت
نکرے مگر اجمالاً بیان کرے - تا اُس کے آرتنے سے احتراز پاوے - اور
خدا تعالی کا حمد کرے اگر دیکھے اُن سے نیک کام - اور کوئی مکروہ کام پاوے تو
اُنکو خداتعالی کے حوالے کرے اور اُنکی بدی سے خدا پاس پناہ چاہے - اور
اُنکے حقوق مین شریک رہے - اور اُنکے عملِ باطل سے اغماض وتغافل کرے -
اور بزرگونکو باپ کے سریکا اور چھوٹے کو بیٹے کے مانند اور برابر کو بھائی کے
برابر سمجھے - اور اُنکا بوجھ اُٹھانے مین مبالغہ کرے اور احسان کرنے مین بھی
اگرچہ وہ اہلیت اسکی رکھتا ہو یا نہو - پس آئی ح ہر شخص کے ساتھ احسان
کیا کرو اگرچہ وہ اُسکا اہل ہو یا نہو اگر نہ پہنچے احسان تیرا مستحق کو تو اُس کام کا
اہل ہی ○ اور اصل سارے اخلاق کا مسلمان بھائی کے واسطے وہ چیز
[illegible] رکھتا ہو اپنے واسطے دوست رکھتا ہو اور چاہے اسکے واسطے وہ

جو اپنے واسطے چاہتا ہو۔ اور تین دن سے بڑھکر اُس سے جدا نرہے۔ آئی
ایسا کرنا درست نہیں ہی ۞ اور دوست کے گھر کے اندر آنے کے لئے
تین بار اذن چاہے۔ اور ہر بار کے درمیان دو یا چار رکعت نماز پڑھے جانی
دھیل کرے تاکہ فارغ ہووے کھانے یا وضو کرنے سے۔ آئی
چاہنا تین بار ہی پس پہلے دفعہ میں خاموش رہیں اور آواز سنیں۔ اور
دوسرے بار میں تجویز و تامل کریں۔ اور تیسرے دفعہ میں اذن دیویں
یا منع کریں ۞ اور دروازے کے سامھنے نہ کھڑا رہے۔ اور آہستہ دروا
ٹھوکے۔ اور نہ کہے کہ دروازے پر میں ہوں۔ اور نہ کہے ارے لڑکے بلکہ
الحمد للہ یا سبحان اللہ کہے یا کھنکارے۔ اور بیمار کی عیادت پاک اور
ستھرے کپڑوں کے ساتھ کرے۔ اُسوقت ترش رو نرہے۔ اور مریض
کے گرگے کے پاس بیٹھے نہ کہ اُس کے سر کے پاس۔ اور اُس کے پیشانی
پر یا ہاتھ پر ہاتھ رکھے اور اُسکو کیونکر ہی پوچھے کہ سنت ہی۔ اور اُسکو
خوش کرنے کی بات کے سوائے دوسرا کلام نکرے۔ اور وہ بات بولے
کہ جس میں خیر ہو پس ملائکہ اُسپر آمین کہتے ہیں۔ اور اُسکو طول عمر اور سرعت
صحت کی بشارت دیوے۔ اور بیمار کی دعا کو غنیمت سمجھے کہ ملائکہ کے دعا

آداب بیمار پرسی

کی مانند ہی۔ اور اُسکی شفا کے لئے سات بار دعا مانگے کہ اسمیں شفا ہی اگر اسکو
اجل نہ پہنچی ہو۔ اور ایک دن آڑ عیادت کرے کہ بیمار پر یہی ایک بار سنت
اور اُس سے زیادہ نفل ہی۔ اور آنکھ کا درد اور دُنبل اور دانتوں کا درد
اور خارش اور نارو کے بیماری کی عیادت سے منع آیا ہی۔ اور جب قریب
المرگ ہو اُسکو کلمہ توحید سناوے بدون مبالغے کے۔ اور بعد قبض روح کے
میت کا منہہ موچنے اور آنکھ بند کرنے اور تجہیز و تکفین میں جلدی کرے۔
اور پاکیزہ و سفید کپڑے کا کفن دیوے پر قیمت میں بہت بھاری نہو۔
اور مصیبت زدہ کی تعزیت کرے کہ جسمیں اُسکے دل کی تسلی ہو پند سے اور
اُس غم پر اُسکو بڑا ثواب ملنے کی خبر دینے سے۔ اپنا غم اور انکساری کو ظاہر
کرکے مصافحہ کرتا ہوا کم گوئی اور ترک تبسم کے ساتھہ۔ اور میت کے حق میں نیکی
اور ایمان کے ساتھ جانیکی گواہی دیوے۔ اور اسکی ذکر آتے وقت اُسکے
حق میں دعا کرے۔ آئی ح اپنے اموات کا ذکر سوائے خیر کے مت کرو
اور جنازے کے پیچھے چلے موت کے خوف و فکر کے ساتھہ۔ اور اُسکے لئے تیار
بغیر بات چیت کے۔ اور جنازے کی نماز پڑھے۔ اور میت کے سر کے نزدیک
سورۂ فاتحہ اور پاؤں کے پاس سورۂ بقر کا شروع پڑھے۔ اور اُسکے لئے دعا

چاہے اور اس سے طلبِ شفاعت کرے اور برکت چاہے - اور صاحب میت کوشش کرے کہ مصلیوں کا عدد چالیس کا ہو کہ اسمیں علامت قبولِ شفاعت کی ہی اور دفن سے فارغ ہوئے تلک نہ بیٹھے - اور جنازہ قبر کے نزدیک رکھے بعد بیٹھے واسطے مخالفت اہلِ کتاب کے - اور میت کا ولی پہلی رات گذرنے کے آگے کچھ بھی جو میسر ہووے خیرات کرے - و الا دو رکعت نماز جسکے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی ایکبار اور سورہ تکاثر دس بار پڑھے اور اُسکا ثواب میت کو بخشے اور زیارتِ قبر کے وقت سلام کہے اور پشت بقبلہ اور منہہ قبر کے جانب کھڑے رہے اور میت کی جانب سے خیرات کرنے میں سات دن تک مداومت کرے - اور زیارت قبور کرے دعا دینے اور رقت دل حاصل کرنے کے اور عبرت پکڑنے کی نیت سے - آئی ح قبور کی زیارت کیا کرو کہ وہ یاد دلاتی ہی آخرت کتیں اور آنکھوں سے آنسو گراتی اور دل کو نرم کرتی ہی ۞ اور آئی ح وہ شخص کہ نہ بھولا ہو اول قبور اور بدن کے گلنے کو (یہہ بات اُسوقت فرمائے جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پوچھے گئے کہ لوگوں میں کون بڑا زاہد ہی) اور قرآن پڑھے جسقدر کہ میسر ہو بعد تسبیح پڑھے اور موتیٰ کے لئے دعا مانگے - اور سورہ یٰس پڑھے احادیث مشہور میں وارد ہوا ہی - اور سورۂ اخلاص سات دفعہ کہ اُس میں میت کی مغفرت

ایام زیارت

کا وعدہ آیا ہی اگرچہ بخشانے گیا ہو تو پڑھنے والے کی مغفرت کا۔ اور زیارت کے
لئے پنجشنبہ و جمعہ اول ہفتہ اور پیر کا دن مقرر رکھے۔ پس مردگان ان ایام میں زیارت
کرنے والوں کو پہچانتے ہیں۔ اور نہ کھندلے اور نہ مسح کرے قبر کو کہ اس سے
منع آیا ہی اور بوسہ بھی نہ دیوے۔ اور ماباپ کے حق میں نیکی کرے کہ انکی نافرمانی

حقوق والدین

گناہان کبائر سے ہی خصوصاً ما کے ساتھ۔ آئی ح[۵۲] ما کے ساتھ نیکی کرنا باپ کے
ساتھ نیکی کرنے سے دوچند اجر رکھتا ہی ○ نوافل پر مقدم رکھے اسکو نہ کہ
واجبات شرعی پر پس یہی مراد ہی اس سے کہ آئی ح[۵۳] ماباپ سے نیکی کرنا نماز اور
روزہ اور حج و عمرہ اور جہاد سے بڑھکر ہی ○ اور انکے پاس داخل ہونے حکم چاہیے
اور انکے لئے طلب مغفرت کرے اور ان کے شرائط کو اور وصیتوں کو جاری کرے
اور ان کے آشنایاں کی بزرگی کرے۔ آئی ح[۵۴] بہ تحقیق بڑی نیکی نیکیوں سے
وہ ہی کہ بعد باپ کے اسکے دوستوں کے ساتھ احسان سے ملاپ رکھے ○
اور ان دونوں کے لئے خیرات کرے اور انکی ملاقات و زیارت حالت زندگی
اور بعد موت کیا کرے۔ آئی ح[۵۵] جو کوئی ہر جمعہ کے دن زیارت کرے ماباپ
کے قبر کی یا ایک کی ان دونوں سے مغفور ہوگا اور لکھا جائیگا بار[۵۶] اور ان کے حق میں نادانوں
کی زبان کو مال دیکے قطع کرے کہ یہہ بھی انکے حق میں نیکی کرنے میں داخل ہی اور

ماباپ کے حقوق پر اُستاد کے حق کو مقدم رکھے کیونکہ وہ حیاتِ روح کا سبب ہی
اور اُسکے گھر کا دروازہ نہ ٹھوکے - پس آیا ق اگر وے لوگ صبر کرتے یہاں
تک کہ باہر آوے تو طرف اُنھوں کے البتہ خوب تھا واسطے اُنکے ⊙ اور ذوی
کو رحم کے ساتھ ملاپ کرے جسقدر کہ ہوسکے دینی لینی سے اور ملاقات کرنے
سے اور اُنکے حق میں دعائے خیر کرنے سے - آئی ح جو کوئی اللہ تعالی پر
اور روز قیامت پر ایمان لایا ہو چاہئے کہ صلہ رحمی کرے - اور آئی ح پیوند
کرو ارحام کو اگرچہ سلام سے ہو ⊙ بعضے کہتے ہیں کہ قرابت دار کے ہمسائے میں
رہنا مکروہ ہی کیونکہ وقار کو اٹھا دیتا ہی اور قطع محبت پیدا کرتا ہی - اور اُسکی
ملاقات ایک دن آڑ کیا کرے - اور بڑوں کا حق برابر حق والدین کے نگاہ رکھے
اور چھوٹیکا مانند بیٹے کے - اور اپنا قرابت دار کسی کا غلام ہو تو خرید لے تا بمجرد
خریدی آزاد ہو جاوے - خصوصاً اپنے ماباپ کو کیونکہ اُسمیں ادا کرنا ہی اُن کے
حق کا - اور ہمسائے کو راضی رکھنے میں مبالغہ کرے - آئی ح ہمسائے کے حق
کے باب میں جبرئیل علیہ السلام ہمیشہ مجھے وصیت کرتے تھے یہاں تک کہ مجھکو گمان
ہوا کہ وے قریب وارث ہو جائینگے ⊙ آئی ح گھر کی برکت اسکی فراخی
میں اور ہمسایہ نیک رہنے میں ہی ⊙ اور حد جوار میں آئی ح کہ چالیس گھر

حقوق زوجہ

تک ہی اور بھی روایت آئی ہی کہ ہر جانب میں چالیس ۞ اور ہمسائے کے گھر طرف
نظر کرنے سے - اور پرنالہ اُس طرف پھرانے - اور اُس کے دیوار پر وسارہ اُتارنے
اور اُسکے گھر کے سامھنے کچرا دالکر رستہ تنگ کرنے سے پرہیز کرے - اور اپنی
عمارت بلند کرنے سے اُسکے گھر کی ہوا کو بند نکرے - اور نمک و پانی اور انگار
کے جیسے چیزوں کو منع نکرے - اور خرید کرکے لایا سو میوے سے کچھہ اسکو بھیجے
یا اُسکے نظر سے چھپاوے - اور اپنے دیگ کی بو ہمسائے کو نہ پہنچاوے مگر
اُسوقت کہ اسمیں سے کچھہ اُسکو بھی بھیجے - اور اُسکے قصورات سے حتی المقدور درگذر کرے
اور اپنی بی بی کے ساتھہ خوبی سے گذران کرے - آیا ق کہ اُنکے ساتھہ اچھی
طور سے زندگی کیا کرو ۞ اور آئی ح جو کوئی اپنی بی بی کی بدمزاجی پر صبر
کریگا اللہ تعالی اُسکو ایسا اجر دیگا جیسا کہ ایوب علیہ السلام کو بلا پر دیا تھا اور جو عورت
اپنے خاوند کی بدخلقی پر برداشت کریگی خدا تعالی اُسکو آسیہ کے برابر ثواب دیگا ۞
اور اپنی بی بی کے ساتھہ کھیل و دل لگی کیا کرے - آئی ح کیوں باکرہ کو نکاح
نہیں کیا کہ تو بازی کرتا اُسکے ساتھہ اور وہ تجھہ سے ۞ اور قبض و ضبط کو بھی نہ
چھوڑے - آئی ح عورتوں کے رائے کا خلاف کیا کرو کہ برکت اُنکے مخالفت
میں ہی ۞ اور عورت کے ساتھہ غیرت مند رہے کہ ابتدا میں اغماض کریگا

انجام فتنہ ہی اور آئی ح[۵۱] تحقیق اللہ تعالیٰ غیرت رکھتا ہی اور مؤمن بھی غیرت رکھتا
ہی اور غیرت رکھتا ہی خدا تعالیٰ جبکہ مؤمن بندہ مرتکب بفعل حرام ہو ۞ اور غیرت
رکھنے میں حد سے نہ بڑھے - آئی ح[۵۲] تحقیق بعض غیرتوں سے ایک غیرت ایسی
ہی کہ جسکو اللہ تعالیٰ ناپسند رکھتا ہی اور وہ غیرت مرد کی ہی جس جگہہ میں کہ شک
و شبہہ نہو ۞ اور عورت کتیں مسجد کو جانے سے منع کرے - اور اسکو نفقہ دینے
میں حد اعتدال نگاہ رکھے - آیا ق[۵۳] مت رکھ اپنے ہاتھ کو گردن سے باندھا ہوا
اور مت کھول دے اسکو پورا کھولنا ۞ اور خصوص اپنے لئے اچھا کھانا اختیار نکرے
بلکہ دونوں اسمیں شریک ہوویں کہ اسکی بہت فضیلت آئی ہی - اور جو احکام کہ
عورت پر واجب ہیں انکو سکھاوے - اور برابری رکھے درمیان عورتوں کے شب باشی
اور نفقہ دینے میں - پس ایک طرف رغبت رکھنے والے کے حق میں - آئی ح[۵۴]
وہ آویگا قیامت کے دن اس حال سے کہ ایک جانب اسکا گرا رہیگا ۞ برخلاف
مباشرت اور محبت کے کہ اسمیں عدل ضرور نہیں کیونکہ ان دونو باتوں میں مرد کو
اختیار نہیں ہی - آئی ح[۵۵] ای بار تعالیٰ یہہ سعی میری ہی جسمیں کہ میں قدرت
رکھتا ہوں تو نہیں طاقت ہی مجھکو جسمیں کہ نہیں طاقت رکھتا ہوں (یہہ بات
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسوقت فرمائے جبکہ حقوق اپنے بی بیوں کے برابر ادا

[۵۱] ان اللہ تعالیٰ یغار وان المؤمن یغار وغیرۃ اللہ ان یاتی المؤمن ما حرم علیہ ۱۲ متفق علیہ
[۵۲] ان من الغیرۃ ما یبغض اللہ تعالیٰ وہی غیرۃ الرجل اہلہ من غیر ریبۃ ۱۲ ابوداود
[۵۳] ولا تجعل یدک مغلولۃ الی عنقک ولا تبسطہا کل البسط ۱۲ پ ۱۵ ع ۳
[۵۴] ورد الحدیث فی الذی مال جاء یوم القیمۃ وشقہ مائل ۱۲
[۵۵] اللہم ہذہ قسمی فیما املک ولا طاقۃ لی فیما لا املک ۱۲ ترمذی عائشہ

گئے) اور اگر واقع ہووے مخالفت دونو طرف سے یا کسی ایک کے جانب سے
اور وہ مخالفت دور ہونے نہ پاوے - پس ضروری ہی کہ دو حکم ٹھہریں ایک مرد کے
لوگوں سے اور دوسرا عورت کے جانب والوں سے - آیا ق[۱] کہ اگر ووے
دونو حکم ارادہ کریں اصلاح کا توفیق دیگا اللہ تعالی درمیان ان کے[۲] ○ اگر قصور
کی بنا عورت کے جانب سے ہو تو چاہئے پہلے اسکو نصیحت کرے - بعد ڈراوے پیچھے
اس کے طرف پیٹھ پھیر کر ایک بچھانے پر سووے - بعد ازاں بستر سے اسکو دور
کرے نہ کہ گھر سے - پھر اسکو تین دن جدا کرے - اور وہ ناخوشی دینی مقدمات میں ہو تو
دس دن یا بیس دن بلکہ ایک مہینے تک - بعد اسکے اسکو ایسا مارے کہ زخم ہونے نپاوے
اور ہاڑ نہ ٹوٹے اور خون آلودہ نہووے - آئی ح[۳] عورت کو کھلاوے جب آپ
کھاتا ہی اور پہناوے اسکو جب آپ پہنتا ہی - اور اسکے صورت کی تقبیح نکرے[۴]
اور نہ مارے اسکو مگر ایسا مار کہ جس سے ڈر ہو ○ اور طلاق نہ دیوے اسکو - آئی
ح[۵] اللہ تعالی کے نزدیک مباح کاموں میں ناپسند کام طلاق ہی ○ کیونکہ وہ
سبب ایذا پہنچانیکا ہی - مگر بسبب کوئی ضرورت کے جو شوہر کے جانب سے ہو
یا بسبب کوئی تقصیر کے جو عورت کے طرف سے ہووے - یا بسبب حکم کرنے
باپ کے در صورتیکہ غرض اسکی صحیح رہے - اور یہہ مروی ہی - اور آیا ق[۶]

سلہ ان یریدا اصلاحا یوفق اللہ بینہما ۱۲ ج ص ع ۳

سلہ ولا تقبح ... ۱۲

سلہ ابغض الحلال الی اللہ الطلاق ۱۲ ابو داؤد بن عمر

سلہ ... فلا جناح علیہما ۱۲ ج

طلاق دینے سے کچھ گناہ نہیں ہی دونوں پر ۞ پس فقط ایک طلاق دیوے ایام
طہر میں جس میں کہ جماع نکیا ہو بدون سختی اور سرزنش واہانت کے۔ اور خوش کرے
اُسکو ہدیہ بھیجنے سے تاکہ مصیبت طلاق کا بدلہ ہو۔ اور عورت اپنے مرد سے طلاق
نہ چاہے کہ اسمیں وعید شدید آئی ہی۔ اور مرد کی اطاعت کرے۔ آئی ہی ح
کوئی عورت ایسی حالت میں مرے کہ مرد اسکا اُس سے خوشنود تھا وہ داخل جنت
ہی ۞ اور مرد کی طلب کے وقت اپنے نفس کو نہ روکے۔ اور مرد و بہرہ مند ہونے
کے لئے عورت اپنے کو آراستہ رکھے۔ اور کسی کو گھر کی کوئی چیز دینے اور گھر سے
کہیں جانے اور نفل روزہ رکھنے میں مرد کی اجازت چاہے۔ اور اپنے مرد کو بدی
سے عیب نکرے۔ اور اپنے قرابت پر اُسکا حق مقدم رکھے۔ اور اُس کے دوست
کے ساتھ خوش طبعی نکرے۔ اور اُس کے غائبانے میں اُداس رہے کھیل اور
لذات ڈھونڈھنا چھوڑے۔ اور گھر کے کام کاج میں مستعد رہے۔ اور
خاوند کے وفات کے بعد بہشت میں وہی اپنا شوہر رہنا ہو تو دوسرا مرد نہ کرے
اور بچوں کی حال کی نگہبانی کرے اور بچے کو گالی نہ دیوے خصوصاً جو انبیا علیہم
السلام کا نام رکھتا ہو۔ اور جب بات کرنے لگے اُسکو کلمۂ توحید سکھلاوے۔ اور
تعلیم کرے اُسکو دینی علوم۔ اور لکھنا۔ اور تیر چلانا۔ تیرنا۔ اور چھہ سال کی عمر

میں تعلیم ادب کرے۔ اور ساتویں برس میں اُسکے سونیکا بچھونا جدا کرے۔ اور
دسویں سال نماز کے لئے مارے۔ اور بعضے روایات میں تیرھویں سال آیا ہی
اور سولھویں برس نکاح کردیوے۔ اور ہدیہ سب بچونکو مساوی دیوے۔ اور
چھوٹوں سے اور لڑکیوں سے شروع کرے۔ اور کوئی بچہ فوت ہو تو وضو بناوے
اور دو رکعت نماز پڑھے کہ یے سب ماثور ہیں۔ اور نو خرید مملوک کی موئے پیشانی
پکڑے اور دعائے برکت چاہے۔ اور اُسکو پہلے میٹھا چکھاوے اور آپ کھانے
کی چیز کھلاوے۔ اور بہتر یہہ ہی کہ اُسکے ساتھ کھاوے اور آپ پہنا سو پہناوے
اُسکی طاقت سے بڑھکر تکلیف نہ دیوے۔ اور دل چاہے تلک رکھے۔ اور
رنج و الم نہ دیوے کہ یے سب مروی ہیں۔ اور آئی ح تم سب رعیت رکھنے
والے ہو اور پوچھا جاؤگے اپنے رعیت کے حق سے ⊙ اور لسبب غصے کے
نہ مارے بلکہ ادب کے لئے۔ اور اُسکی لغزش اور چوک پر نہ مارے۔ اور مارنے
میں تین بار سے افزود نہ کرے کیونکہ قیامت میں اُسکا بدل ہوگا۔ اور آئی
ح کہ ستر بار عفو کر اُس سے ⊙ (یہہ اسکو فرمائے جو پوچھا کہ کتنے بار عفو کروں)
اور زیادہ مدت گذرے بعد آزاد کرے کہ ایسا کرنے سے آتش دوزخ سے
آزادی ہی۔ اور اُسکے ساتھ ہزل و ٹھٹھا نہ کرے کہ رعب نکل جاتا ہی۔ اور

[Margin notes: ۵۱ ... ابوداود ... ۵۲ ... ۵۳ متفق علیہ عن عبداللہ بن عمر ... ۵۴ ... ترمذی ابوداود عن ابن عمر]

اپنے گھر والوں کو خصوصًا فرزندوں کو جو قریب بلوغ ہوں حسن اخلاق سے
آراستہ کرے کہ اسوقت تہذیب آسان ہی - اوْر آیا ق نگاہ رکھو تم اپنے
کو اوْر اہل و عیال کو دوزخ کی اگ سے ○ اوْر کوئی جاندار کو پامال نہ کرے
کہ قیامت کے دن اسکا سوال ہوگا - اوْر گھر میں عادت سے پھرنے والوں کو غذا
دیوے یہ سب ماثور ہیں - اوْر کسی کے منہہ پر نہ مارے اوْر اگ سے عذاب
نہ دیوے کہ ان دونوں سے منع آیا ہی - اوْر گھوڑے کے آگے ہر روز ستر بار
چارا اوْر پانی رکھے - آئی ح مین خوبی گھوڑے کی اسکی فرمانبرداری اوْر
خوش خوئی میں ہی ○ اوْر ظالموں کے پاس نہ جاوے تا کہ اجتناب حاصل ہو استعمال
سے انکے گھر اوْر دیرے کے سائے کے اوْر بچھونے کے کیونکہ حرام سے خالی
نہیں ہیں اوْر اجتناب حاصل ہو انکی تواضع کرنے سے آئی ح جو کوئی کسی فاسق کی
بزرگی و تکریم کریگا گویا بناے اسلام کے گرانے پر کمک کیا ○ اوْر بھی اجتناب حاصل
ہو انکے پاس نظر رکھنے سو نامشروعات پر چپکے رہنے سے اوْر انکی بقا کے لئے دعا دینے
سے - آئی ح جو کوئی کسی ظالم کو درازی عمر کی دعا دیگا تحقیق درست رکھا
اسباب کو کہ اللہ تعالیٰ کا گناہ اسکی زمین پر کیا جاوے ○ اوْر اجتناب ہو انکی
تعریف کرنے سے اگرچہ راست رہے کیونکہ گناہ پر اعانت کرنا ہی - آئی ح

عہ قوا انفسکم و اہلیکم نارا ۱۲
عہ عیال اپنے جیسے لڑکے لڑکیاں اوْر زوجہ و غیرہ ۱۲
عہ کسی جانور کو پامال کرنا یعنی حد سے زیادہ کام لینا ۱۲
عہ جیسے بلی وغیرہ ۱۲
عہ یعنی منع کیا ہی ۱۲
عہ برکت ۱۲
عہ مسلم و ابو یعلی کا قول ۱۲
عہ من اکرم فاسقا فقد اعان علی ہدم الاسلام ۱۲
ابن عدی عائشہ سے
عہ من دعا لظالم بالبقاء فقد احب ان یعصی اللہ فی ارضہ ۱۲ سفیان ثوری اور حسن بصری سے
عہ ان اللہ لیغضب اذا مدح الفاسق ۱۲

تحقیق اللہ تعالیٰ غضب میں آتا ہی جبکہ فاسق مدح کیا جاوے ۞ اور اجتناب

حاصل ہو انکی محبت کرنے سے کہ اسمیں ظلم کا ارادہ ہوتا ہی - اور خدا تعالیٰ اپنے کو

دیا سو نعمتو نکو سبک جاننا لازم آتا ہی انکی فراخی کو دیکھنے سے - مگر اسوقت جاوے

کہ رعیت پن کے اطاعت کی رعایت رکھنا اور اُن کے ایذا رسانی و ظلم کو اپنے

سے یا غیر سے دفع کرنا منظور ہو - پس داخل ہووے ایسا کہ خدا تعالیٰ کے حقوق

کتیں نگہ رکھے - اور اگر وے آویں اپنے نزدیک تو اکرام کرے انکی دین کی

عزت کرنے کے بدلے میں اور انکی حشمت رعایا میں ظاہر ہونے - اور تنہائی میں

انکی ہتک کرنا جایز ہی اور برملا ہی - بعد جاننے اسبات کے کہ اس اہانت سے

رعیت پریشان نہوگے - درصورتیکہ دین کا اعزاز اور ظلم کی تحقیر اور خدا تعالیٰ کے

غضب کا اظہار مقصود ہو - اور اصل فتویٰ لینا ہی دل سے - اور نیت انکو درست

کرنیکی رہے نہ اپنے کو مشہور کرنیکی - اور یہہ پہچانے جاتی ہی خوش ہونے سے

جبکہ نصیحت کا حصول غیر کے جانب سے ہو - اور بہتر یہہ ہی کہ پرہیز کریں اُنسے

اور انکے نزدیک والوں سے - اور تغافل کرے اُنکے احوال سے - اور امر معروف

و نہی منکر پر کمر باندھے کہ وہ فرض کفایہ ہی امور فرضیہ میں از روے فعل کے اور

از راہِ ترک کے - اور مندوب ہی مندوبات میں - آداب اور چاہئے کہ

ہوں تم میں سے ایک گروہ جو بلاویں خیر کے طرف اور حکم کریں نیکی کا اور باز رکھیں بدی سے ⊙ اگرچہ اُس حکم کرنیوالے میں عدالت نہ رہے - تاکہ بند نہو جاوے دروازہ احتساب کا - کیونکہ پاک رہنا اُسکا سب گناہوں سے مشکل ہی - اور اس لئے کہ محتسب پر خود باز رہنا اور دوسرے کو باز رکھنا واجب تھا پس ساقط نہیں کرتا ہی چھوڑنا ایک بات کا دوسری کو - اور وہ جو وارد ہوا ہی مذمت میں الٹی بات بولنے والے کے جو خود عمل نہیں کرتا ہی اُسپر سو بسبب نہیں عمل کرنے کے ہی اور اگرچہ مفقود رہے اذن سلطانی بسبب عام ہونے اور مطلق رہنے دلائل کے یہاں تلک کہ احتساب کرے سلطان پر بھی اگر اس سے کوئی بدی دیکھے - اور حق اُسکا یہہ ہی کہ محتسب کو علم رہے تاکہ حدود اور حقوق جانے - اور پرہیزگار رہے کیونکہ کہا فاسق کا تاثیر نہیں رکھتا ہی - اور وہ ساقط الاعتبار ہی - اور اُسکو حُسن خُلق چاہئے کہ وہی بنیاد ہی کیونکہ جوش غصے کی تسکین نہیں پاتی ہی بغیر حُسنِ خلق کے - اور آیا ق پس کہو تم فرعون کو نرم بات شاید کہ وہ نصیحت لیوے یا ڈرے ⊙ پس پہلے بدی کو معلوم کراوے بعد اُسکے نصیحت کرے اور عذاب الٰہی سے ڈراوے - اور اِن تینوں طور سے تجاوز نکرے اگر والدین یا اپنا صاحب یا اپنا خاوند یا بادشاہ پر احتساب کرتا ہو -

بلکہ اُن کے لئے دعا و استغفار کے طرف مشغول ہووے۔ اور بعد از سخت گوئی کرنا ہی
اور گالی دینا جسمیں فحش ہو جیسا ای جاہل اور ای احمق اور اِس سے تجاوز نہیں
کرنا درصورتیکہ احتساب مُسلم پر ذمّی کے جانب سے ہو تا کافر کو مُسلمان پر غلبہ دینے
سے احتراز ہووے۔ پس پیچھے تغیّر کرنا ہی جیسا کھیل بازی کے چیزوں کو توڑنا
اور شراب کو بہت دینا بعد ڈرانا بعد اُسکے مارنا۔ اور یہ مراتب مذکورہ بقدر
طاقت کے ہیں۔ اگر کسی طور کی قدرت ہو تو دل سے اُس کام کی کراہت رکھے
آئی ح اگر طاقت ہو پس دل سے ○ اور یہہ ضعیف ترین ایمان سے ہی
اور اگر گناہ پر از جانے کا گمان ہو تو اُس وقت میں احتساب واجب نہیں
بلکہ مستحب ہی واسطے ظاہر کرنے امر دین کے۔ اور اگر ایسا گمان ہو کہ بسبب احتساب
کے کسی مکروہ کو پہنچے یا کوئی دوسرے بدفعل کا مرتکب ہو جاوے تو اُسوقت
حرام ہی۔ مگر جسوقت کہ اس اندیشے کے ساتھ باز رکھے جانیکا گمان بھی ہو تو
اپنے دل سے فتویٰ لیوے اور صلاح امر میں خوب فکر کرے اور ظن غالب کا
اعتبار کرے نظر کرتے اعتدالِ احوال اُسکے۔ کیونکہ بزدل قریب جانتا ہی ضرر
بعید کو اور دھیت برعکس اسکے۔ اور محتسب جاسوسی نکرے مانند کان یا ناک
لگا رکھنے کے جو واسطے دریافت آواز سازوں کے یا بوے شراب کے ہو۔ یا توڑ لینے

له اگر سواے والدین و غیرہ مذکور بن کے ہو ... ۱۲
عه یعنی ذمی کے احتساب کا ... بدون احتساب ہو تو ۱۲
عه فان لم یستطع فبقلبه ۱۲
مسلم عن ابی سعید خدری
عه یعنی دست و زبان کی طاقت نہو تو دل سے ناراضی رکھے اور مکروہ
جانے ۱۲
ه یعنی ضرر
عه سوا بغیر ... ۱۲
... ہو ۱۲
یا بغیر سوال کرنے ...
سے اندیشہ ... ۱۲

سے اُس چیز کے جو کپڑے کے نیچے چھپی ہو۔ پس ایسا کرنا منع ہی۔ اور گھر میں
گھس جاوے جبکہ آواز مزامیر کا بلند ہو۔ اور غیر مکلف جو کوئی بچہ یا دیوانہ ہو اُسپر
بھی احتساب کرے کیونکہ محتسب علیہ میں عقل و بلوغ رہنا شرط نہیں ہی۔ اور محل
خلاف میں احتساب نکرے جیسا کوئی شافعی مذہب رکھنے والا گھوڑ کھانے
سے۔ اور گناہ صادر ہونے کے آگے کیونکہ وقوع اُسکا مشکوک ہی۔ اور نہ بعد گناہ
کر چکنے کے کیونکہ وہ حق حاکم کا ہی۔ اور احتساب کئے جانے والے پر واجب ہی کہ
امر معروف و نہی منکر کو قبول کرے۔ اور جو کچھ کہ ہو چکا اُس پر عذرخواہی بجالاوے
کہ یہی طریق ماثور سلف کا ہی۔ اور گناہ پر اصرار کرنے یعنے اَڑ جانے والے کو خدا
تعالی کے واسطے دشمن رکھے۔ ایسا کہ اُس سے منہہ پھیر لیوے۔ اور اعانت کرے
اور اُسکی یاری و مددگاری کو چھوڑ دیوے۔ اور اُسکے مقاصد و مطالب کو جو
مُعین معصیت ہوں باطل کرے نہ کہ اغراض غیر معصیت کو۔ اور اگر اسکو نصیحت
قبول کرنے پر رغبت دلانے یا حق اسلام کے نظر کرتے اعانت کریں تو بھی مستحسن
ہی۔ کیونکہ سب حالات مختلف ہیں نیت کے ساتھ جیسا اعانت نکرنا بسبب فسق
کے یا اعانت کرنا تا نصیحت قبول کرے فسق سے باز آوے جب جانے کہ اور لوگ
اُس مبتدع کی اقتدا کرینگے یا وہ علانیہ لوگوں کے روبرو فسق کریگا یا اعانت

نہ کرے اسکی یہاں تک کہ سلام کرنا چھوڑ دیوے۔ کیونکہ سلام ساقط ہوتا ہی کسی ادنیٰ
سبب سے بھی۔ آئی ح جو کوئی جھڑکا صاحب بدعت کو بھر دیتا ہی اللہ
تعالیٰ اُسکے دلمیں ایمان اور جو کوئی اسکی اہانت کرے امن دیتا ہی اللہ تعالیٰ اسکو
بڑی گھبراہٹ کے دن میں اور جو کوئی نرم گوئی کرے اس سے یا اُسکی اکرام
کرے یا ملاقات اُسکی خوشی سے کرے پس تحقیق کہ وہ سبک جانا اُس چیز کو جو
نازل کیا حق سبحانہ تعالیٰ نے محمد پر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ○ اور تنہائی میں اپنے دل سے
طلب فتویٰ لیوے کہ آیا ویسے شخص کے ساتھہ اظہارِ عداوت بہتر ہی یا اُسکو معصیت
سے باز رہنے کے لئے نصیحت و خیر خواہی کے ساتھہ نرمی کرنا بہتر۔ اور ایسے کے
ساتھہ جو لوگوں پر ظلم کرے احسان نکیا چاہئے کہ اسمیں گویا مظلوم کے حق میں
بدی کرنا ہی کیونکہ رعایت بہتر ہی مظلوم کے حق میں۔ بخلاف اسکے جو اپنے حق
میں ظلم کرتا ہو اسکے ساتھہ احسان کرے۔ اور ذمی کو راہ کے کنارے کے
سر کیا رو کے۔ اور آپ ہو کر اُسکو سلام نکرے۔ اور لفظِ علیک سے زیادہ نکرے
اُسکے جواب سلام میں اور وہ مسلمانوں کی جماعت میں ہو تو السّلام علی من
اتّبع الہدیٰ اور اُسکے چھینک کے جواب میں ہداک اللہ کہے نہ یرحمک اللہ اور
اُسکے پرستش گاہ کے طرف اُسکو راہ نہ بتاوے اور مصافحہ نہ کرے اگر کرے تو

ہاتھ دھو لیوے اور اُسکے جنازے کے سامھنے نرہے بلکہ جب دیکھے تب ہاتھ دھو لیوے

نواں باب خموشی کے فوائد اور زبان کے آفات کے بیان میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَئی ح بہت سے گناہاں فرزند آدم کے اُسکی زبان میں ہیں لیکن خاموشی میں
بُردباری اور خاطر جمعی اور عبادت کے لئے فارغ دلی اور دین و دنیا کے آفتوں
سے سلامتی ہی - کیونکہ بلا دھرے گئی ہی ساتھ گفتار کے - از انجملہ لایعنی یعنے بے فائدہ
کلام کرنا ہی جسمیں نہ گناہ ہو نہ ثواب کیونکہ اُسمیں ضائع کرنا وقت کا[1] اور سخت ہونا
دلکا[2] اور سست ہونا بدن کا[3] اور ڈھیل میں پڑنا رزق کا[4] اور تصدیع دینا
نویسندگان اعمال کو[5] اور بیہودگی سے بھرا ہوا نامہ خدا یتعالی کے جانب بھیجنا[6]
اور قیامت کے دن اُسکے حضور میں اُس نامے کا برملا پڑھا جانا[7] اور تب تک
دخولِ جنت سے باز رہنا[8] اور اُس بیفائدہ گفتگو کا حساب دینا[9] اور ملامت
و سرزنش پانا[10] اور حجت سے عاجز ہونا[11] اور خدا یتعالی سے شرمندگی اٹھانا[12]
ہی - اَئی ح مرد مسلمان کے خوبیوں سے بیفائدے کو چھوڑ دینا ہی ۞
اور از انجملہ فضول گوئی یعنے فائدے کی گفتگو میں حاجت سے زیادتی کرنا -
اَئی ح مبارکبادی ہی اُس شخص کو جو کلام زوائد سے اپنی زبان کو بانـ

تعالی اسکو دوزخ میں بھیجنا ... من حسن اسلام المرء ترکہ مالا یعنیہ ابن ماجہ ... بات کو طول بیان کرنا ... بغوی و بیہقی

رکھا اور افزود مال کو راہِ خدا میں دیا ○ اور از انجملہ باطل کاموں میں ڈوبے رہنا
ہی جیسا عورتوں کی تعریف اور فاسقوں کے حکایات اور دولتمندوں کے
حالات اور سلاطین کے تواریخ اور جنگہائے صحابہ اور مذاہب باطلہ کے بیان
طرف لگے رہنا - آئی ح بڑے گناہگاروں سے قیامت کے دن اکثر وے
لوگ ہیں جو فکرِ باطل میں ڈوبے رہتے ہیں ○ اور یہہ حرام ہی اور پہلے دو قسم
مکروہ ہیں اور ان تمام کا سبب علمِ بے نفع میں حرص کرنا اور باتوں میں خوش
طبعی کرنا تا یاراں اسکو دوست رکھیں اور اوقات بہلانا ہی پس انکا علاج یہہ
ہی کہ موت کے آنے کو اور خدا تعالی کے سوال کو اور نقصان کو جو وقت کے
ضائع کرنے میں ہی یاد کریں اور گوشہ نشینی اختیار کرے کہ بہت نافع ہی
اور منہہ میں خرمے کی بینج رکھے یوں ہی حضرت صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے
کرنے سے روایت ہی - اور بعض ضروری باتوں سے بھی سکوت اختیار کرے
اور از انجملہ جھگڑنا لوگوں سے سو وہ دوسروں کے کلام پر طعن کرنا ہی - ایسا
کہ اسکا خلل یا سہو ظاہر ہووے یہہ حرام ہی - اور ایسے حال میں سکوت کرنا واجب
ہی - یا استفادے کی راہ سے پوچھنا یا نرمی سے آگاہ کرانا - آئی ح جو
کوئی جھگڑا چھوڑ دیوے لوگوں سے درحالیکہ حقیقت رکھتا ہو بنائے جاتا ہی

اُسکے لئے گھر جنتِ اعلیٰ میں اور جو کوئی کہ خود باطل پر رہتے ہوئے جھگڑا چھوڑے بنایا جاتا ہی اُسکے لئے گھر اسفلِ مقام میں جنت کے ⊙ اور از انجملہ جدال یعنے مُنہہ زوری ہی جو علاقہ رکھتی ہی اظہارِ مذاہب میں اور وہ یوں پہچانے جاتی ہی کہ مخالف راہِ راست پر آنے سے ناخوش ہووے اور اُسکے اظہارِ خطا کے درپی رہے اور اپنے فضل کو ظاہر کرے۔ آئی ح پہلی بات جس سے عہد لیا پروردگار میرا مجھہ سے اور منع کیا مجھے اس سے بعد مخالفت بتوں کی پرستش اور شراب پینے کے لوگوں سے منازعت کرنا ہی ⊙ اور سبب اسکا جہالت اور غصہ ہی اور ہر ایک کا علاج اُسکی جاے پر مذکور ہوا اور از انجملہ خصومت ہی جو وہ بڑھہ زبانی ہی اپنا حق لینے کے دعوے میں یا اُسکے رد میں آئی ح بدتر لوگوں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک وے ہیں جو سختی سے خصومت کریں ⊙ یہہ حرام ہی سوائے مظلوم کے جو قوت پہنچاوے اپنے دلیل کو از روئے شرع کے جس حال میں کہ مقدارِ حاجت پر بس کرنیوالا ہو لاکن بہتر ترک خصومت ہی کیونکہ دشوار ہی زبان کو حدِ اعتدال پر ٹھہرانا۔ اور گناہ میں ڈالنے والے ابواب سے پرہیز کرنا۔ مانند کینہ اور غصہ اور گالی گلوچ اور ایک مسلمان کے غم کی خوشی اور فوتِ خوش کلامی کے اور از انجملہ چرب زبانی ہی

ان اول ما عہد الی ربی ونہانی عنہ بعد عبادۃ الاوثان وشرب الخمر ملاحاۃ الرجال

حدیث ابغض الرجال الی اللہ تعالیٰ الالد الخصم بخاری عایشہ سے

جو موزون و مقفی بولنے اور باتوں کو سنوارنے میں بناوٹ کرے - آئی ح[۵۱]

میرے امت کے بدوے لوگ ہیں جو کلام میں چرب زبانی کرتے ہیں ○ اور

سبب اسکا ظاہر کرنا ہی فصاحت و بلاغت کو - مگر وعظ[۵۲] میں الفاظ کو آراستہ

کرنا تا دلوں میں تاثیر بخشے جائز ہی - اسمیں بھی حد سے نہ بڑہے - اور ازانجملہ

فحش یعنے پوچ[۵۳] باتوں کو صراحۃً بولنا ہی جیسا لفظ جماع کا اور پیشاب اور جذام

کا اور تیری جورو وغیرہ - آئی ح[۵۴] فحش گوئی اسلام کی خوبی سے نہیں ○

اور ازانجملہ کسیکو گالی دینا ہی - آئی ح[۵۵] مسلمان کو گالی دینا فسق ہی ○

اور اسقدر رخصت ہی جیسا کہے کہا تو فلانے قبیلے سے نہیں ہی - اور ای

بدخو کیا تجھکو حیا نہیں - ای احمق - ای نادان کیونکہ نادانی اور حماقت سے

کوئی خالی نہیں ہی - اور ازانجملہ لعنت یعنے کسی کے لئے دوری چاہنا ہی خدا کے

تعالی کی رحمت سے - پس وہ گویا حکم کرنا ہی خدا تعالی پر یہہ کسی کے حق میں بلکہ

کسی کافر کے مردے پر بھی جائز نہیں اس لئے کہ شاید اسلام لایا ہو مگر جسوقت کہ جان

لیا ہو کہ[۵۶] موت اسکی کفر پر ہوئی جیسا ابوجہل اور فرعون - اور کسی زندہ کافر

پر بھی لعنت درست نہیں احتمال رکھتا ہی شاید کہ وہ اسلام لاوے - بخلاف

مسلمان پر جو رحمت بھیجتے ہیں اسلئے ہی کہ اسلام اسکا قائم رہے اور یہہ

---

۵۱ شرار امتی الذین یتشدقون فی الکلام ۱۲ یعنی [illegible]

۵۲ یعنی پند و نصائح اور خطبے وغیرہ میں بھی ۱۲

۵۳ گالیاں اور بکواس کا نام یا یعنی کانوں کو بُرا ہو بولنا ۱۲

۵۴ الفحش لیس من الاسلام ۱۲ [illegible]

۵۵ سباب المسلم فسوق ۱۲ متفق علیہ عن عبداللہ بن مسعود

۵۶ قرآن و حدیث سے ۱۲

مستحب ہی - اور کافر کو کفر پر ہی ثابت رہنے کا سوال کرنا کفر ہی - مگر جائز
ہی کہ قول عام سے جیسا کہے کہ لعنت کرے اللہ تعالی کافروں پر اور بہتر
ہی کہ ایسا کہنے کو بھی ترک کرے - کیونکہ یہہ بھی لاحاصل کلام سے ہی - آئی
ح مسلمان لعنت کرنیوالا نہیں ہوتا ہی ○ اور ازانجملہ گناہ کی نسبت
کرنا ہی طرف کسی مسلمان کے - مگر ایسا گناہ کہ معلوم ہوا ہو بعد تحقیق کے -
اور ازانجملہ کسی پر بد دعا کرنا - آئی ح تحقیق مظلوم البتہ بد دعا کرتا ہی
ظالم پر یہاں تک کہ بدلہ ہو جاتا ہی اُسکے ظلم کا پھر باقی بھی رہجاتی ہی واسطے
ظالم کے نزدیک مظلوم کے زیادتی روزِ قیامت میں ○ اور ازانجملہ خوش
طبعی یعنے دل لگی کرنا جس سے کسی کا دل خوش ہو - یہہ بھی بد ہی کہ اُس سے
بہت معاصی و عیوب پیدا ہوتے ہیں جیسا کینہ عقلمند کا - اور گستاخی نادان
کی - اور زائل ہونا بردباری کا - اور دور ہونا شیرینی محبت کی - اور
غافل ہونا خدا تعالی کے ذکر سے - اور سیاہی دل کی - آئی ح جھگڑا
مت کر اپنے برادر کے ساتھ اور دل لگی مت کر اُس سے ○ مگر کبھی کبھی مزاح کی
رخصت ہی اگر خالی رہے کذب سے یہہ مردی ہی - اور ازانجملہ استہزا
یعنے ٹھٹھا کرنا ہی ایسا کہ حقارت کرے کسیکی اُسکے عیبوں کو روبرو ذکر کرنے

سے ازروے قول یا فعل کے جس سے دوسروں کو ہنسی ہو یہہ حرام ہی کیونکہ سبب ایذا
کا ہوتا ہی۔ اور آیا ق نقصان کریں کوئی گروہ تم میں سے دوسرے گروہ کے
ساتھ شاید کہ وے بہتر ہیں تم سے۔ اور آئی ح جو کوئی عیب کرے مسلمان
بھائی کا اس گناہ سے کہ جس سے وہ توبہ کیا ہو نہیں مریگا وہ عیب کرنیوالا
جب تک کہ خود اُس گناہ میں مبتلا ہو ○ مگر ایسے کے ساتھ کر سکے جو ٹھہرایا
ہی اپنی ذات میں مسخرگی کو کہ خوش طبعی کیا جاتا ہی پس وہ داخل مزاح ہی
اور ازانجملہ کسی کے بھید کو ظاہر کرنا کہ وہ دوں ہمتی ہی اور اسمیں ایذا و حقارت
غیر کی ہوتی ہی۔ آئی ح حلال نہیں ہی کسی مؤمن کو کہ کھولے اپنے مصاحب
پر وہ چیز جو اُسکی ناپسند خاطر ہو۔ آئی ح جب کہا کسی نے ایک بات اور
پھر اِدہر اُدہر دیکھا وہ امانت ہی ○ اور ازانجملہ وعدہ کرنا ہی قصد سے خلاف
کرنیکے پس یہہ تین علامتوں سے نفاق کے ایک ہی۔ اور واجب ہی وفا کرنا
ہر ایک وعدے میں جو سمجھا گیا ہو اُس وعدے سے جزم اور تاکید اگرچہ ساتھ
اُسکے لفظ انشاء اللہ تعالیٰ کا بھی بولا ہو۔ آیا ق وفا کرو تم وعدوں کو ○
اور آئی ح وعدہ کرنا مانند دین کے ہی یا عطیہ کے ○ اور معذور رکھا جاوے
اگر وعدہ خلاف کرے بسبب کسی عذر کے پس ایسے کے حق میں آئی ح

خلاف وعدہ میں گناہ نہوگا اگر نیت وفا کرنیکی ہو۰ لاکن وہ بھی وعدہ خلافی کی
صورت میں رہنے سے بہتر ہی کہ وعدہ کرنے سے احتراز کرے۔ اور ازانجملہ دروغ
گوئی سو وہ حرام ہی۔ مگر جسوقت کہ اسکو چھوڑنے میں اس سے بڑی قباحت
واقع ہووے جیسا بھیدوں کے چھپانے میں اور انکار کرنے میں اس
مکان کے جاننے سے کہ جسمیں کوئی چھپا ہو ایسے ظالم کے خوف سے جو اسکے
قتل کا ارادہ رکھتا ہی۔ یا آنکہ بہ نسبت سچ بولنے کے اسمیں خوبی ہو جیسا صلح
کرنا میا نجی کا درمیاں دو کے کیونکہ احادیث میں کذب کے حرمت سے استثنا
آئی ہی جنگ میں اور صلح کروانے میں اور اپنی جورو کے ساتھ بات کرنے میں
اور دروغ جایز نہیں ہی درصورت مساوی رہنے دونو جانب کے کیونکہ
اصل اسکا بد ہی اور بہتر ہی چھوڑنا اسکا اپنے ذاتی حاجت میں نہ کہ غیر کی
حاجت میں اگر ممکن ہو ترک اسکا کیونکہ جھوٹھہ مباح ہونے کے امور کی پہچانت
بہت دشوار ہی۔ اگرچہ دروغ کنائے سے بھی ہو کیونکہ اسمیں بھی کسیکو گمان
دروغ پر ثابت رکھنا اور غلطی میں ڈالنا ہی۔ اور اگر ترک ممکن نہو بس کنائے
سے ادا کرے جیسا کسی بات کے انکار میں یوں کہے کہ خدائے تعالی
جانتا ہی اسکو جو میں کہا ہوں اور صحبت کی انکار میں یوں کہے کہ جب سے میں

ملہ یعنے درصورت کذب و صدق کا نفع و نقصان برابر رہے ۱۲

تجھ سے جدا ہوا نہیں اُٹھایا ہوں یا پہلو اپنا بچھونے پر سے مگر وہ جو اٹھایا اللہ تعالے
بعد ازاں کذب[1] تصریح سے کرے۔ اور دونوں صورت میں نیت معتبر ہی
اور دل سے فتوی[2] طلب کرنا ہی۔ اور بعضے انواع کذب سے بے پروائی کرنا عدد
کی زیادتی میں ہی مبالغے کے ساتھ ایسا کہے میں سو بار کہا ہوں پس گناہ
گار ہوتا ہی اگر ایک ہی بار کہا ہو یا مانند اس کے۔ اور گناہگار نہیں ہوتا
ہی درصورتیکہ حد معہود[3] سے تجاوز کیا ہو۔ باایں کلام میں مبالغے کی عادت
نرکھے کیونکہ اس سے گناہ میں گرنیکا اندیشہ ہی۔ اور جھوٹ کے اقسام سے
کھانیکی خواہش کو چھپانا ہی۔ آئی ح[4] بھوک کو اور جھوٹھ کو جمع مت کرو ۝
اور بری جھوٹھ قسم میں ہی کیونکہ وہ گناہ کبائر سے ہی اور اسمیں بھی تعجیل از روی
مثال کے کہے کہ اللہ تعالی جانتا ہی یہ کہ تحقیق ایسا ہی ہی کیونکہ عیسی علیہ السلام
سے مروی ہی کہ ویسا کہنا بڑے گناہوں سے ہی۔ اور اخبار[5] اور رویا میں
جھوٹھ کہنا بھی ویسا ہی ہی کیونکہ یے دونوں بڑے بہتانوں میں محسوب ہیں
[18] اور ازانجملہ غیبت کرنا اس باب میں آئی ح[6] یاد کرنا تیرا بھائی کو اپنے ایسی
صفت سے کہ وہ مکروہ جانے اسکو ۝ اور بطور اجمال کے کہنا جائز ہی۔
آئی ح[7] کیا حال ہی لوگوں کا جو ایسا کرتے ہیں ۝ مگر ایسا اجمال کہ جس سے

---

[1] اگر کذب بالکلیہ نہ ہو کلام تو متحمل ہو ۱۲
[2] اعتبار نیت مسلم ہی ۱۲
[3] عادت و محاورہ مبالغہ کا جس میں ہو ۱۲
[4] اس کا تحقق جب ہو کہ عادت کرتا ہو اسی سبب سے مجعول ...
[5] اعتبار ... غیبت ... احادیث ۱۲ ... معنی میں ...
[6] سلم ... ابو داود ...
[7] ابو داود ...

شخص معین سمجھا جاوے جائز نہیں چھپا کہے کہ ایک جماعت آج کے دن مجھ پر سے گذری جسکا ایسا حال تھا اور غیبت کے اقسام ہیں صراحۃً زبان پر لانا اور تعریض یعنے کنایۃً بیان کرنا کہ فلانے کا توبہ خدا تعالی قبول کرے۔ مگر ہی اللہ تعالی کا جو نگاہ رکھا مجھکو صحبت سے بادشاہ کے۔ اور ہاتھ سے اشارہ کرنا۔ آئی ح نام دہر نا اشارے سے ساتھ عیب کے غیبت ہی اور آنکھ سے اشارہ کرنا اور کسی کے معیوب کام کو بطور نقل کے بتلانا اور ہر ایک حرکت جو خبر دیوے غیبت سے یہ سب حرام ہیں۔ آیا ق غیبت نکرے بعض تم میں سے بعض کی کیا دوست رکھتا ہی کوئی تم میں یہ کہ کھاوے گوشت اپنے برادر میت کا ۝ اور آئی ح غیبت کرنا سخت تر ہی تیس بار زنا کرنے سے اسلام میں ۝ اور سبب غیبت کا تشفی پانا غصے سے اور یاروں کی موافقت کرنا خوف سے اپنے کو گران سمجھے کے اور ایک کام سے اپنے کو پاک بتلانیکے لئے اسکی نسبت غیر کے طرف کرنا۔ اور اپنے فوائد کو دوسرے شخص ذکر نے سے بچانے کے لئے آگے ہی اس شخص کی بدی بول چھپا اور بڑائی اور حسد اور مسخری اور مانند اسکے اور علاج اسکا یاد کرنا ان مواعید کو جو اس باب میں وارد ہو ہیں اور دفع کرنا سب غیبت کو ان اعمال سے جو بموقع بیان کئے گئے ہیں اور غیبت کی رخصت ہی مظلوم کو

ف تسمیہ ۱۲ ع غیبۃ ۱۲ فعل عرف یا ح ر وے
ی۳ قول یا کنایۃ یا تعریض یا نقل یا اشارہ یا بعض
ق۳ لا یغتب بعضکم بعضا
ح۵ ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتا تکرہ ہو ۱۲ ۳۶ ج
ع ۳۹ ح الغیبۃ اشد من ثلثین زنیۃ فی الاسلام ۱۲

ف۵ محض غیبت میں ۱۲

آیا ق دوست نہیں رکھتا ہی اللہ تعالی بد بات کا ظاہر کرنا مگر اُس شخص سے
جو ظلم کیا گیا ہو - اور آئی ح تحقیق حقدار کو بات کرنیکی جاے ہی ⊙ اور
نامشروع کام کے بدلے کے لئے مدد چاہنے میں - اور کسی گنہگار کو درست
کرنے کے لئے یہہ مروی ہی اور مفتی سے فتوی طلب کرنے میں کیونکہ
منع نہیں کئے گئی ہند ابوسفیان کے بخل کو ذکر کرنے سے اُسکا مال بے اطلاع لینے کو
اور اسمیں بھی کنایۃً بیان کرنا بہتر ہی - اور ایسے کو ڈرانے میں جسکا فسق یا
ضرر غیر کے طرف سرایت کرنیکا اندیشہ ہو - آئی ح بیان کرو تم فاجر کی
بدی تاکہ لوگ اُس سے احتراز کریں - آئی ح لاکن معاویہ مرد درویش
ہی کچھ مال اُس کے پاس نہیں اور ابوجہم نہیں الگ کرتا ہی عصا کو اپنے عیال سے
نکاح کر تو اُسامہ بن زید کتیں ⊙ اور مشہور رہنے میں کسی کے معیوب نام سے
جیسا شب کور اور لنگڑا - ایس اُسکا بھی ترک اولی ہی اور برملا فسق کرنے والے
کے حق میں - آئی ح جو کوئی حیا کا پردہ اپنے منہہ پر سے گرا دے پس ذکر
اُسکی غیبت نہیں ⊙ اسی طرح اور کوئی غرض صحیح سے غیبت کی رخصت
ہی - اور اصل اسمیں دل سے فتوی لینا ہی اور از الجملہ چاڑی بولنا ہی
غیر کے حق میں کہے گئی نالائق بات کو اُسکے پاس پہنچانا سو وہ حرام ہی - آیا

ق اطاعت بت کرغیبت کرنیوالے چغلی کے لئے جلنے والی کی ○ اور آئی

ح اگاہ رہو میں خبر دیتا ہوں تکو تمھارے میں کے بد تروں کی کہ جانیوالے

ہیں سخن چینی کو ○ اور سبب چغلی کا ارادہ شرارت کا ہی قائل کے حق میں پانے

والے کے پاس اپنی دوستی ظاہر کرنیکا یا خوش حالی دلانیکا پس سامع پر لازم

ہی کہ اسکو جھٹلاوے کیونکہ چاری خود فاسق ہی اور ویسے کا کلام قبول

کرنے کے قابل نہیں - اور ازانجملہ باہم دشمنی رکھنے والوں کے ساتھ ہر ایک کی

مرضی خواہ بات کرنا سو یہ نفاق ہی - آئی ح جسکو دنیا میں دو روئی

رہے سو اسکو آخرت میں دو زبان رہینگے ○ اور ازانجملہ لوگوں کی مدح کرنا

کہ وہ ضرر دیتی ہی مدح کرنیوالیکو کیونکہ منع ہی فاسق کو خوش کرنا اور ریا سے

کہنا اور جھوٹ بولنا - آئی ح ضرورت ہو جاوے کسی ایک کو تمھارے

کہ ہو کسی کی مدح کرنیوالا تو یوں کہے کہ میں فلانے کے حق میں ایسا گمان کرتا ہوں

اور ضرر دیتی ہی ممدوح کو بھی بسبب پیدا ہونے برائی اور غرور کے - آئی ح

کاٹنا تو گردن اپنے بھائی کی اگر وہ تیری مدح کو گوش قبول سے سنا ہو کہ تو فلاح

نپاویگا ○ اور اگر مدح سے ضرر نہو تو مدح کرنا مستحب ہی - آئی ح میں

فرزندان آدم کا سردار ہوں اور مجھکو فخر نہیں ○ یعنے میں ایسا جو کہتا ہوں

ولا فخر ۱۲ رز مذی جابر رضہ
انا سید ولد آدم
اما الجنین ابی بکرہ
اذا مدح احدکم صاحبہ
نعمت عتق ۱۲

تکمیل احسب خلاف ۱۲
وتید الصحیح اختیار
بین یاسر کمان ینبغی
فی الآخرۃ ۱۲
فی الدنیا کان لہ یوم القیامۃ
من کان لہ وجہان
احمد وابن ماجہ
اشرار عباد اللہ

[illegible]

بطور امتثال امر حق کے ہی نہ از راہ بڑائی کے۔ آئی ح اگر وزن کیا جاوے
ایمان ابوبکر کا ساتھ ایمان تمام عالم کے البتہ غالب ہوگا ۞ اور از انجملہ ممنوع الفاظ
سے بات کرنا۔ جیسا ماں باپ کے نام کی قسم کھانا۔ اور انگور کا نام کرم بولنا۔
اور کسی سے یوں کہنا کہ وہ جو چاہا خدا تعالیٰ اور تو چاہا۔ اور بردے کو عبدی اور
باندی کو امتی اور صاحب کو ربی اور بی بی کو ربتی بولنا۔ لیکن ایسا کہنا بہتر
ہی۔ وہ جو کچھ کہ چاہا خدا تعالیٰ پھر تو جو چاہا اور غلامی و جاریتی اور سیدی
اور سیدتی اور مثال اسکے۔ اور از انجملہ عام لوگ سوال کرنا ایسے باتوں میں
جنکا سمجھنا انپر دشوار ہو جیسا روح کا بھید اور صفات الٰہی کے حقائق یا
مضر ہو جیسے قضا و قدر کے بھید۔ اور جیسا گمان سے کوئی بات بول بیٹھنا
جس سے کہ دل آگے کے حال کو بدل دیوے۔ آیا ق پرہیز کرو تم اکثر
گمانوں سے ۞ مگر جسوقت کہ خبر دیا کوئی مرد عادل اور درمیان اسکے دشمنی
نہ رہنا معلوم رہے۔ اور کوئی سبب دوسرا بھی ہو۔ پس معذور رکھا جائیگا
کیونکہ ایسے مخبر کو دروغ گو سمجھنا بھی بدگمانی ہی اور جیسا گمان سے جاسوسی
کرنا کہ اسمیں پردہ دری ہی۔ آیا ق جاسوسی مت کرو تم ۞ اور جیسا
گمانی بات کو سنا۔ آیا ق جبکہ بیہودہ بات سنتے ہیں منہ پھیر لیتے ہیں

اُس سے ۞ آئی ح کہ سننے والا شریک ہی بولنے والیکا ۞ اور اسکے سننے
میں وسوسوں کو اٹھا تھا لاتا ہی۔ اور جگہہ دیتا انکو اپنے نفس میں۔ اور نہیں ہی
قصاص غیبت اور گالی اور جاسوسی وغیرہ میں کیونکہ وہ منحصر ہی حکم شرع پر
اور آئی ح اگر کوئی تجھ کو سرزنش کرے اس عیب سے جو تجھ میں ہو تو
اسکی سرزنش مت کر اُس عیب سے جو اُسمیں ہو ۞ اور بعض کہے ہیں کہ مقابلہ کرے
ایسی چیز سے کہ جسمیں دروغ نہو اور ترک مقابلہ کرنا اولی ہی۔ اور تحقیق یہہ بات
ہی کہ اشعار کا پڑھنا اور سننا اسلئے حرام نہیں کہ وہ سبب لذت ہی والا
ہر قسم کی لذت حرام ہوجاتی اور نہ بسبب موزونیت کے والا بلبل اور قمری
کا آواز سننا بھی حرام ہوجاتا کیونکہ مطلع اور مقطع اُسکا موزون ہی اور نہ
بسبب مفہوم ہونے اُسکی معنی کے وگرنہ سب مفہومات حرام ہوجاتے یاد
رکھہ اسکو پس اصل شعر کلام مباح ہی اور اُسکا پڑھنا بھی مروی ہی اور ممانعت
اسی میں مشغول ہوجانے والے کے لئے جو آئی ہی اس سبب سے کہ وہ لایعنی
شغل ہی۔ اور آئی ح ہر آئینہ پیٹ بھرنا کوئی ایک تمہیں پیپ سے یہاں
تک کہ فاسد ہوجاوے بہتر ہی اُس سے جو شعر سے بھرے ۞ اور فحش گوئی
اور ہجو یا بہتان پر متضمن ہونے کے سبب سے مثل اشعار کفار اور مبتدعہ کے۔

اور جائز ہی ہجو کفار کی جیسا حسّان بن ثابت رضی اللہ عنہ ہجو کئے اور حکم کئے گئے
تھے اسبات پر۔ اور جائز ہی مدح میں مبالغہ کرنا اگر صفت مذکور ممدوح میں موجود
ہو کیونکہ وہ جھوٹ نہیں بسبب ہونے اعتقاد مادح کے اُس پر۔ اور بسبب اُسکے
کہ مبالغے کا سناپی در پی سلف سے خلف تک بے انکار چلا آتا ہی۔ اور
تعریف رخسار اور قامت اور زلف وغیرہ کی فتوے کے رو سے جائز ہی
درصورتیکہ قاری و سامع کسی عورت معینہ کو نہ ٹھہرالیوے۔ لاکن اپنی بی بی
یا باندی کا ارادہ رکھے تو مضائقہ نہیں۔ یا اگر کوئی عارف مراد لیوے سیاہی
سے زلف کے گناہوں کی تاریکی کو اور رخسار کی سفیدی سے طاعت کے
نور کو اور وصال سے لقائے الٰہی جلّ شانہ کو اور فراق سے بُعد و حجاب اور
انواع عذاب کو۔ اور اشعار کے گانے میں سخن اقرب بہ ثواب یہہ ہی کہ نظر
اُسکی تاثیر پر رہے پس وہ مستحب ہی درصورتیکہ شوق دلاوے طرف حج یا جہاد
فرض کے۔ اور اگر فرض نہوں اور ماباپ حکم نہ دیں یا راہ میں ہلاکی کا خوف غالب
رہے اور مانند اُسکے تو راگ جائز نہیں۔ اور مستحب ہی اگر دینی امورات کے
تقصیرات کا غم لاوے جیسا داؤد علیہ السلام سے مروی ہی۔ اور جیسے وے
اشعار کہ پڑہتے ہیں واعظان منبروں پر۔ اور مستحب ہی اگر اللہ تعالیٰ کی محبت

مبالغہ مدح

تغنی

[illegible]

برتا وے۔ اور مباح ہی زیادہ کرے خوشی کو جن اوقات میں کہ خوشی کرنا مباح ہو جیسا عید اور نکاح اور ولادت اور ختان اور ختم حفظ قرآن کیونکہ ان میں خوشوقتی ماثور ہی اور مباح ہی اگر شوق دلاوے طرف اپنے بھائیوں کے یا زوجہ وجاریہ کے۔ اور حرام ہی درصورتیکہ شوق زنا کا لاوے یا کسی ہوتی یا گذشتہ بلا کا غم دلاوے۔ آیا ق لکیلا تاسوا علیٰ ما فاتکم غم نہ کھاؤ تم اوپر اُس چیز کے جو تم سے فوت ہو چکی اور ادنی مرتبہ راگ سننے کا خواہشِ نفسانی کے قصد سے ہی سو وہ شیطان کے ورغلانے سے ہی۔ پھر لہو ولعب کے ارادے سے جسمیں ہمیشہ مشغول رہنا گناہ ہی۔ تس پیچھے نفس کو راحت پہنچانے اور اُسکے ملال کو جو کثرت عبادت سے ہو دفع کرنے کے لئے اور معاملہ الٰہی میں نفس کا حال قائم رہنے کے امتحان کے واسطے اور شرط ہی اس میں کہ رعایت طریقۂ سلف کی کرے ایسا کہ معانی الفاظ کو حمل کرے اُسپر جو لائق شان الٰہی کے ہو پھر راگ سنا فقط اللہ تعالیٰ کی محبت کے لئے ایسے کے حق میں ہی جو فانی ہوا ہو اپنے حظوظِ نفسانی سے۔ اور ماسوائے حق تعالیٰ سے غائب ہوا ہو یہاں تلک کہ اپنے حضور سے بھی بے خبر رہے۔ اسی راگ سے وجد پیدا ہوتا ہی۔ پس وجد وہ ہی کہ لاتا ہی دل پر شوق اور

خوف اور غم اور بیقراری کو۔ اور فائدہ بخشتا ہی صفائیِ دل اور حصولِ علم
و مکاشفہ اور بہت سے چیزوں کا جنکی تعبیر ممکن نہیں جیسا کہ صباحت و ملاحت
کا بیان دشوار ہی۔ اور بناوٹ سے وجد کرنا بدہی بسبب ریا کے۔ مگر حقیقت
کو پہنچنے کے ارادے سے ہو تو مضائقہ نہیں کسو اسطے کہ آئی ہی ح ای بار یتعالی
نصیب کر مجھہ کو محبت تیری اور محبت اسکی جو دوست رکھے تجھے اور محبت
اُس کی جو نزدیک کرے مجھے طرف تیری محبت کے ۞ اور اس واسطے کہ
گذرا حکم بناوٹ کے رونیکا تلاوت کے بیان میں کیونکہ یہہ بات ظاہر ہی کہ
ہمیشہ ایک شی کا ذکر کرنا اور اُسپر نظر کرنا اور اسکے فضائل میں فکر کرنا اسکے
عشق کے طرف پہنچنے کا سبب ہوتا ہی یہاں تک کہ نجات اس سے دشوار ہو
اور حق راگ سننے کا یہہ ہی کہ گانے والا ایسا نہو کہ جسکے جانب نظر کرنا حرام
رہے۔ مگر سننے والا ایسا ہو رہا کہ شہوت سے امن پایا ہو۔ مثال بوسہ لینے
روزہ دار کے۔ اور ساز نہے کیونکہ وہ شرابیوں کے شعار سے ہی پس ساز حرام
ہی بسبب تبعیت شراب کے۔ جیسا اجنبی عورت کے ساتھہ خلوت کرنا اور
اُسکے ران پر نظر کرنا ہی۔ اور اس لئے کہ ساز یاد دلاتے ہیں اور شوق لاتے
ہیں شراب خواری کا مانند یاد دلانے ظرف مزفت اور حنتم کے اور بھی ساز و

[Marginal notes, handwritten:]
الّٰلھم ارزقنی حبک و حب من یحبک و حب ما یقربنی الی حبک ۱۲
یعنی اللہم انی اسئلک حبک ... الحدیث ... فرمایا ... کی کتاب ... صفحہ
حقوق سماع ... ہی ۱۲
... اجنبی ... شراب ... حرام ... ۱۲

کے ساتھ راگ گانے میں اہلِ فسق کے ساتھ تشبیہ ہی - مانند جمع ہونے چند
لوگ کے اور حاضر لانے آلات طرب کے اور کھڑے کرنے ساقی کے واسطے
دور کرانے سکنجبین کے جو مشابہ فسّاق ہی - برخلاف اُسکے دف اور طبل کا
بجانا مضایقہ نہیں - اور راگ قرآن کا نہووے کیونکہ جائز نہیں اُسمیں
آواز برابر کرنے کے لئے مد کی جگہہ قصر اور قصر کے مقام میں مد کرنا - اور اس
لئے کہ منع نہیں کر سکتے ہیں کسی آیت سے جو موافق مزاج سننے والے کے
نہو مانند احکام معاملات وحدود کے - اور اس لئے کہ اُسکے ساتھ تھالی
اور دف بجانا جائز نہیں - اور اُسکے خاطر کو پھیرنے والی چیز واقع نہو
خواہ زمان ہو جیسا وقت نماز کا اور کھانے کا - خواہ مکان ہو جیسا رہگذر
خلائق کا اور جہان کہ بد شکلیں یا بدبوئی ہو - خواہ یاران ہو جیسا مغرور
کہ جسکی رعایت ضرور ہووے - اور بہ تکلف ناچنے کودنے اور کپڑے پھاڑنے
سے تشویش دینے والا ہو اور ایسا زاہد جو باطن میں خالی رہے - اور راگ میں
ذوق نہیں رکھنے والا ہے - اور ایسا جاہل جو شان الٰہی کے ساتھ مناسبت
نہیں رکھنے والی معنی پر حمل کرنیوالا ہو - اور ایسا شخص جو دل اُسکا دنیاکی
محبت و شہوت میں آلودہ رہے - اور راگ کے ساتھ لہو ولعب کرنیوالا ہو

سے بے ادبی ہی ۱۲

اور راگ سنے حضور دل سے۔ اور ادھر ادھر اور لوگوں کے صورت پر نہ دیکھے۔ اور متوجہ رہے اپنی ذات سے طرف مراعاتِ قلبی کے۔ اور طرف اُس چیز کے جو دل پر کھلتا ہی۔ اور فکر میں ڈوبے ہوئے سر جھکا بیٹھے۔ اور پرہیز کرے ایسی چیز سے جو پریشانی میں ڈالے۔ جیسا کھانسنا اور جمائی دینا۔ اور نامناسب کام نہ کرے مثال الی تھاں مارنا اور ہاتھ پانوں ہلانا اور ناچنا اور کپڑے پھاڑنا وغیرہ کے۔ مگر جبکہ ہو جاوے مغلوب العقل ایسا کہ اپنے فعل کی خبر نہ رکھے۔ یا اُس سے باز رہنے کی طاقت نہ رہے بسبب واقع ہونے ہیبت یا عظمت وحیا اور مانند اُسکے سو اِس حالت میں معذور رکھا جاتا ہی جیسا غالب آئی تھی حمیت دین کی اوپر عمر رضی اللہ عنہ کے سال صلح حدیبیہ میں اور جس دن کہ موے تھے عبد اللہ ابن اُبی یہاں تک کہ انکار کئے صلح کی اور نماز پڑھنے کی اوپر جنازے اسکے۔ اور دعا کرنے سے اور انکے قبر پہ کھڑے رہنے سے۔ اور بھی غالب آئی تھی محبت حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اوپر ابی طیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہاں تک کہ پیئے خون آنحضرت کا جو نکالا گیا تھا سینگھی لگانے سے۔ لیکن وصفِ مغلوبیت نوعی قصور ہی کیونکہ برتر ہی قدر اہل کمال کی اُس سے خصوصاً منزلت پیغمبروں کی کیونکہ

وے لوگ اصحابِ شرائع اور اربابِ تکمیل ہیں۔ اور موافقت کرے بھائیوں
کی اٹھنے میں اور دستار دینار نے میں اگر عادت رہتی ہے کیونکہ انکی مخالفت موجبِ
پریشانی ہی۔ اور خوش کرنا انکو موافقت کرنے میں اُن چیزوں کے جنکی نہی
نہیں آئی اور بعد زمانہ صحابہ کے اسکی عادت ہوچکی بہتری ہی اگرچہ وہ بدعت
ہو۔ اور اخفا سے کریں اسکو تا عوام اقتدا کریں اور اسکو ظاہراً منع کرے
کیونکہ اسمیں بہتونکو ضرر ہی۔ بسبب اسکے کہ اعانت کرنیوالی خواہش نفسانی کی
ہیں۔ اور راگ سے پرہیز کرتے ہیں وے لوگ جو معرفت و محبت حق
میں کامل ہوچکے ہوں۔ کیونکہ وے تحریکات بیرونی سے بے پروا ہیں۔
مگر اہل مجلس کو خوش کرنیکی نیت سے اور دوسرونکو ضبط اعضا کی تعلیم کرنے
شریک محفل ہوتے ہیں باوجود کمالیت حال کے۔ اور سلامت روی پرہیز
کرنے میں ہی بسبب اسکے کہ راگ کے حکم میں اختلاف ہی۔ اور جواز کے
شروط متحقق ہونا نادر۔ اور نفس و شیطان کے مکروفریب کو پانا دقت ہی۔

دسواں باب ڈھیل کرنے اور بردباری رکھنے اور تقصیرات سے درگذرنے اور خیرخواہی کرنے کے بیان میں۔

موافقت در بدعت حسنہ
جو راگ سے شغل میں ۱۲
حاشیہ: جیسا حلقہ باندھنا وغیرہ اور دستار دینا اور مجلس اٹھنا وغیرہ حالات سلف میں ۱۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اناۃ یعنے دھیماپن ایک باطنی خصلت ہی جو کاموں میں احتیاط کا سبب ہوتی ہی۔ اور تأنی یعنے کسی کام میں داخل ہوئے بعد اناۃ کی پیروی کرنا ہی۔ اور توقف ٹھیر رہنا قبل کسی کام میں دخل دینے کے۔ اور اناۃ کا خلاف عجلت یعنے جلدی کرنا ہی سو وہ کوئی بات یا کام دل میں گذرتے ہی کر بیٹھنے کا سبب ہوتا ہی۔ اور استعجال اسکی پیروی ہی۔ آئی ح جلدی شیطان سے ہی ○ مگر کنواری لڑکی کو نکاح کردینے اور قرض ادا کرنے اور میت کی تجہیز و تکفین کرنے اور مہمان کی ضیافت کرنے اور گناہوں سے توبہ کرنے میں جلدی کریں۔ پس آفات جلدی کرنے کے مطلوب سے محروم رہنا ہی۔ کیونکہ جو کوئی کسی ایک مرتبے کو پہنچنے میں یا دعا کے مقبول ہونے میں اسکا وقت آنے کے اگلے جلدی کریگا بسبب ملالت کے اسکو چھوڑ دیگا۔ اور جو کہ ظالم سے بدلہ لینے میں جلدی کریگا بددعا دینے سے اپنے حق کو باطل کریگا۔ اور شبہ حرمت میں پڑتا ہی۔ کیونکہ اصل تقویٰ کا غور سے نظر کرنا ہی ہر چیز میں۔ اور غضب میں زیادتی کرنا ہی وہ بدی آئی ح غصہ بگاڑ دیتا ہی ایمان کو جیسا خراب کرتا ہی صبر شہد کو ○

جلدی کا ضرر

آفات جلدی

[illegible marginal notes]

اوْرغضب ایک جوْش ہی خونِ دِل کا بدلہ لینْے کے لئے۔ اوْر اُسمیں درجہ محموْد اعتدال ہی جوْ ضبط کریں اُسکو نیچے حکمِ شرع اوْرعقل کے۔ پس غصے کو مطلق گھٹا دینا بھی خراب ہی جیسا حد سے بڑھانا اسکا۔ آیا ق وے سختی کرنے والے ہیں کفار پر ○ اوْر آیا ق مت کیجواُن دوْنوں پر شفقت دین میں اللہ تعالیٰ کے ○ اوْر اُکھاڑ دینا غصے کا ممکن ہی زائل ہوْنے میں اُن چیزوْں کے جنکی احتیاج رکھتا ہوْ۔ نہ کہ اُن چیزوں میں جنکی حاجت رکھتا ہوْ جیسا کوئی غذا جس سے بجھاویں اپنی اشتہا۔ اوْر کپڑا جس سے ڈھانپیں اپنا بدن۔ اوْر گھر جوْ دفع کرے گرمی اوْر سردی کو۔ اوْر کوئی کتاب جوْ مطالعہ کریں اسکو۔ کیوْنکہ اِن چیزوْں سے دل کو فارغ کرنا دشوار ہی۔ مگر وہ شخص جسپر غالب ہوئی ہو توحید۔ کیوْنکہ وہ دیکھتا ہی خلائق کو مسخرِ الٰہی جیسا قلم ہاتھ میں کاتب کے۔ یہہ کسر غضب ہی جسکا اثر چہرے پر بھی ظاہر ہووے اوْر سبب غصے کا غرور اوْر بڑائی اوْر ٹھٹھول اوْر مسخری اوْر ستانا اوْر حرص ہی۔ اوْر علاج ہر ایک کا بر مقام اُس اُس کے مذکور ہی۔ اوْر غصے کا علاج اجمالی یہے ہیں۔ کہ وضو کرے اوْر اپنے بند سے پینے کو یاد کرے اوْر کھڑا ہوْ تو بیٹھ جاوے بیٹھا ہوْ تو تکیا لگا وے اوْر تکیا لگایا ہوْ تو

سبب غضب

علاج غضب

لیٹ جاوے اور رخسار کو زمین سے لگاوے یہ سب مروی ہیں۔ اور یوں ہی کریگا
حکم آیا ہی۔ کیونکہ غصہ ایک چنگاری ہی دل میں۔ آنکھ سرخ ہونا اور گردن کے رگیں پھول جانا
اسکی دلیل ہی۔ اور حالت اصلی پر آنیکی دعا کرے۔ اور خدا تعالی سے پناہ ڈھونڈے
اور اُسی سے مدد چاہے اور حلم و برداشت کرنے کے ثواب کو جانے۔ آیا ق
پی جانے والے غصے کے ۞ یعنے برداشت کرنیوالے۔ اور آئی ح جو کوئی
تھامے غصے کو اپنے تھہراویگا اللہ تعالی اُس سے عذاب اپنا ۞ اور آئی ح
تحقیق مسلمان بسبب حلم کے پاویگا درجہ روزہ دار نماز گذار کا ۞ اور جانے شدت غضب
کو خدا کے قادر ہے کے اور اسکی کمال قدرت کو اور اُسکے رسوا کرنیکو روز قیامت
ہیں اور تشبیہ دیے جانیکو حلم والی کے ساتھ انبیا اور اولیا کے اور غصے والیکو ساتھ
درندے موذی کے۔ اور جانے اپنی صورت بدل جانیکو۔ اور ارادۂ اللہ پر غالب
ہونے میں عاجز رہنے کو۔ اور غضب کیا گیا شخص اپنے سے بدلہ لینے کو۔ اور غصے
سے گناہاں پیدا ہونیکو۔ کہ زبان سے فحش و سب۔ جوارح سے مار دھاڑ اور
زخم و قتل اور دل سے کینہ کپٹ واقع ہوتے ہیں۔ کیونکہ یہ صفات بد اور نالائق
ہیں۔ آئی ح مؤمن کینہ ور نہیں ۞ اور علاج کینے کا غصے کو اکھاڑنا ہی۔
اور یاد کرنا اُن باتوں کو جو وارد ہوے ہیں عفو کی فضیلت میں جیسا آیا ق

له والکاظمین الغیظ
ح من کف غضبه کف الله عنه عذابه طبرانی انس
ح ان الرجل لیدرک بالحلم درجة الصائم القائم طبرانی اوسط
ح المؤمن لیس بحقود
ق خذ العفو

کر عفو کو ⊙ اوٗر آیا ق درگذر نے والے لوگوں سے ⊙ اوٗر آیا ق عفو کرنا
نزدیک پرہیزگاری کے ہی ⊙ پس عفو وہ ہی کہ چھوڑ دیوے اپنا حق جو دوسرے
پر واجب ہی - مگر قول ابی ضمضم کا جو کہے کہ تصدق کیا میں اپنی آبرو کتیں اوپر
تیرے بندگوں کے سو یہ وعدہ ہی اور ایفا اسکا واجب نہ عفو - اوٗر یاد کرنا
اُن امور کو جن میں کینہ ور لوگ مبتلا ہیں خواہ مکروہ ہوں جیسا چھوڑ دینا
اعانت کو مسلمان کے اسکی وقت حاجت میں - اوٗر اُس کے لئے دعا کرنے کو
اوٗر پند گوئی کو - اوٗر نرمی کرنیکو - آئی ح بہ تحقیق اللہ تعالیٰ دوست رکھتا
ہی رفق کو ⊙ خواہ حرام ہوں جیسا اُسکی غمی پر خوش ہونا - اوٗر منہ پھیرنا
اوٗر حقارت سے دیکھنا - اوٗر غیبت کرنا - اوٗر چھوڑنا پیوند قرابت کو اور ادا
حقوق کو اوٗر نصیحت کو - اوٗر نصیحت سو وہ ایک ارادہ ہی بقائے نعمت
کا حق میں مسلمان کے اُن چیزوں سے جن میں اُسکے لئے صلاح ہی جو پہچانے
جاتی ہی ظن غالب سے - یا مقید کرے اس ارادے کو شرطِ صلاح کے ساتھ
اوٗر خلاف نصیحت کا حسد ہی سو وہ ارادہ کرنا زوالِ نعمت کا مسلمان سے جس نعمت
میں اُسکے لئے صلاح ہی - اوٗر غیرت یعنے رشک وہ ہی کہ ارادہ کرے زوالِ
نعمت کا جسمیں اُسکی صلاح نہیں ہی - اوٗر غبطہ وہ ہی کہ ویسی ہی نعمت اپنے

آفات حسد

ملنے کی آرزو کرے اور دوسرے سے زائل ہونا نہ چاہے اور اسکو منافسہ بھی کہتے ہیں
اور حسد کرنا حرام ہی۔ اور آفات اُس کے ناپسند کرنا ہی نعمت دینے کو خدا تعالی کے
اور اُس کے ارادے کو اور مسلمان کی راحت کو۔ اور مرتکب ہونا ہی گناہوں میں۔
مثل چاپلوسی اور غیبت اور بدخواہی کے۔ آیا ق پناہ مانگتا ہوں شر سے حاسد
کے جبکہ وہ حسد کرے ○ اور رنج کھینچتا ہی دنیا میں۔ اور عذاب پاتا ہی آخرت
میں بغیر کسی منفعت کے۔ بلکہ نفع دیتا ہی محسود کو دنیا میں بسبب ضرر
اُٹھانے حاسد کے۔ اور آخرت میں بدلہ لینے سے۔ اور کوردلی و زیاں کاری
ہی حاسد کی اس باب میں آثار آئے ہیں۔ مگر حسد حرام نہیں نعمت میں کافر
اور فاسق کے۔ کہ وے کمک لیتے ہیں اُس نعمت سے اوپر فسق کے۔ کیونکہ
یہہ شخص کراہت کرتا ہی اُس کی نعمت کو اسلئے کہ وہ فسق و فساد کی ہتھیار ہی
نہ اس سبب سے کہ وہ نعمت ہی۔ اور غیرت حرام نہیں۔ آئی ح آیا تعجب
کرتے ہو تم غیرت سے حالانکہ میں بڑا غیرتمند ہوں اُس سے اور خدا تعالی بڑھکر
غیرتمند ہی ہم سے ○ اور غبطہ بھی حرام نہیں۔ آیا ق پس آرزو کریں آرزو
کرنیوالے ○ اور آئی ح وے دونوں برابر ہیں اجر میں ○ (فرمائے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہہ بات حق میں اس شخص کے جو کہا کہ اگر ہوتا مجھکو مال

مانند مال فلانے کے البتہ عمل پیرا ہوتا میں اسمیں مانند عمل اُس شخص کے) پس جسکام
میں کہ غبطہ کیا جاوے اُسکا اور اُسکے غبطے کا ایک ہی حکم ہی از روے حرام کے ہو
یا اباحت کے یا وجوب کے یا استحباب کے ۔ اور سبب حسد کا نفس کی پلیدی
ہی کہ وہ ایک بیماری ہی قدیم ۔ کیونکہ وہ جبلّی ہی ۔ اور رغبت کرنا ہی نعمت
میں غیر کے جیسا سرداری اور ڈرنا ہی فوت ہونے سے مقاصد کے جیسا عورتوں
کو اپنے سوکنوں کے ساتھ اور عداوت کرنا ہی اور اپنے کو بناوٹ سے اچھا سمجھنا
ہی پسند نہ آنے سے بزرگی غیر کے ۔ اور تکبر اور عُجب کرنا غلبہ پانے سے ایسے کے
جو برابری رکھے ساتھ اپنے ۔ اسی سبب سے حسد بہت واقع ہوتا ہی درمیان
قرابت داروں کے بسبب زائد رہنے حقیقت مساوات کی درمیان اُن کے ۔
نہ علماے آخرت میں ۔ آیا ق نکال لئے ہم اُس کو جو اُنکے سینوں میں تھا حسد سے
مانند بھائیوں کے تختوں پر مقابل بیٹھے رہینگے ۞ اور علاج ہر ایک سبب حسد
کا ضد اُسکا ہی ۔ اور یاد کرنا آفات مذکورہ کو ۔ اور وہ جو کچھ کہ وارد
ہوا ہی اُسکی بُرائی میں ۔ اور وجوب کو موالات مومن کے اور رعایت
کو حقوق اُسکے ۔ اور بلندی مرتبت کو اُسکے اور دوسرے فوائد کو مثل ایک
دوسرے کی مددگاری اور برکت جماعت مسلمانوں کی ۔

باب گیارھواں گوشہ نشینی اور گمنامی اور مذمت کو دوست رکھنا اور مدح کو ناپسند کرنیکے بیان میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گوشہ نشینی میں کئی فوائد ہیں فراغت خاطر ہی عبادت کے لئے کیونکہ لوگ باز
رکھنے والے ہیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوہ حرا میں گوشہ نشینی اختیار
فرمائے تھے۔ پس فارغ دلی اور لوگوں سے اختلاط یہ دونوں جمع ہونا متعذر
ہی۔ مگر اس شخص کے لئے جو مستغرق رہے اسکا باطن خدا تعالیٰ کے طرف
کیونکہ وہ غائب رہتا ہی بدل خلائق سے اور حاضر رہتا ہی بزبان اُن کے
ساتھ۔ اور گناہوں سے خلاصی حاصل ہوتی ہی جیسے ریا اور غیبت اور
بدعت مثلاً کسی سے پوچھنا کہ کیف اصبحت عافاک اللہ یعنے کیونکہ صبح کیا تو خدا
تعالیٰ تجھے عافیت دیوے۔ اور نجات ہی گناہوں کے دیکھنے سے۔ کیونکہ اس
سے سبک جاننا گناہوں کا ہوتا ہی اور دوری ہی ہمنشینی سے بدوں کے
اور صحبت کو تاثیر ہی۔ آئی ح بد ہمنشیں کی مثال مانند چولے لوہار کے ہی
اور پناہ ہی فتنوں سے۔ آئی ح لازم پکڑ اپنے گھر کو اور مالک ہو
اپنے زبان کا اور کرو کام جو تو جانتا ہو اور چھوڑ دے وہ کام جو تو نہ جانتا

اشعری کا ہے۔ الزم بیتک واملک علیک لسانک وخذ ما تعرف ودع ما تنکر وعلیک بامر الخاصۃ ودع عنک امر العامۃ ۱۲ ترمذی عبد اللہ بن عمرو

ہوا اور خاص کا کام لازم کرلے اور عوام کے کاموں سے درگذر۔ (فرمائے یہہ حدیث جبکہ پوچھے گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کیا حکم فرماتے ہو آپ مجھکو ایام فتنے میں) اور خصوصاً ہی ایذا و شر سے لوگوں کے جیسا غیبت اور سخن چینی اور مخلصی طمع کیا جانے سے کیونکہ رعایت حقوق کی مشکل ہی۔ جسمیں تضییع اوقات ہی اور فوت جماعات بھی۔ اور خلاصی ہی لوگوں کے ساتھ طمع کرنے سے۔ کیونکہ نظر کرنا زینت ہائے دنیاوی ہی بیچ حرکت دنیاہی حرص کو اور دوری ہی ملاقات سے ثقیل الطبع اور احمق لوگوں کے کہ وہ سخت ترین بلیات ہی۔ اور عزلت میں آفات بھی ہیں۔ محروم رہنا علم سیکھنے سے کہ وہ عزلت پر مقدم ہی۔ کیونکہ عبادت اور پرہیزگاری اسکی محتاج ہی۔ اور علم سکھلانے سے محرومی کہ وہ بھی عزلت سے بہتر ہی اگر ہووے وہ علم آخرت ساتھ رعایت حقوق الٰہی اور احتراز مناہی کے جیسے ریا اور حب جاہ۔ پس آئی ح جب کوئی ایک فتنہ پیدا ہو اور خاموش ہے عالم پس اُسپر لعنت اللہ تعالیٰ کی ہی ⊙ اور اگر نہیا عالم آخرت ہو تو گوشہ گیری بہتر ہی۔ جیساکہ ہمارے وقت میں۔ کیونکہ جاتا رہا شغل علم آخرت کا اور اسکا محل۔ اور متعذر ہوگئے رعایت حقوق۔ اور فتنے موج مارنے لگے اور فوت ہونا نفع لینا غیر سے از راہ کسب کے واسطے نفقہ کفایہ اپنے نفس کے یا

آفات عزلت

(حاشیہ: ٥ جیسا کہ ہمارا ... اور عبد اللہ بن عمر بن عاص سے ... ہی ١٢ — ٥ اور اظہرت الفتنۃ ... ١٢ — ٥ سیعون فی ... ١٢)

کسب بہتر ہی عمل ظاہر سے

عزلت

واسطے خیرات کے اور نفع غیر سے اور راہِ کسب کے واسطے نفقہ کفایہ کے باوجودیکہ کسب بہتر ہی عمل ظاہر سے۔ اور محروم ہونا ادب سیکھنے سے ابتداے ریاضت میں اور دوسرے کو ریاضت کا ادب سکھلانے سے کہ وہ مانند علم سکھلانے کے ہی۔ اور محروم ہونا بھائیوں کی اُنست سے۔ کہ وہ مستحسن ہی واسطے دفع ملالت کے جو نفرت دلاتی ہی عبادت سے۔ اور محروم ہونا اقامتِ نماز جمعہ و جماعت سے اور مثل اسکے جیسا بیمار پرسی اور ہمراہی جنازہ۔ اور محروم ہونا تواضع سے کیونکہ عزلت کبھی باعثِ تکبر ہوتی ہی بہ سبب برکت جاننے خلق کے اس کی زیارت کو۔ اور محروم ہونا تجربات سے جو متعلق ہیں اُنسے وارد ہیں کے خوبیاں خصوصاً ریاضت۔ اور اصل فتوی طلبی ہی دل سے۔ اور حق عزلت کا یہہ کہ نیت رکھے خلائق کو اپنے نفس کے شر سے اور اپنے کو غیر کے شر سے باز رکھنے کی۔ اور حقوق مسلمانان کی رعایت میں قاصر رہنے کے آفت سے بچنے کی۔ اور عبادت کے لئے دوسرے خیالات سے دور رہنے کی۔ اور اپنی چال چلن کو درست کرنیکی۔ اور خدا تعالی کی راہ میں چلنے کی۔ اور حق اسکا حاضر ہونا ہی جمعہ اور جماعت اور عید و حج اور علم کی مجلس میں اور جائز ہی ترک کرنا حاضر ہونے کو جبکہ آزار آوے کوئی ایک بدن کو امر جو نماز ادا کرنے سے اُسکے ترک کرنے سے پس اُنسے وقتیکہ بہتر ہی کہ ایسی جگہ میں سکونت

مسلمانان کی رعایت پس ... (marginal note, partly illegible)

اختیار کرے کہ دوستے ساقط ہو جاویں اور سالکان دین کے خانقاہوں میں سکونت کرنا
عزلت سالمہ اور جماعت کی برکت اور نیکی پر معاونت اور ادب لینے کا فائدہ دیتا
ہی۔ پس زبانِ حال فصیح تر ہی زبانِ مقال سے۔ اور آیا ق رہو تم ساتھ راست
بازوں کے ۞ اور طریق عزلت کی مستغرق رہنا ہی عبادت میں کیونکہ خلائق سے
انست لینا افلاس کے علامتوں سے ہی۔ اور ان سے قطع طمع کرنا ہی۔ اور
یاد کرنا آفاتِ صحبت کو۔ اور اختیار کرنا گمنامی کا ہی جو بہت بڑی فضیلت رکھتی
ہی۔ آئی ح بہت سے بکھرے بال والے گرد و غبار کے بھرے دو میلے کچیلے کپڑے
پہنے ہوئے جنکا اعتبار نہیں کیا جاتا ہی اگر وے سوگند کھاویں خدا تعالیٰ کے
نام پاک کی تو البتہ راست گو کرتا ہی انکو اللہ تعالیٰ ۞ اگر بے خواست علوم رتبت کی
شہرت ہو تو وہ بد نہیں جیسا انبیا اور خلفا اور ائمۂ ہدا کی ہوئی تھی۔ مگر اس میں
بھی فتنہ ہی واسطے کم قوت والوں کے۔ آئی ح بس ہی مرد کو بدی سے
اسقدر کہ اشارہ کریں لوگ انگلیوں سے اسکے جانب دینداری میں اور دنیا
داری میں اسکے مگر جسکو کہ اللہ تعالیٰ نگاہ رکھا ۞ اور لاکن حبِ جاہ مذموم
ہی۔ آیا ق کہ یہہ سرائے آخرت بناینگے ہم اسکو واسطے ان لوگوں
کے جو نہیں چاہتے ہیں بزرگی کو اور نہ فساد کو زمین پر ۞

اور اصل جاہ کا پھیلنا آوازہ نیکنامی کا ہی اور حقیقت جاہ کی مالک ہونا دلونکا ہی
کہ وہ باعث ہی حصول مقاصد کی - اور وہ جاہ محبوب تر ہی مال کیونکہ اس سے حاصل
کرنا غرض کا بہت آسان ہی اور محفوظ ہی چوری اور جھپٹ لینے سے کسیکے - اور
ترقی پذیر ہی بدون محنت کے - اور لوگ صاحب جاہ کی اطاعت برغبت
کرتے ہیں پس جاہ حرام ہی اگر کسی گناہ کے کرنے سے حاصل ہوتا ہو - مانند جھوٹ
کہنے اور فریب دینے کے یوں ظاہر کرنے سے کہ خود عالم ہی یا عابد یا شریف
ہی - حالانکہ وہ ایسا نہو اور بھی حرام ہی اگر وہ جاہ حاصل ہووے بیچنے سے
عبادت کے کیونکہ ٹھہرانا اسکو وسیلہ واسطے حصول دنیا کے بری تقصیر ہی اور ایسا
نہو تو مباح ہی - آیا ق کہا کر دے مجھکو خزانوں پر زمین کے کہ میں حفاظت
کرنیوالا ہوں جاننے والا ○ اور اس سے بھی احتراز کرنا خوب ہی کیونکہ اسمیں
آفات ہیں جیسا نفاق اور اضطراب دل کا بسبب مشغول ہونے واسطے رعایت
قلوب کے اور حفاظت جاہ کے اور واسطے دور کرنے حاسدوں کے - مگر تھوڑا ایسا
کہ مدد کرے طاعت پر سو مضائقہ نہیں جیسا پھیر نادل کو خادم کے جو امور ضروریہ
میں خدمت کرتا ہو یادل کو رفیق کے جو اپنا معاون ہو یادل کو سلطان کے کہ
جس سے شر ظالموں کا دور ہو - اور سبب طلب جاہ کا امید بہت جینے اور دوراندیشی

ق قال اجعلنی علی خزائن الارض انی حفیظ علیم ج سورۂ یوسف علیہ السلام ...

سبب حب جاہ

کا اور خواہش کرنا طبیعت کا کمال کو بسبب رہنے خصلتِ ربوبیّت یعنے جبلی تر...
کی انسان میں جیسا صفات درندوں اور شیطانوں اور جانوروں کے اسمیں
موجود ہیں اس لئے انسان دوست رکھتا ہی غلبہ پانے کو حتی الامکان ملک
ٹھہرا لینے میں اجسادِ ارضیہ کے اور اپنے طرف پھیر لینے کو دلوں کے اور اطلاع
پانے کو اسرار سماوی اور عالم ملکوت کے اور اسکا علاج یہہ ہی جانے کہ جاہ
ایک کمال وہمی ہی کیونکہ موت سے زائل ہونے والا ہی اور قدرتِ حقیقی خاص
اللہ تعالی کو سزاوار ہی اور اس کمال وہمی میں مشابہت ہی ساتھ درندے
اور شیطانوں اور چارپایوں کے - لیکن کمالِ حقیقی اللہ تعالی کی معرفت و محبت
اور اسکے معین و مددگار کی الفت ہی اس چیز کی جو اعانت کرے کیونکہ یہہ باقی
رہیگا بعد موت کے بھی اور اسمیں مشابہت ہی ساتھ انبیا اور ملائکہ کے - اور جانے
دنیا کے آفات اور اس کے ناچیز پن کو اور ان آیات و احادیث کو جو وارد ہوے
ہیں مذمت میں جاہ کے اور گمنامی کی تعریف کو گذشتگوں کے احوال کو جو اختیار
کئے آخرت کو جاہ پر اور کرے اس کام کو جو ساقط کرنیوالا جاہ کا ہو - جیسا پانی
پینا ایسے پیالے میں جو رنگ شراب سے مشابہ رہے - مگر مقتدا ہو تو اختیار
کرے ایسی چیز کو جو مباح رہے مثل اظہار حرص کے اور مضبوط رستا علاج جاہ کا

قناعت کرنا۔ اور مسافرت اختیار کرنا۔ لاکن وطن میں گوشہ گیری کرنا جاہ سے
خالی نہیں کیونکہ لوگ اسکی پہچانت رکھتے ہیں۔ بعد اسکے بہتر راہ علاج جاہ
کی مکروہ جاننا اپنی تعریف کو اور دوست رکھنا مذمت کو۔ آئی مدح
افسوس ہی روزہ دار پر اور افسوس ہی نمازگذار پر اور افسوس ہی صوف
پوش پر مگر وہ جو پاک رہے اسکا نفس دنیا سے اور ناخوش رکھے مدح کو
اور دوست رکھے مذمت کو ○ پس ازاں برابری رکھنا ہی مدح و ذم
میں اور یہہ پہچانے جاتی ہی مدح کرنے والے اور مذمت کرنے والے کو برابر
جاننے سے جیسا مذمت کرنیوالا اپنے پاس بیٹھنا ناپسند آوے ویسا ہی مدح کرنے
والیکا بھی بیٹھنا ناپسند آوے اور اُن دونوں کے خوشوقتی سے خوش ہووے اور ہر دو
کے مصیبت سے غمگین ہووے اور مانند اُس کے۔ اور بعد اُس کے مکروہ جاننا
مذمت کو اور دوست رکھنا مدح کو سوائے ظاہر کرنے قول یا فعل کے بعد اسکے
ساتھ ظاہر کرنے اُن دونوں کے اور محبت مدح کی مانند محبت جاہ کے ہی حرمت و اباحت و نفع و ضرر
میں اور سبب حب مدح کا اپنی ذاتیں کامل کو پانا ہی اور غلبہ پانا مدح کرنے والے پر اور
راغب کرنا سننے والوں کے دونوں کو پس قوت لیتی ہی حب مدح جبکہ کسی مرد معتبر
اور بلند مرتبہ والے سے برملا صادر ہوتی ہی اور علاج اسکا مانند علاج جاہ کے ہی اور

علاج حب مدح

جاننا کہ صفت ممدوحہ اگر گم ہو جاوے مسخری ہی اور اگر پائے جاوے اپنے بیچ وہ صفت پس وہ نبوی صفت ہو تو وہ ایک کمال وہی ہی اگر وہی صفت ہو تو موقوف ہی اوپر حسن خاتمے کے اور بہتر علاج یہہ کہ ظاہر کرنا ہی اپنی ناخوشی کو حق میں مدح کرنے والے کے واسطے قطع کرنے راہ فتنے کی اور مذمت کو مکروہ جاننے کا سبب نقائص اُسکے ہیں اور علاج اُسکا یہہ بات جاننا کہ وہ صفت مذموم اگر پایا جاوے اپنے بیچ تو معلوم کرنا عیوب کا حاصل ہوا اور اس سے خوش ہوا چاہیئے اور اُسکے دفع کے طرف مشغول ہووے اور اگر وہ صفت بد پایا نہ جاوے تو گویا وہ گناہوں کا کفارہ ہوا اور اس بیچ جاے شکر ہی خدائے عزوجل کی اور رحم کرنا اوپر مذمت کرنے والے کے جو ہلاک کیا اپنے کو۔ پس آئی ح ای بار یتعالی ہدایت کر میری قوم کو کیونکہ وے نہیں پہچانتے ہیں مجھکو یہہ دعا کئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان قوم کے اوپر جو توڑ دیئے دندان مبارک کو۔

بارھواں باب تواضع اور منت کے بیان میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آئی ح نہیں تواضع کیا کوئی شخص مگر یہہ کہ بلند کیا اسکو اللہ تعالی نے اور

آئی ح بزرگی تواضع سے ہی اور ضد اُسکا تکبر۞ پس تکبر بڑی ہی بڑائی
کی جو وہ دیکھتا ہی اپنے نفس کو بڑھکر دوسرے سے صفت کمال میں - پس حاصل
ہوتا ہی سبب اُسکے ایک بادِ کبر اور آئی ح پناہ مانگتا ہوں تجھ سے بادِ کبر سے
اور علامات تکبر کے برتری ڈھونڈھنا مجلسوں میں اور پیش قدمی کرنا چلنے
میں - اور کسی کے جانب گوشۂ چشم سے نظر کرنا - اور چشم حقارت سے دیکھنا
اور گردن کج کرنا - اور سر کو لٹکانا - اور تکیا لگاکر بیٹھنا - اور لوگ سامھنے کھڑے
کئے جانا - آئی ح تحقیق جو شخص کہ بیٹھے اور لوگ اُسکے روبرو کھڑے رہیں
پس وہ اہلِ دوزخ سے ہی ۞ اور خود سوار رہنا اور دوسرے پیادہ پا - اور
پیچھے کوئی آئے بغیر باہر نہ نکلنا - (پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف
لیجاتے تھے جماعت میں لوگوں کے ایسا کہ آگے نہ رہتے) اور اپنے گھر کے کارو
بار کو اور سودا سلف اُٹھاکر اپنے گھر لانیکو ننگ کرنا - آئی ح جو کوئی
سودا اپنے گھر کو اُٹھالایا سو وہ پاک ہی تکبر سے ۞ اور لوگوں کی اذیت
اُٹھانے سے بیزار ہونا پس یہ اصل ہی جوانمردی ہی - اور ملکا لباس چھوڑ
دینا - آئی ح جو کوئی خدا تعالی کے لئے ترک زینت کیا اور از روے
تواضع اور طلب رضائے حق کے بھاری کپڑے پہننا چھوڑا تو خدا تعالی اوسکے

اُسکے جمع کر رکھیگا اچھے لباس جنّت کے ○ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نئے
کپڑے نکالے اور پُرانے پہنے واسطے تعلیم امت کے اور واسطے دور ہونے وسواس کے
اگر زینت و پاکیزگی کے لئے ہو تو مضائقہ نہیں آئی رح برائی نہیں ہی اچھے
کپڑوں میں ○ (فرمائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معلوم کرنے سے حال سائل
کے) اور تمیز نظافت و تکبر کی پہچانے جاتی ہی برابر ہونے میں لباس خلوت اور جلوت
کے۔ اور غصہ کرنا اسپر جو ابتدا اسلام کی نکیا ہو۔ اور مناظرہ کرنیوالا حق بات کو پہنچنے
سے اندوہگیں ہونا۔ اور اسپر انکار کرنا۔ اور آفات تکبر کے خصومت کرنا ہی بارتعالی
ساتھ۔ آئی رح تکبر میری چادر ہی اور عظمت میری ازار ہی جو کوئی کہ نزاع کرے میرے ساتھ ان دونو خصلتوں میں
ہلاک کرونگا میں اسکو ○ اور نا خوشی میں اللہ تعالی آ تا ہی آیا ق تحقیق دوست نہیں رکھتا ہی خدا
تعالی گردن کشاں کو ○ اور کور دلی ہی آیا ق جلد ہی کہ پھیرونگا میں نشانیوں سے میرے
اُن لوگوں کو جو تکبر کرتے ہیں ○ اور آیا ق مُہر کرتا ہی اللہ تعالی دل پر ہر متکبر
سرکش کے ○ اور ذلت اُٹھانا ہی۔ اور صفات مذمومہ میں مبتلا ہونا جیسا بدل
دینا اپنی ہیئت کو۔ اور انکار کرنا حق بات کو۔ اور محروم رہنا ہی فضائل سے جیسے تواضع
اور حلم اور نصیحت۔ اور امر بالمعروف میں تکبر لازم نہیں ہوتا کیونکہ ایک غلام جو
نگہبان اپنے صاحبزادیکا ہو مارتا ہی اسکو کسی فعل ناشایستہ کے کرنے پر حالانکہ وہ

غلام حق بندگی بجالاتا ہی اُسکے حق میں۔ پس ازاں تواضع میں حد سے بڑھنا جیسا
چلنا عالم کا ایک موزہ دوز کے پیچھے یہہ بھی مذموم ہی۔ کیونکہ تواضع عالم کی موزہ
دوز کے ساتھہ یوں چاہیے کہ اسکو حقیر نہ سمجھے اور اسکے ساتھہ اظہار بشاشت ونرمی کرے
اور اسکی دعوت قبولے اور اسکی حاجت برآنے کے لئے سعی کرے لیکن تکبر اس تواضع
مذموم سے بھی بدتر ہی اور سبب تکبر کا فقط عجب ہی۔ اور کبھی سواے عجب کے اطلاق
تکبر کا مجازاً اُسکے علامات رکھنے والے پر بھی ہوتا ہی جیسا کینہ اور رشک اور ریا۔ پس
اس قسم کا تکبر مخصوص بڑا ہوا کرتا ہی۔ اور اسکا علاج یاد کرنا اُن آیات واحادیث
کو جو وارد ہوئے ہیں اُسکی مذمت میں۔ اور یاد کرنا گذشتگوں کے احوال کو
اور عادت کرنا ساتھہ اخلاق اہل تواضع کے۔ اور بناوٹ کرنا اُن اخلاق میں
اور کاٹنا عجب کی جڑ کو اور عجب کا معنی بزرگ جاننا ہی اپنے نفس کو۔ اور اُس
خصلتوں کو جو نعماے آلہی سے ہیں۔ ساتھہ میلان خاطر کے انکے طرف۔ اور بھول
جانا ان نعمات کے نسبت کو طرف منعم حقیقی عم نوالہ کے۔ اور بیفکر ہو جانا اُن کے
زوال سے۔ پس جو کوئی کہ دیکھا کسی نعمت کو خدایتعالی سے اور خوش ہوا کہ وہ
اسی کے فیضان سے ہی اور ڈرا اُس کے زوال سے تو نہیں ہی ایسا شخص عجب والا
اور عجب سواے ادلال کے ہی کیونکہ ادلال بھی عجب ہی مگر اسمیں یہہ زیادتی ہی

بیان تواضع

بیان تکبر

علاج

بیان عجب

بیان ادلال

کر اپنے نفس کا حق نزدیک اللہ تعالیٰ کے ثابت جانے - وارد ہوئی ح تحقیق کہ
نماز صاحب ادلال کی نہیں بلند ہوتی ہی اسکے سر پر سے ○ اور پہچانے جاتا ہی
ادلال بسبب تعجب کرنے کے اپنی دعا رد ہونے اور اپنے کو ایذا دینے والے کا حال
نہ بدلنے سے - اور بھی عجب سوائے کبر کے ہی کیونکہ کبر عجب کا اثر ہی اور وہ چاہتا
ہی متکبر علیہ کو پس عجب مذموم ہی اور اسمیں آفات ہیں ہلاک ہونا کیونکہ وہ مہلکات
میں گنا گیا ہی - اور گناہوں کو بھولنا - اور انکو حقیر جاننا - اور گناہوں کے تدارک کو
چھوڑنا - اور آفات عمل کی دریافت کو چھوڑنا اس گمان پر کہ خود مغفور ہو چکا ہی
اور خدا ایتعالیٰ کے عذاب سے بے فکر ہونا - اور علم سیکھنے اور نصیحت قبول نے
سے ننگ رکھنا اور خود ستائی کرنا - آیا ق اپنی تعریف مت کرو تم ○ اور علاج
عجب کا کہ وہ یاد کرنا ہی توفیق کو خدائے کریم کے سو فرض ہی اگرچہ پیدا ہووے
دل میں خواہش عجب کی اور اگر نہو تو نفل ہی اور سبب عجب کا پلیدی ہی طبیعت
کی جو وہ ایک بیماری ہی پرانی - اور اپنی حقیقتوں کو نہیں پہچاننا - اور اپنے نفس
کے کمال پر اعتماد رکھنا پس علاج اسکا اکھاڑ دینا ہی عجب کے اسباب کو کہ غور کرے
اپنی نفس کی حقارت میں کیونکہ ابتدا اسکا ایک نطفہ ہی اور آخر اسکا مردار اور اسواسطے
اگر اجازت چاہے کسی امیر شہر کے پاس داخل ہونیکی تو اکثر ایسا اتفاق ہو کہ اسکو

علاج عجب

رخصت اندر آنے کی نہ دے۔ اور غور کرے نفس کے احوال میں جو یکایک اسپر واقع ہونے
والے ہیں جیسے محنتاں اور شدائد و مصیبتاں اور غور کرے اُسکے اعمال ناقصہ و خسیسہ میں
کہ ایک سارے دن کے کام کی اور تمام رات کے پاسبانی کی مزدوری دو درہم
پاتا ہی عمر بھر کی خدمت کئے اور بہت سے دشواریوں میں پڑے بعد کچھ ادنی
مال حاصل کرتا ہی۔ اور غور کرے کرم و عنایت پر اُس سبحانہ تعالیٰ کے جو نیک
کام کی توفیق دیتا ہی اور ایک ساعت کے معیوب عمل کا بدلہ ہمیشہ کا ثواب عنایت
کریگا اور باوجود اس رفعت جلال و عظمت کمال کے اپنی دیدار کا وعدہ کیا ہی جس کے ادراک
میں انبیاء و اولیا عاجز آئے ہیں۔ اور جانے اسباب کو کہ کمال دنیوی فقط وہی ہی
جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا۔ اور کمال دینی نفی کرنے والا عجب کا ہی۔ پس علم نافع وہ
ہی کہ زیادہ کرے خوف خدا کو اور نہیں ہی عبرت بغیر اس علم کے اور نہیں ہی
کوئی عمل سوائے اسکے کیونکہ وہ شرط ہی یاد رکھ اسباب کو۔ اور عجب کے لئے فقط
نسب قابل اعتماد نہیں کیونکہ اُسمیں غیر سے عزت لینا ہی۔ آیا ق پس نہیں
ہی نسب درمیان انکے ○ اور آئی ح ای فاطمہ محمد کی بیتی اور ای صفیہ عبد
المطلب کی دختر عمل کرو تم اپنے اپنے ذات کے لئے پس میں تحقیق نہیں دفع
نہیں کر سکتا ہوں تم سے کوئی چیز ○ اور یہہ حدیث فرمائی گئی جبکہ نازل ہوا

فلا انساب بینہم
یا فاطمہ بنت محمد
و یا صفیۃ بنت عبد المطلب اعملا لنفسکما
فانی لا اغنی عنکما شیئا
مسلم عن عائشہ

ق ورا تو اپنے نزدیک کے قرابت والونکو ۞ اور نہ جمال ظاہری کیونکہ اعتبار
واسطے باطن کے اور دل کے ہی اور یے دونوں بھرے ہوے ہیں پلیدی اور
اوصاف رذیلہ سے ۔ اور نہ مال اور نہ قوت اور نہ ثروان ۔ پس آیا ق جسوقت
خوش ہوویں اس چیز سے جو دیئے گئے پکڑینگے ہم انکو یکایک ۞ اور آیا ق
پس کہا اپنے یار کو درحالیکہ وہ دیکھتا رہیگا ۞ اور آیا ق وہ وہ روز ہی کہ بھاگے
گا آدمی اپنے بھائی سے ۞ اور نہ کوئی عمل ۔ آیا ق وے لوگ سمجھتے ہیں کہ بر
تحقیق اچھا کرتے ہیں عمل ۞ اور نہ علم کیونکہ پوشیدہ گناہوں پر اطلاع پانا مشکل
ہی اور خاتمے کا حال مخفی و مستور ہی ۔ اور ایسی معصیت کہ جسکے عقب میں
ندامت آوے بہتر ہی ایسی طاعت سے جو پیچھے اسکے عجب لاوے بسبب
معدوم ہو جانے اسکے ۔ اور آئی ح نہیں ہی تم میں سے کوئی ایسا کہ نجات
دیوے اسکو عمل اسکا اور نہیں ہوں میں بھی مگر یہہ ہی کہ ڈھانپے مجھکو اللہ تعالی اپنے
فضل و کرم سے ۔

تیرھواں باب اخلاص اور نیت اور سچائی کے بیان میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اخلاص نیت کو خالی کرنا ہی ریا کی ملاوٹ سے ۔ اعلی مرتبہ اخلاص کا یہہ ہی کہ اعمال

ارادہ محض حق تعالیٰ کی خوشنودی کا ہے - اور یہہ پہچانے جاتا ہی اُس عزّوجل کے
صفات و افعال میں فکر کرنے اور اُسی سے مناجات مانگنے میں - بعد اُس کے یہہ
ارادہ نفع آخرت کا رکھے کیونکہ اسمیں حظِّ نفس ہے - اور اخلاص کی حقیقت میں
وارد ہوئی ح کہ کہے تو پروردگار میرا حق تعالیٰ ہی بعد از استقامت کرے
تو عبادت میں اسکے جیسا کہ امر کیا گیا ہی تو ۞ اور آئی ح خالص عمل وہ ہی
کہ کرے تو اُسکو واسطے خدا تعالیٰ کے اور ایسا کہ دوست نرکھے تو کہ کوئی تعریف کریں
اسپر ۞ اور فضیلت میں اخلاص کے آیا ق کہ حکم نہیں کئے گئے ہیں مگر یہہ کہ عبادت
کریں اللہ تعالیٰ کی در حالیکہ اخلاص رکھنے والے ہیں ۞ اور آئی ح کہ اخلاص
میرا سر ہی جو امانت رکھا میں اُسکو ایسے کے دلیں کہ دوست رکھتا ہوں میں اسکو
بندگوں سے میرے ۞ اور اصل اخلاص کی نیّت ہی - اور نیت ارادے کو کہتے ہیں
جو باعث ہوتی ہی اعمال کی - اور اعمال پیدا ہوتے ہیں پہچانت سے ضرر و نفع کے
جیسا کھانیکی خواہش حاصل ہوتی ہی پہچانت سے اسبات کے کہ یہہ طعام ہی کہ
جس سے بھوکھ دفع ہوتی ہی - اور وہ پہچانت سبب ہوتی ہی طعام کے طرف
ہاتھہ لنبا کرنیکو - اور نیّت داخل نہیں ہوتی ہی نیچے اختیار کے - پس جو شخص وطی
کیا بسبب غلبہ شہوت کے کہے نفع دیگا اُسکو منہہ سے بولنا یا دلمیں سمجھنا کہ نیت

ان الله يحب ... عمله ان يتقنه / قولوا ربي الله ثم استقيموا ... الا لله الدين الخالص ... وما امروا الا ليعبدوا الله مخلصين له الدين ... الاخلاص سر من سري استودعته قلب من احببت من عبادي

بسبب نیت وہ ہی ... ارادہ ... اختیاری ... بدون اختیار کے

کیا میں اس جماع سے اداے سُنت کی - اور کثرت امت کی - اور نیت ایک جز
ہی عبادت کے دو جز سے کیونکہ عبادت موقوف ہی نیت پر اور عمل پر - آئی
ح کہ اعتبار اعمال کا نیتوں سے ہی ⊙ اور ح ہر شخص کے لئے وہی ہی
جو نیت کیا ہو ⊙ اور نیت اُن دونوں میں کا بڑا جز ہی - آئی ح نیت
مؤمن کی بہتر ہی اُسکے عمل سے ⊙ اور اس لئے کہ نفع عمل کا موقوف ہی نیت پر
نہ کہ نیت عمل پر - پس قاتل و مقتول کے حق میں آئی ح بہ تحقیق قتل کرنیوالا اور
قتل کیا گیا دونوں دوزخی ہیں ⊙ اور مقتول داخل دوزخ ہونیکا سبب فرمائے
کہ بتحقیق وہ قصد ریا کا کیا تھا - اور حق میں اُسکے جو آرزو کیا کاشکے حاصل ہوتا
مال تو صرف کرتا میں معصیت میں - وارد ہوئی ح ایسی آرزو کرنیوالا گناہ میں
شریک ہی اُس مالدار کا جو معصیت میں صرف کرتا ہی ⊙ اور اس لئے کہ پیا دوا
کا واسطے علاج معدے کے نافع تر ہی اوپر ضماد کرنے سے - بلکہ اصل عبادت
کی نیت ہی - کیونکہ مقصود عمل سے اللہ تعالی کے طرف دل کو پھیرنا ہی اُسکے غیر سے
آیا ق ہرگز نہیں پہنچتا ہی جناب باری میں گوشت قربانی اور نہ اُسکا خون
ولیکن پہنچتی ہی پرہیزگاری تمھاری ⊙ اور اجماع امت واقع ہی گناہ گار ہونے
پر اس شخص کے جو جماع کیا اپنی بی بی سے اس تصور پر کہ وہ غیر عورت ہی - برخلاف

سلہ انما الاعمال بالنیات ۱۲
سلہ بخاری و مسلم و لکل امرئ ما نوی ۱۲
سلہ بخاری و مسلم
سلہ بیہقی نیۃ المؤمن خیر من عملہ
سلہ ان القاتل والمقتول فی النار ۱۲ ابو الشیخ
سلہ بخاری و مسلم
اور اس لئے سبب داخل دوزخ ہونے کا ... معصیت ۱۲
سلہ لن ینال اللہ لحومہا ولا دماؤہا ولکن ینالہ التقوی ۱۲ حج ۱۲

اُس کے کہ وطی کیا غیر زوجہ کو ایسے تصور سے کہ وہ بی بی اپنی ہی - اور بھی اتفاق
کئے ہیں گناہگار ہونے پر اس نمازی کے جو باوضو ہوتے نماز گذارا اِس گمان کے
ساتھ کہ میں بے وضو ہوں بخلاف اُس کے جو وضو نہیں رکھتے پر بھی باوضو ہونے
کے گمان سے نماز پڑھا - اور نیت سے ایک ہی غرض مطلوب ہوگا جیسا کھڑے
رہنا واسطے تعظیم کے یہہ خالص ہی - یا اور کئی غرض مقصود ہونگے جیسا خیرات
کرنا اپنے قرابتی فقیر کو - پس یے اغراض یا آپس میں غیر مستقل ہونگے یعنے جدا
نہونگے اور پہچانت اُسکی یہہ کہ جدا ہونے کی صورت میں وہ کام نہ کریگا -
یا مستقل یعنے آپس میں جدا ہونگے پس سب متساوی رہینگے یا متفاوت
جیسا کسی نماز پڑھتے ہوئے کو لوگ جمع ہونے سے خوشی زیادہ ہو - کیونکہ
اگر وہ امید ثواب کی نہ رکھتا بیشک نماز ہی نہ پڑھا ہوتا - اور متعدد ہوتی
ہی جزا بسبب متعدد رہنے نیات کے بشرطیکہ خیر یہ ہوں - جیسا مسجد میں
داخل ہونا خانہ خدا کی زیارت اور انتظار نماز با جماعت اور اعتکاف اور گوشہ
گیری اور تنہائی میں ذکر کرنا اور گناہوں سے بچ رہنے کی نیت سے - اگر وے
نیتیں شر یہ ہیں تو متعدد ہوتے ہیں سزائیں - جیسا مسجد میں بیٹھنا باطل باتاں
کرنے اور عورات کو دیکھنے اور لوگوں سے مناظرہ فخریہ کرنے اور اپنے علم کی

برائی بتلانے اور نمود اری کی نیت سے ۔ اور نیت خیر فعل مباح کو عبادت محضہ کردیتی

ہی ۔ جیسا جمعہ کے دن خوشبوئی ملنا ادائے سنت اور تعظیم مسجد اور تکریم یوم

جمعہ اور بدبوئی کی ایذا دور ہونے اور بوے خوش سے دوسرونکو خوش کرنے اور

لوگوں پر دروازہ غیبت کا بند کرنیکی نیت سے ۔ اور کبھو نیت مباح کام کو عبادت

محضہ سے افضل کردیتی ہی جیسا راحت لینا ادری سے نیند یا خوش طبعی مباح

سے ۔ نماز میں جمعیت پھیر لانے کے لئے ۔ افضل ہی اُس نماز سے جو دل اُچاٹ

ہوئے پر ادا کئے جاتی ہی ۔ اور بدنیت فعل مباح کو معصیت کردیتی ہی جیسا

خوشبوئی ملنا تکبر یا مالداری کو ظاہر کرنیکی نیت سے اور آرایش ... زن کو

اور نیت اثر نہیں کرتی ہی حرام میں ۔ اسیواسطے جائز ہوگا شراب کا پینا سا تحصیل

کو خوش کرنے کے ارادے سے ۔ اور کمال اخلاص کا صدق ہی ۔ آیا ق یاد

کر قرآن میں احوال ابراہیم کا بہ تحقیق وہ تھا راست گفتار خبر دینے والا ۔ اور آئی

ح بہ تحقیق مرد البتہ راست کہتا ہی اور سچ بولنے کی کوشش کرتا ہی یہاں

تک کہ لکھا جاتا ہی وہ شخص نزدیک اللہ تعالی کے راست گفتار ○ اور ادنی

رتبہ صدق کا صدقِ قول ہی ہر حال میں ۔ اور کمال اس صدق کا ترک کرنا کذبات

کا ہی اس بات سے احتراز کرنے کے لئے کہ دوسرا شخص خلاف واقع نہ سمجھے یا وہ

اور صورت کاذبہ کو دل کسب نہ کرے - اور رعایت صدق قول کی اللہ تعالی کے
ساتھ رکھے - پس جو کوئی پڑھا اِنّی وَجَّهتُ وَجهِیَ لِلّٰہ یعنے پھیرا میں نے منھ کو میرے اللہ تعالی
کے لئے اور اسوقت دل اُسکا غیر کیطرف ہو یا پڑھے نماز میں اِیّاکَ نَعبُدُ یعنے تجھکو ہی
پرستش کرتا ہوں حالانکہ وہ پرستش کرتا ہی دنیا کی پس وہ جھوٹا ہی - اور علی ہذا
صدق نیت ہی سو وہ خالص کرنا ہی واسطے اللہ تعالی کے - پس مخلوط کرنا
اُسمیں فوت کرتا ہی صدق کو جیسا کہا جاتا ہی کہ یہ صادق الحلاوت ہی یعنے
خالص شیریں ہی - اور بعد اُسکے صدق عزم ہی - سو وہ ایک قصد ہی مضبوط
اوپر نیک فعل کے - جیسا ارادہ کرنا خیرات کا اگر مال پاوے اور عدل کرنیکا
اگر حکومت پاوے بعد اُس کے صدق وفا ہی کیونکہ نفس انسان کا کبھی جوانمردی
کرتا ہی عزم پر نیکی کے اور سستی کرتا ہی اسکو وفا کرنے میں - اور آیا **ق** بعض مردان
خدا ایسے ہیں کہ راست کئے اسکو جو عہد کئے اللہ تعالی سے جسپر ۰ بعد اسکے صدق
عمل ہی سو وہ برابر رکھنا ظاہر و باطن کا ہی - کیونکہ بردباری سے چلنے والا باطن اسکا
اگر وقار سے خالی ہو تو وہ صادق نہیں - آئی **ح** باطن اُنکا ظاہر سے بہتر ہے
بعد ازاں صدق ہی مقامات دینی میں پس علامت صدق خوف کی چہرے کی
کی زردی اور دل کی بیزاری اور ترک معاصی اور لذات نفسانی کو چھوڑنا اور

طاعات الٰہی میں مضبوط رہنا ہی - اور ایسا ہی دوسرے مقامات دینی میں -
اور صدیق مطلق وہ ہوگا جو متصف رہے تمامی صفات سے صدق کے اور
ضد صدق و اخلاص کا ریا ہی اسکو کہتے ہیں کہ بسبب عبادت کے سوائے
حقتعالیٰ کے دوسروں سے مرتبہ ڈھونڈے - پس خاص کئے گئی ہی ریا ساتھ
ظاہری عمل کے لیکن غذا لئے مضر سے پرہیز کرنیکا ارادہ روزے میں اور تبرید
کی نیت وضو میں اور قصد سیر کرنیکا اور اہل و عیال سے بیزار ہونیکا اور تجارت
کا حج میں اور ارادہ نفقے کے بارے اور بدخلقی سے بچنے کا آزاد کرنے میں
رکھنا داخل ریا نہیں مگر بسبب ان نیتوں کے اخلاص فوت ہو جاتا ہی - اور
ریا نمود ہوتی ہی ساتھ بدن اور صورت اور لباس اور قول اور عمل وغیرہ کے
جیسا ظاہر کرنا لاغری کا اور باقی رکھنا نشان سجدے کا اور پہننا صوف کا اور
وعظ کہنا اور نماز کو طول کرنا اور بہت سے شاگرداں اور مریدوں کو جمع کرنا - اور
وہ مرتبہ جو غیر اللہ سے بغیر وساطت عبادت کے خواہش کیا جاوے جیسا کثرت
مال سے اور یاد رکھنے سے اشعار کے یہ سب خارج ہیں ریا سے اور حرام نہیں
جب تک کہ بد خصلتوں کے ساتھ نہ ملیں - جیسا تکبر جسکا ذکر مقدمۂ جاہ میں اوپر
گذر چکا - اور ویسا ہی ریا سے خارج ہی اپنے کو سنوارنا دولہوں کو مومنوں کے

اپنے طرف پھرنے اور انکی ملامت سے بچ رہنے - اور وہ جو کچھ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تزئین سے روایت کیے گیا ہی سو وہ داخل عبادت ہی - کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعوت خلق کے لئے امر کئے گئے تھے - پس اگر گرا دیتے اپنے نفس کو انکے دلوں سے تو مقصود خود دعوت سے تھا حاصل ہوتا - اور آفات ریا کے مکر کرنا ہی دکھلانے سے ایسی چیز کے جو اپنے میں نہو - پس وہ ریا امور دنیوی میں حرام ہی پھر دینی امور میں بطریق اولی حرام ہوگی - اور تمسخر کرنا ہی خدا تعالی کے ساتھ - اختیار کرنے سے خوشنودی غیر حق تعالی کی اوپر رضامندی اس کے اور لوگوں کے دلوں میں اپنے نفس کو بزرگی دلانا اوپر تعظیم حق تعالی کے - اور احتراز کرنا ہی غصے سے غیر خدا کے اپنے پر اور خدا تعالی کے غصے سے بے پروا ہونا - اور مردود ہونا عمل کا ہی - آئی ح بہ تحقیق میں قبول نہیں کرتا ہوں مگر اس عمل کو جو خالص ہو میرے لئے ۞ اور بھی ملامت اٹھاتا ہی درمیان فرشتگان کے - آئی ح کہا جاتا ہی فرشتگوں کو وقت لے چڑھنے ان کے عمل ریائی کو کہ پھیر دو تم اسکو طرف سجین کے کیونکہ عامل اسکا نہیں ارادہ کیا ہی میرا اور ملامت اٹھاتا ہی روز قیامت میں - آئی ح ریا والے کو پکاریںگے ای کافر ای فاجر ای فریب دینے والے ای نقصان اٹھانیوالے ۞ اور بے نفعی ہی

اجر سے - آئی ح کہینگے کہ طلب کر مزدوری اپنی اُس سے جس کے لئے عمل کیا تھا تو
اور آئی ح آیا کشادگی نہیں دیتے تجھکو مجلسوں میں کیا نہتھا تو سردار دنیا میں آیا ارزاں
نہیں کئے گئی واسطے تیرے خریدی کیا تعظیم نہیں کئے گیا تو لوگوں میں ⊙ اور عذاب
آخرت پاتا ہی - آئی ح اہل ریا عذاب دیا جائینگے انگارے سے ⊙ اور بدترین
ریا باعتبار نفس ریا کے یہہ ہی کہ عمل سے ہرگز ارادہ ثواب کا نہ ہے - اور یہہ
خدا تعالی کے کمال غضب میں آنیکا سبب ہی - بعد ازاں وہ ریا ہی کہ دو ارادے
اسمیں رہیں مگر ریا غالب رہے - یہہ بھی اُسی قسم اول کے قریب ہی - پھر وہ ریا ہی
کہ جسمیں دونوں ارادے برابر ہیں - اس میں یہہ امید ہی کہ نہ ثواب ہو نہ عذاب لاکن ریا
کار کے مواخذے میں وارد ہوئے سے ادلہ عام ہونے سے یہہ بھی اُسمیں شامل ہی -
بعد اسکے وہ ریا ہی کہ جس عمل میں قصد ثواب کا غالب رہے پس گمان غالب ہی
کہ اسمیں نقصان ثواب کا ہی نہ کہ بطلان - یا ثواب و عقاب پاویگا بقدر ہر دو
نیت کے - اور اخلاص و ریا کو پہچاننے میں اصل یہہ ہی کہ بہ تحقیق قربت حق تعالی
کی حاصل ہوگی موافق میلان خاطر کے اُسکی طرف - اور دوری اس سے واقع
ہوگی بقدر غفلت کے اس سے - اور جو آئی ح کہ میں سب بے نیازوں میں
بڑا بے نیاز ہوں شرک سے ⊙ اور بھی ایسے احادیث حمل کئے جاتے ہیں اوپر قسم

اول ہے۔ اور بدترین ریا باعتبار عمل کے اصل ایمان میں ہی اس میں خلود نار کی وعید آئی ہی بعد اسکے ریا سواے ایمان کے اصل فرائض میں ہی اس میں غضب الٰہی کی وعید آئی ہی۔ بعد ازاں ریا اصل سُنَن و نوافل میں۔ اور اسمیں اسکا نصف عذاب ہی غیر کی خوشنودی کو اللہ تعالیٰ کی رضامندی پر اختیار کرنے کے سبب سے نہ یہہ کہ ترجیح دیا ہی غضب کو غیر کے غضب الٰہی پر۔ بعد ازاں بدتر ریا اوصاف عبادتمیں ہوگی۔ پس واجبات میں جیسے تعدیل ارکان۔ پھر ریا مکملات عمل میں جیسا تطویل ارکان اور تحسین ہیئت ارکان۔ بعد ازاں ریا امور زوائد میں جیسا علی الصباح مسجد کو جانے اور صف اول کا قصد کرنے میں۔ اور بدتر ریا باعتبار اس چیز کے ہی جو واسطے اسکے قصد معصیت ہو جیسا اظہار تقوی کرنا تا متولی وقف پر بنے واسطے خیانت کے۔ بعد ازاں ریا قصد مباح سے جیسا زن شریفہ کو نکاح کرنے مستحق ہونا بعد ازاں واسطے ممتاز ہونے عوام الناس سے۔ اور کبھی ریا عمل میں اسکے پوشیدہ رہتی ہی جیسا خوش ہونا کسی عمل سے بسبب اطلاع پانے غیر کے۔ اور کبھی یہ کرنا واسطے اظہار عبادت کے۔ اور کسی عمل کو خلوت میں بخوبی ادا کرنا تا روبرو لوگوں کے خلاف اسکا ہونے نپاوے۔ اور تا کہ نظروں میں لوگوں کے آراستہ معلوم ہووے بسبب ظاہر ہونے خشوع کے اعضا میں۔ اور تا تیر

ریا کی جب غلبہ کرے بعد از تمام ہونے عمل کے بسبب مسرور ہونے کے ظہور پر یا اظہار
پر عمل کے تو باطل نہیں کرتی ہی اُس عمل کو۔ بسبب باطل نہونے ثواب کے جو قبل
وقوع ریا حاصل ہو چکا۔ اور اسمیں ثواب ہی اور عذاب بھی۔ اور اسمیں جو
آئی ح کہ نہ روزہ رکھا تو اور نہ افطار کیا ⊙ (فرمائے ایسے کے حقمیں جو کہا
کہ میں ہمیشہ روزہ رکھا ہوں) مراد کراہت صوم دہر ہی بسبب داخل ہونے
ایام عیدین و تشریق کے اسمیں۔ اور اسمیں جو آئی ح یہی تیرا حصہ ہی قرأت
سے ⊙ (فرمائے ایسے کے حق میں جو کہا کہ کل کی شب پڑھا میں سورۂ بقر کیتیں)
مراد یہہ ہی کہ خالی نہ تھا دل اسکا ریا سے وقت قرأت کے کیونکہ ظاہر کرنا اسپر دلیل ہی
اور جب واقع ہووے ریا وقت عمل میں درحالیکہ خالی ہووے اخلاص سے۔ اور
باعث ہووے اوپر عمل کے اور ختم کرے عمل کو اُسی حال پر (جیسا کہ اثنائے
عمل میں یاد کیا کسی گم گئی ہوئی چیز کو یا حادث ہو کوئی تماشا پس تمام کیا عمل کو بسبب
حاضر رہنے غیر شخص کے ایسا کہ اگر نہو تا وہ وہاں البتہ توڑ دیا ہوتا اسکو) تو باطل
کرتی ہی ایسی ریا اس عمل کو جو ذو ارکان رہے اور جائز ہونا بعض کا ساتھ بعض
کے متعلق رہے جیسا نماز روزہ اور حج۔ آئی ح عمل مانند ایک برتن کے ہی
اگر اچھا رہے اسفل اسکا تو اچھا رہے اعلیٰ اسکا ⊙ اور آئی ح جو شخص کہ ریا

کرے اپنے عمل میں ایک ساعت ناچیز ہو تا ہی عمل اسکا جو آگے گذر چکا ○ لاکن
نہیں باطل ہوگا وہ عمل جو ذو ابعاض و ارکان نہ ہے جیسا صدقہ اور تلاوت کیونکہ
ہر ایک اجزا اسکے جدا ہیں اور ریائے حادث عمل ماضیہ کو باطل نکریگی۔ اور اگر
خالی ہو عمل اخلاص سے بلکہ ریائے حادث غالب آئی مانند غالب ہونے خوشنودی
کے اطلاع پانے سے غیر کے۔ پس ظن غالب یہہ ہی کہ اسمیں فساد عمل کا ہی۔ اگر
ادا کیا جاوے کوئی ایک رکن ریا کے ساتھ اور نہیں پھیر لاوے باعث اصلی کو جو اخلاص
ہی۔ کیونکہ ہم باقی رکھتے ہیں نیت خالصہ کو ابتدا کے بشرطیکہ آخر تک نہ عارض
ہو وہ چیز جو شروع میں آتی تو مفسد عمل کی ہوتی۔ اگرچہ احتمال جواز کا رکھتا ہی بسبب
باقی رہنے قصد ثواب کے جو موجود تھا وقت آغاز عمل کے۔ اور اگر متصل ہووے
ریا ساتھ عقد یعنے نیت کے درحالیکہ خالی رہے قصد ثواب سے اور تمام بھی کرے
عمل کو اسی پر پس بالاتفاق اس عمل کو اعادہ کرے۔ اور اگر قبل تمام ہونے عمل کے
رجوع کرے طرف اخلاص کے تو وہ بھی ویسا ہی قابل اعادہ ہی بہ سبب مفقود ہونے
اخلاص کے بوقت نیت۔ اور ضعیف ہی وہ قول جو کہتے ہیں کہ واجب ہی اعادہ
فقط افعال کا جو بسبب ریا کے فاسد ہوئے۔ اور واجب نہیں اعادہ تحریمہ کا کیونکہ تحریمہ
ایک عقد ہی اور ریا ایک خطرہ ہی کہ خارج نہیں کرتا تحریمہ کو عقد ہونے سے۔ یہہ قول

له یعنے ابتدا میں اخلاص تھا اور انتہا عمل میں ریا غالب ہوئی اگر ریا غالب ہوئی تو اسکے حکم میں بسبب غلبہ ریا کے فساد عمل کا یہہ ہی کہ وہ عمل بھی احتمال جواز کا رکھتا ہی بسبب قصد ثواب ابتدا عمل میں جو قصد ثواب تھا باقی ہی ١٢

اسواسطے ضعیف ہوا کہ جو افعال فاسد ہوئے ریا سے زائدہ ہیں نماز میں سو وے باطل کرینگے
نماز کو - اور بھی ضعیف ہی وہ قول جو کہتے ہیں کہ واجب ہی استغفار کرنا اول سے
اور تمام کرنا عبادت کو ساتھ اخلاص کے - کیونکہ اعتبار اعمال میں خاتمے کو ہی جیسا
اگر ختم کیا جاتا عمل ساتھ ریا کے تو باطل ہوتا - اور بسبب ہونے عمل کے خاص خدائے
عز و جل کے لئے وگرنہ ریا کار کافر ہو جاتا - اور بسبب زائل ہونے ریائے عارضی
کے توبہ و استغفار سے - یہہ قول بھی اس لئے ضعیف ہوا کہ ریا ضرر پہنچانیوالی
ہی نیت میں - اور حالت ابتدا میں رعایت اخلاص کی اولی ہی - اور اگر
متصل ہووے ریا ساتھ عقد کے نہ خالی ہو قصد ثواب سے پس ویسے عمل
میں جو قبول کرے فساد کو جیسا صدقہ دینا تو ثواب دیا جاتا ہی اوپر اخلاص
کے اور عقاب ہوگا اوپر ریا کے - آیا ق جو کوئی عمل کرے مقدار ایک ذرے
کے نیکی تو دیکھیگا اسکو اور اگر عمل کرے مقدار ایک ذرے کے بدی تو دیکھیگا
اسکو ۝ اور ویسے عمل میں جو ذی ارکان رہے مانند نماز کے پس اگر وہ نفل ہو
تو باطل نہیں کرتی ہی ریا اس نماز کو یہاں تک کہ صحیح ہی اقتدا کرنا غیر کو اسمیں اور
اگر فرض نماز ہو تو ساقط نہیں کرتی ہی ذمے سے اگر نہ مستقل ہو قصد ثواب
کا - اور اگر ارادہ ثواب کا مستقل رہے تو اسکے دو احتمال ہیں جیسے ساقط ہونا

سے یعنے بدون اعادہ
کے افعال اور اخلاص کے ۱۲
سے یعنی نماز میں ۱۲
سے یعنی دلیل
سے یعنی جو استغفار
اس قول کے کہنے والے قائل
سے واجب ہو اور اتمام بالاخلاص
ہی اور درست جانتے ہیں ۱۲
سے یعنی ہمیشہ دوزخ کا رہنے والا
سے یعنی قسمت بعد
نہیں ۱۲ سے وزن
مثقال ذرۃ خیرا یرہ و من
یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ ۱۲
ج ۳۰ ع ۲۳
عہ عمل کے لئے ہے کہ ریا ہی کرتا ۱۲

سے یعنی نیکی کی جزا اور
بدی کی سزا پاویگا ۱۲
سے عامل کیلئے بھی فرض نماز
کا اعادہ ضرور ۱۲
سے مستحکم و مضبوط ۱۲

ہی ذمے سے فرض کیونکہ اداکیا اسکو نیت مستقلہ سے - اور نہیں ساقط ہوتا ہی فرض
ذمے سے اس لیے کہ نیت خالص سے اداکرنا اسپر واجب تھا - اور اگر ہووے ریا
جلدی کرنے میں پس اس میں فوت فضیلت ہی اور قصد ریا کے سبب سے
معصیت - لاکن ریا مغلوب غیر موثر سے (جیسا کہ غیر کے اطلاع پانے سے
فقط خوش ہونا) ظن غالب یہہ ہی کہ عمل جائز ہی بسبب نہ معتبر ہونے ریا غیر
موثر کے اور احتمال فساد کا بھی ہی کیونکہ عمل کو خالص کرنا واجب تھا اور عمل
مخلوط بہ ریا نہیں ادا ہوتا ہی - اسی سبب سے توقف کئے حارث محاسبی
رحمۃ اللہ تعالی علیہ حالانکہ میلان رکھے طرف فساد کے - اور بعض کہے ہیں کہ ہی
فاسد ہوتا ہی ادنی خطرہ سے ریا کے مطلقاً - بسبب حرص کرنے ان لوگوں
کے تصفیہ قلب میں - اور مسئلہ ریا کا مشکل ہی اور اسکا علم خدا یتعالی کو ہی
اور علاج ریا کا اکھیڑنا ہی محبت کو جاہ اور مدح کے اور کراہت کو مذمت و
طمع کے ان باتوں سے جو لگے خلق کو رہوے - اور چھپانا عمل کو بتکلف - اور یاد کرنا
فوائد کو اخلاص کے - اور آفات کو ریا کے - پس کیا خراب حال ہی ایسے شخص کا
جو کفایت نہیں کرتا ہی اسکو نظر کرنا اللہ تعالی کا ایک ساعت کے معیوب عمل پر
اور وہ تعالی شانہ باوجود جلالت شان کے کفایت کرتا ہی ایک نظر کو بندہ کے

۵۱ احتیاطاً اعادہ کرے یعنی ہی ۱۲ ۵۲ یعنی نزول وقت یا دوسرے سبب کے ساتھ اصل عمل میں ۱۲ ۵۳ یعنی یقیناً عمل فاسد نہیں ہوتا ۱۲ ۵۴ وساوس جو تصفیہ قلب کے مانع ہیں یعنی ادنی خطرہ ریا بقصد عبادت ہی ۱۲

علاج ریا

۵۵ نظر کرنا خدا تعالی کا بندے پر یعنی صفات ربوبیت سے بہرہ مند کرنا ۱۲

اپنے صفات و مصنوعات میں آیا ق جانو تم کہ خدا تعالی ہر چیز پر قادر ہی ○
آخر آیت تک - اور کیا بد حال ہی اُسکا جو فروخت کیا اپنے عمل کو ایک خسیس اور
فانی چیز سے - اور منہہ پھیرا اس کو بیچنے سے ثواب دارین کے ساتھہ - آیا ق
کون ہی وہ کہ ارادہ کرے ثواب دنیا کو کیونکہ نزدیک اللہ تعالی کے ثواب دنیا
و آخرت کا ہی ○ اور یاد کرنا اُن کو جو وارد ہوے ہیں اخلاص کے باب میں لیکن
ظاہر ہونے میں نیک عمل کے خوش ہونا محمود ہی نظر کرتے حسن لطف اُس خداوند
تعالی کے بسبب ڈھانپنے اُسکے گناہوں کو بندے کے اور ظاہر کرنے طاعتوں کو -
آیا ق یہہ کہ ایمان و طاعت خدا کے فضل و رحمت سے ہی پس اس سے خوش
ہوجو ○ اور اوپر اس بات کے کہ خدا تعالی ایسا ہی کریگا آخرت میں - آئی
ح نہیں ڈھانپتا ہی خدا تعالی اپنے بندے کی بدی کو دنیا میں مگر کہ ڈھانپتا
ہی اُسپر اُس بدی کو آخرت میں ○ اور بسبب اس نیت کے کہ کوئی اقتدا کرے
ساتھہ اپنے اُس عمل میں - پس دو چند کیا جاتا ہی واسطے اُسکے اجر اُس عمل
خیر کا - اور اس سبب سے کہ تحقیق اطلاع پانے والے ثواب پاویں اُس عامل خیر
کے ساتھہ محبت رکھنے سے اور ستایش کرنے سے اُسپر - اور یہہ بات پہچانے
جاتی ہی برابر جاننے سے اپنی تعریف کو اور کسی مرد صالح کی تعریف کو اور کسی

ان الله على كل شئ
قدير ...
قل بفضل الله وبرحمته
الدنيا والآخرة
...

ما ستر الله على عبده
في الدنيا الا وستره عليه
في الآخرة رواه مسلم

قسم محمود سے ہی جو آئی ح[۹۱] کہ تیرے لئے دو اجر ہیں ایک اجر پوشیدہ کرنیکا اور
دوسرا اجر ظاہر کرنیکا ۞ (اس شخص کے حق میں جو کہا کہ چھپاتا ہوں عمل کو اور جب
وہ ظاہر ہووے خوش ہوتا ہوں) اور محمود ہی عمل نیک ظاہر میں کرنا دوسری
کو ترغیب دینے کے لئے۔ آئی ح[۹۲] جو شخص نکالیگا چال اچھی پس اسکے لئے
اجر ہی اس عمل کا اور اجر اس شخص کا جو عمل کریگا اسپر روز قیامت تک ۞
اور اظہار عمل پر حکم کئے گئے ہیں انبیا علیہم السلام لیکن یہہ اظہار اس شرط سے ہی
کہ ظاہر کرنیوالا ان لوگوں سے ہو کہ دوسرے اسکی پیروی کریں۔ اور مبالغہ
کرے ریا سے احتراز کرنے میں۔ اور علامت اسکی[۹۳] یہہ ہی کہ اگر ٹھہرایا جاوے
پیروی کو لوگوں کے کسی غیر کے ساتھ اور کسی ایک طور سے سر و علانیہ کے اجر
کی برابری معلوم ہوجاوے تو اظہار عمل کی رغبت نہ کریگا۔ اور محمود ہی ذکر کرنا
عمل کئے بعد ترغیب کے ارادے سے سو یہہ بات اسکو سزاوار ہی کہ قوت باطن
رکھتا ہو اور مراتب اخلاص میں کامل ہوا ہو۔ مگر بیان کرنیکا خطر سخت تر ہی کیونکہ
آسان ہی زبان سے بولنا اور مبالغہ کرنا۔ اور اس سے نفس لذت پانا۔ اور
آسان بھی ہی کیونکہ ذکر کرنا بعد عمل کے باطل نہیں کرتا ہی اسکو۔ اور محمود ہی اپنے
گناہوں کو چھپانا نہ ریا کے ارادے سے تا لوگ اپنے حق میں اعتقاد پرہیزگاری کا رکھیں بلکہ

۹۱ لک اجران اجر السر و اجر العلانیۃ رواہ البیہقی عن ابن مسعود
۹۲ من سن سنۃ حسنۃ فلہ اجرہا و اجر من عمل بہا الی یوم القیمۃ رواہ مسلم عن جریر
۹۳ یعنی اظہار و اسرار ترغیب کا ہو سکنے کی علامت ۱۲

انکو چھپاوے تا محفوظ رہے پردہ دری سے کیونکہ ظاہر کرنے میں انکے خوف ہی قیامت کی رسوائی کا۔ یا اس لئے کہ انکے ڈھانپنے پر حکم کیا گیا ہی۔ آئی ح جو شخص مرتکب ہووے کسی شی کا ان نجاستوں چاہئے کہ پوشیدہ رکھے تو ڈھانپتا ہی اسکو اللہ تعالی ۞ اور یہہ بات یوں پہچانے جاتی ہی کہ غیر کے گناہاں ظاہر ہونیکو مکروہ جانے۔ یا اس لئے کہ لوگوں کی ملامت سے رنج نہ پاوے کیونکہ دفع رنج مباح ہی اور رنج پانا انسان کی جبلی ہی اور اسکو سہنا موجب کمال۔ یا اس لئے کہ لوگ گواہاں ہیں خداے عز و جل کے۔ آئی ح جس شخص کی تعریف کروگے تم نیکی سے واجب ہوگی اسکے واسطے جنت اور وہ جو یاد کریں تم اسکو شر سے واجب ہوگی اس کے لئے دوزخ تم لوگ گواہاں ہیں خدا تعالی کے زمین پر فرمائے تین بار ۞ یا اس لئے کہ اسپر مذمت کرنیوالا گناہگار ہوتا ہی۔ اور یہہ پہچانے جاتا ہی کہ مساوی رہے اسکے پاس مذمت اپنی اور غیر کی۔ یا اس لئے کہ خوف ہو اس بات کا کہ کوئی اپنے کو رنج دینے کا قصد کرے۔ یا اس لئے کہ حیا نہ اٹھے کہ وہ طبیعت کی بزرگی سے ہی۔ آئی ح حیا سب قسم کی بہتر ہی ۞ اور آئی ح حیا شاخ ہی ایمان کی ۞ یا اس لئے کہ دوسرا کوئی اسکی پیروی کرنے نہ پاوے۔ اور محمود ہی کہ پسند کر

محبت کو خلایق کے اپنے حق میں نا جانے دوست رکھنے کو خدا تعالیٰ کے اس محبت
سے - پس جس کسی کو خدا تعالیٰ دوست رکھیگا محبوب کریگا اسکو خلائق کے
دلوں میں - پس ازاں ایسی طاعت کہ جس سے عوام الناس لذت نہیں لیتے ہیں
مثل نماز و روزے کے لوگوں کے سامھنے اگر ابتدا کرنے کے وقت ریا ہجوم کرے اور
اخلاص سے خالی رہے چھوڑ دیوے اسکو ریا دور ہونے تک اور اگر اخلاص و ریا
دونوں جمع ہوں تو عمل شروع کرے اور ریا کو دفع کرنے میں کوشش کرے
اور تمام کرے اسکو - اور اگر بعد شروع کرنے کے دخل ریا کا ہوا ہو تو ویسا ہی تمام کرے
اور ترک نکرے عمل کو کیونکہ اسمیں موافقت ہی شیطان کی - اور اس لیے کہ اخفا
کے ساتھ مشہور ہونے سے لوگ جانینگے کہ یہہ صاحب اخلاص ہی -
اور اس لئے کہ پہچانا جاوے کہ یہہ شخص ریا سے پرہیز کرنیوالا ہی تو یے دونوں
بھی ریا ہیں - اور نخعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ چھوڑ دیتے تلاوت کو قرآن کے کسی
شخص کے آنے سے سو اس سبب سے تھا کہ جانتے کہ وہ اپنے طرف احتیاج لایا
ہی اور اسکے ساتھ مشغول ہونے میں جلدی کئے کیونکہ وہ بزرگ ریا سے
دور رہتے - اور اگر ریا سے زائد کیا عبادت کو عادت سے بسبب پیدا ہونے
فرحت کے دوسرے کسی ایک عابد کو دیکھنے سے پس اگر ہی وہ زیادتی بطور شوق

حاشیہ: بیان [illegible]

حاشیہ: [illegible]

سکے اور اُس عابد کو دیکھکر غفلت و سستی اپنی دور ہونے سے پس زیادہ کرے اسکو
درحالیکہ وسوسہ ریائی کو دفع کرتا ہو۔ بخلاف اُسکے اگر وہ شوق واسطے پیروی
عابد کے اپنے طرف ہو تو وہ زیادتی ریا ہی۔ اور یہہ فرق یوں پہچانے
جاتا ہی کہ صاحب زوائد اگر دیکھے اس عابد کو کہ وہ اپنے کو نہیں دیکھتا ہی تو
محبت کرے اس عمل زوائد کی۔ اور ایسی طاعت کہ جس سے عوام الناس لذت
لیتے ہیں سو خلافت و امارت ہی۔ آئی ہی حدیث میں ایکدن امام عادل کا بہتر ہی
عبادت سے اس شخص کے جو تنہا ستر سال کیا ہو ۰ اور آفت اسکی بہت بڑی
ہی کیونکہ وہ حرکت دیتی ہی آدمی کے باطن کو محبت جاہ کے طرف۔ اور پہنچاتی
ہی ارتکاب معاصی پر بسبب زیادہ ہونے محبت جاہ کی۔ اور اسیواسطے احتراز
کئے ہیں پرہیزگاراں اُس سے۔ پس خلافت سے احتراز کیا چاہئے وہ شخص جو
ضعیف ہو۔ نہ کہ صاحب قوت کہ محبت جاہ کی اسمیں مؤثر نہو گی مگر یہہ
قوی بھی جسوقت جانے کہ بعد قبول کرنے خلافت کے حالت اپنی بدلیگی تو قول صحیح
یہہ ہی کہ احتراز کرے قبول کرنے سے کیونکہ نفس آدمی کا فریب دینے والا ہی۔
اور ثابت قدمی یقین ہوتے پر بھی اُس سے ڈرا چاہئے لیکن ثابت قدمی نہ رہنے
کی حالت میں بطریق اولی خوف کرنا ہی۔ اور خلافت سے باز رہنا آسان ہی

منصوب ہونے کے معزول ہونے سے۔ پھر خدمت قضا بعد اُس کے وعظ بولنا۔ بعد ازاں درس کہنا تس پیچھے فتویٰ دینا ہی۔ یہ سب فضیلت اور خطر اور شرط قوت میں علی الترتیب ہیں۔ اور کنارہ لینا سلف کا ان اموراتسے مشہور و معروف ہی۔ اور پہچانے جاتا ہی قوت دین اسطور پر کہ کروہ نہ جانے قبول کرنے کو دوسرے کے اُس منصب کتیں پس اگر معدوم ہوجاوے کوئی قوی کامل تو متعین ہوجاوے وہ جو موجود لوگوں میں قوی ہی بشرطیکہ سعی کرنے ہارا رہے پرہیز کرنے میں اُس کے آفات سے۔

چودھواں باب سب امور کو خدا تعالیٰ کے جانب تفویض کرنے اور امید کو تاہ کرنے اور موت کو یاد کرنے اور خواب غفلت و غرور سے بیدار ہونیکے بیان میں۔

۱۱ ابو عمر	بسم اللہ الرحمن الرحیم	

خطرہ دو قسم پر ہی۔ پہلا خطرہ فساد ہی جو محتاج ہوتا ہی بندہ اُس میں تفویض کرنے کو عمل کتیں طرف حق تعالیٰ کے۔ اور معنی تفویض کی درخواست کرنا ہی حفظ کو خدا تعالیٰ سے تاکہ خوبی کو نگاہ رکھے اپنے عمل میں جسمیں فساد سے امن نہو۔ اور بعضو کے

اور فضیلت
فتویٰ دینے کی

یعنی بعد خلافت کے مرتبۂ تنزل ہے یعنی خلافت میں فضیلت اور خطر اور شرط علماء کے لائق قوت دینی ہی اور قضا وغیرہ میں...

نزدیک تفویض وہ ہی کہ ہووے اسکو بغیر کئے کے نجات اور ممکن ہو کہ جمع ہووے
ساتھ اسکے گناہ - یہہ معنی مخصوص ہی ساتھ نوافل اور مباحات کے - اور بعضون
کے نزدیک تفویض وہ عمل ہی جو ممکن ہو کہ در پیش آوے اسپر وہ عمل کہ استعمال
اسطرف اولی ہو - یہہ بات شامل ہی فرض کو بھی - کیونکہ جو کوئی قصد کرے
نماز کو ادا کرنیکا تنگ وقت میں اور اسکے نزدیک کوئی ایک ڈوبنے والا یا
جل جانے ہارا ہے اور اسکا نکالنا ممکن ہو تو اسکو نکالنا بہتر ہی نماز پڑھنے سے
اور جاننے کہ تفویض ناگزیر ہی دل کو خطرے سے تسکین دینے کے لئے فی الحال اور
اسمیں خوبی حاصل ہونے کے واسطے آیندہ - پس خدائے عزوجل تفویض کئے
گئے کام میں فساد کو جگہہ نہیں دیتا ہی - آیا ق حوالہ کرتا ہوں میں اپنے کام
کو طرف اللہ تعالی کے ۞ آخر آیت تک اور بعض وقت کار نیک کو بھی نہیں کرتا
ہی یہاں تک کہ سورہے آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم ساتھ اپنے اصحاب
رضی اللہ تعالی عنہم کے نماز صبح کے وقت میں - اور بندے کو یہہ لائق ہی کہ افضل
کو اختیار کرے اگر اختیار دیا جاوے - مانند قول اُس بیمار کے جو کہتا ہی طبیب
سے کہ میرا علاج آب شلگم سے کر نہ آب جو سے درصورتیکہ رہے خوبی دونوں میں
ساتھ راضی رہنے کے غیر افضل سے - بخلاف اصلح کے کہ وہ نامعلوم ہی - اور

ضد تفویض کی طمع ہی اور طمع کرنا بھی محمود ہی بشرطیکہ قید صلاح کے ساتھ رہے یا
آخر خیر سے دور رہے آیا ق اور اللہ تعالیٰ وہ ذات ہی طمع کرتا ہوں میں
کہ بخشے وہ گناہ ہونکو میرے قیامت کے دن ۞ اور آیا ق تحقیق ہم طمع کرتے
ہیں اسبات کی کہ بخش دیوے پروردگار ہمارا گناہوں کو ہمارے ۞ یوں نہو تو
وہ طمع بد ہی۔ سو وہ طمع مذموم آرام لینا دل کا ہی نفع مشکوک سے۔ اور دوسرا
خطرہ ہونیکا ہی۔ کہ محتاج ہوتا ہی بندہ اسمیں طرف قصر امل کے۔ اور قصر امل وہ
ہی کہ ارادہ نکیا جاوے ایسے کام کا کہ جسکے ہونے میں شک رہے مگر مستثنیٰ کرکے
اسکو ساتھ مشیت الٰہی کے۔ آئی ح جب صبح کیا تو بات مت کر اپنے نفس کے ساتھ
شام کی اور جب شام کیا تو بات مت بول اپنے نفس سے صبح کی ۞ اور امل اسکو
کہتے ہیں کہ کسی چیز کا بالجزم ارادہ کرے۔ اور اسمیں تفاوت ہی۔ جو کوئی
امید ہمیشہ کی رکھتا ہی اور کسی نے بوڑھاپے تک اور کوئی ایک سال تک اور کوئی
ایک موسم تک اور کوئی مہینا بھر اور کوئی ایک روز اور کوئی ایک ساعت تلک
کی۔ اور یہہ فرق ظاہر ہوتا ہی ذخیرہ کرنے میں اور تہیۂ اسباب کر رکھنے میں۔ اور آفات
طول امل کے عبادت کو چھوڑ دینا اور اسمیں کاہلی اور تاخیر کرنا اور دنیا کی حرص رکھنا
اور آخرت کو بھولنا اور دل کو سخت بنانا ہی۔ آیا ق دراز ہوا انپر زمانہ پس سخت

آفات طول امل

وتیرہ ہوسے اُن کے دلاں ○ اوڑ آیاق لہو لعب میں ڈالتا ہی انکو طول امل قریب ہی
کہ وے جان لیوینگے ○ اوڑ سبب طول امل کا محبت دنیا کی اوڑ حقائق امور کو ناجاننا
ہی - اوڑ علاج ہر ایک کا اُسکے مقام میں مذکور ہو چکا اوڑ علاج اسکا یاد کرنا ناگہاں موت
آجانیکو - پس موت کا یاد واجب کردیتا اُسکے لئے تیار رہنے کو اوڑ دنیاے مکار
سے دوری لینے کو - آئی ح ہاں وہ شخص جو یاد کرے موت کو دن رات
میں بیس بار ○ (فرمائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبکہ پوچھے گئے کہ کیا کوئی
شہیدوں کے ساتھ اٹھایا جائیگا) اوڑ یاد موت کا حق یہہ ہی کہ یاد کرے اُسکو
بسبب رغبت رکھنے طرف لقائے حق تعالی کے یا پیدا ہونے سے ایسے خوف کے
جو سبب ہو جلدی کرنے کو تدارک تقصیرات میں - نہ کہ دنیا کے فوت ہونے کے
تاسف کی راہ سے - پس اسطور کا یاد دور کرنیوالا ہی حقتعالی سے - آئی ح
جو کوئی دوست رکھے خدا یتعالی کی دیدار کو دوست رکھیگا اللہ تعالی اُسکے
دیکھنے کو اوڑ جو کہ ناپسند جانے دیدار الہی کو ناپسند رکھیگا حقتعالی اسکے دیدار
کو ○ اوڑ مراد محب سے وہ عارف ہی کہ مشتاق رہے وصال حقانی کا پس موت
وعدہ گاہ ومحل وصول اُسکا ہی اوڑ مراد دیدار حق کو مکروہ رکھنے والے سے راغب
دنیا ہی - برخلاف اُس شخص کے جو توبہ اور زاد آخرت مہیا کرنے کے آگے اچانک

فوائد موت

من احب لقاء اللہ احب اللہ لقاءہ ومن کرہ لقاء اللہ کرہ اللہ لقاءہ ۱۲ الشیخین عبادہ

موت آجانے سے ڈرتا ہے پس یہ شخص لقائے حقانی کے فوت ہونیکو مکروہ جانتا ہے
نہ لقائے حقانی کو - اور اعلیٰ درجہ ذکر موت کا ترک اختیار ہے موت وحیات ہیں اور
سپرد کرد دنیا سب کا مونکو طرف مدبر مختار کے - اور حق ذکر موت کا فارغ کرنا ہے
اپنے دل کو غیر خدا سے - اور فکر کرنا مانند فکر سفر جانے والے کے - اور اصل
مقصود موت کو یاد کرنے سے خبردار رکھنا ہے دلکو - اور خلاف اسکا غرور ہے

غرور

اور غرور آرام پانا نفس کا ہے اُن چیزوں کے ساتھ جو موافقت رکھیں خواہش نفسانی
اور شہوں سے - آیا ق چاہیئے فریفتہ کرے تمکو دنیا کی زندگی ○ اور غرور
کے اقسام بہت ہیں مانند اختیار کرنے دنیا کے کہ وہ نقد ہے بہ نسبت آخرت کے
کہ وہ وعدہ ہے - سو یہ تصور نادانی ہے کیونکہ وعدہ منافع کثیر کا نقد قلیل پر راجح
ہے - اگرچہ شک کیا جاوے اس نسیۂ کثیرہ کے حصول میں - کیونکہ بیمار ترک کرتا
ہے طبیب کے حکم پر لذت ہائے دنیاوی کو جو نقد وموجود ہیں - تا آیندہ تندرستی
جو نسیہ ہے پاوے - اور سوداگر خطرے میں ڈالتا ہے مال کو جو نقد ہے تاکہ اٹھاوے
اس سے حاصل جو نسیہ ہے - پس آخرت دنیا کو اختیار کرنے سے اولیٰ ہے بسبب
یقین ہونے اُسکے - اور بسبب نسبت نہ رکھنے نعمت ہائے دنیا ساتھ نعمتہائے
اخروی کے جو استواری اور ہمیشگی کے ساتھ ہیں اور بھی سبب غرور کا اعتقاد

رکھنا ہی فقط ایمان پر۔ آیا قؔ بہ تحقیق میں البتہ بخشنے والا ہوں اُسے کو جو توبہ کیا شرک سے اور ایمان لایا وحدانیت پر اور نیک عمل کیا پس راہ پایا ۞ اور آیا قؔ گنہ ہی تیرے زمانے کی کہ البتہ انسان زیان کاری میں ہی سوائے اُنکے کہ ایمان لائے ۞ اور عمل صالح کئے۔ اور بھی سبب غرور یہہ ہی کہ اعتماد کریں اسبات پر کہ وہ خدائے عزوجل کریم ہی۔ آیا قؔ نہیں ہی انسان کو کچھ حاصل آخرت میں مگر ثواب اس چیز کا جو سعی کیا ۞ اور اس اعتماد کے باوجود برعکس عمل کرتا ہی امور دنیوی میں۔ باوجودیکہ آیا قؔ جو کوئی توکل کرے حق تعالیٰ پر پس وہ بس ہی اُسکو ۞ اور علاج غرور کا علم ہی اور تامّل کرنا گذشتگوں کے احوال میں کہ کیوں تھے اور کیا ہوے

پندرھواں باب خطرہاے ردیہ کو دور کرنے اور ریاضت کے بیان میں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقصود اصلی صفائی دل کی ہی کیونکہ نظر کرتا ہی اللہ تعالیٰ دل کے طرف۔ آئی حؔ تحقیق اللہ تعالیٰ نظر نہیں کرتا ہی تمھارے صورتوں کے طرف اور نہ عملوں کے طرف لیکن نظر کرتا ہی طرف تمھارے دلاں اور نیتوں کے ۞ اور بسبب وابستہ رہنے خوبی تمام بدن کی ساتھ خوبی دل کی۔ آئی حؔ تحقیق بدن میں البتہ ایک ٹکڑا گوشت

کا ہی وہ خوب رہے تو خوب رہے بدن تمام خبردار وہی اسی ○ اور سعادت ابدی
دل کی سلامتی کے ساتھ ہی۔ آیا ق گروہی جو آوے نزدیک خدا تعالیٰ کے
خالص دل کے ساتھ ○ اور بسبب ہونے قلب کے کھان جواہر نفیسہ کا جو علم و معرفت
اور دوسرے فضائل ہیں۔ اور بسبب قصد کرنے دشمن کے اسکی طرف جیسا
اسپر حدیث بھی آئی۔ اور بسبب زیادہ مشغول رہنے دل کے کیونکہ وہ جاے جنگ
عقل اور ہوا کی ہی۔ اور بسبب بہت ہونے اسباب ور دو خطرات کے لئے جنگ و فتح
کرنے میں وہ عاجز ہی۔ اور بسبب منقلب ہونے قلب کے۔ آئی ح کہ بتحقیق
دل مانند چڑیا کے ہی منقلب ہوتا ہی ہر وقت ○ اور اس لئے کہ دل میں انشراح
اور انفساح ہی در صورتیکہ اسمیں نقصان اور حجاب اور مہلکات ہوویں اور اس
لئے کہ وہ علم کے طرف مصروف رہتا ہی یہی بات ارادہ کئے گئی ہی اس امانت
سے جو اٹھایا ہی اسکو انسان۔ اور اس لئے کہ اسمیں زائد ہوتے ہیں یقین اور ایمان
اور درجات علم کے اور نور ایسے کہ سوال کئے جاتے ہیں دعائے ماثورہ میں۔ اور
اس لئے کہ اسپر مہر الٰہی ہی اور زنگ و سیاہی جبکہ وہ متصف ہو اوصاف رذائل
سے۔ اور ظلم و گناہ کی تاریکی بھر جانے سے۔ اور بسبب محجوب رہنے کے خدا سے
عزوجل سے۔ اور جاننا چاہئے تحقیق یہ ہی کہ ذات انسان کو جو صاحب معرفت و علم

سلہ الا من ابی ابن یعقوب
مسلم ۱۲ ح ۹ ع ۹ عہ ۲ بخاری
سلطان ان ۱۲ ۳ عہ اور بقیہ
صواب بیان ۱۲ عہ یعنی ۱۰ ۵
ہو اور بیان خلاف میں ۱۲
شہ الت ...
عہ ... ابن الصعود یعقوب
ابی جمل ...

سکی ... سبب
مخالفت ... ۱۲
... دنیا ...
... اخلاق ...
الله ... علمہ ...
... عرضنا الامانۃ
... والارض
السمٰوات والارض ...
والجبال فابین ان یحملنہا
واشفقن منہا وحملہا الانسان
انہ کان ظلوما جہولا ۱۲
... اللہم ... فی قلبی ...
نورا اللہم ... علما نافعا ۱۲

ہو وہ مراد ہی اور نفس سے خطاب کیا گیا ہو قلب[۵۱] کہتے ہیں کیونکہ قلب انسان سے بلاواسطہ

متعلق ہی اور دوسرے حواس بواسطہ قلب کے انسان سے علاقہ رکھتے ہیں اور مجازاً

پارۂ گوشت پر بھی اطلاق کرتے ہیں جو کیفیات مخصوصہ سے مکیف[۵۲] ہی۔ اور کبھی اس

انسان کا نام نفس رکھا جاتا ہی چنانچہ تقسیم کیا ہی اسکو قرآن مجید میں مطمئنہ[۵۳] اور لوامہ

اور امارہ اور ملہمہ سے جیسا کہ اطلاق کیا جاتا ہی اسم نفس کا اوپر اس چیز کے جو جمع

کرے صفات مذمومہ کو کیونکہ کہا ہی شارع نے کہ نفس دشمن ترین دشمنان ہی

اور کبھی اسکا نام روح[۵۴] رکھا جاتا ہی۔ آیا[۵۵] ق[۱] قل الروح امر سے میرے پروردگار

کے ہی ۞ چنانچہ اطلاق روح کا ایسے جسم پر کرتے ہیں جو ایک کیفیت خاص[۵۶]

رکھے اور کبھی اسکا نام عقل[۵۷] رکھا جاتا ہی۔ آئی ح کہ اوّل چیز جسکو خدا تعالیٰ

پیدا کیا عقل ہی اور اسکو فرمایا کہ متوجہ ہو میری جانب ۞ آخر حدیث تک۔ چنانچہ

اطلاق کئے جاتی ہی عقل اوپر صفتِ خاص[۵۸] کیف کے۔ پس خطروں سے مراد وے

نشانیاں ہیں جو حادث ہوتے ہیں دل میں اور باعث ہوتے ہیں فعل کے کرنے

اور چھوڑنے پر۔ اور وے خطورات آخرت میں نفع دینے والے ہوں تو خیر ہیں

اور انپر مدد کرنا توفیق ہی۔ اور اگر ضرر دینے والے ہوں تو شر ہیں اور انپر کمک کرنا

خذلان[۵۹] ہی۔ اور خطرۂ خیر و شر میں فرق بتلانے والی شرع ہی اور اعمال صلحا کے

پس جو موافق انکے رہتیں خطرۂ خیر ہیں اور مخالف اُنکے خطرۂ شر ہیں اگرچہ بطور حقیقت
یا شبہ کے رہیں۔ پس تر فرق بتلانے والا نفس ہی اگر وہ کسی چیز سے نفرت کرے نفرت
طبعی نہ کہ خوفِ عقاب سے تو وہ چیز خیر ہی۔ اور اگر خواہش کرے میلِ طبعی نہ کہ ازراہ
رجا تو وہ چیز شر ہی۔ بعد ازاں فرشتوں سے الہام ہی جو وہ نہیں ہوتا ہی
بجز خیر کے۔ اور شیطان کے طرف سے وسواس ہی جو وہ شر ہی اور کبھی وہ خطرۂ
شیطانی بھی خیر رہتا ہی کہ افضل کام سے باز رکھکر طرف غیر فاضل کے متوجہ
کرتا ہی اور جیسا کہ کھینچتا ہی ایسے گناہ کے طرف کہ برابر ہو اس خیر کا نفع اُس گناہ
کے شر کو جیسا غرور و پندار۔ آئی رح بتحقیق دل نزدیک ہی فرشتے اور شیطان
سے جو بلاتے ہیں اسکو وے دونوں ۞ اور جو خطرہ کہ ابتدا میں جناب باریتعالیٰ
سے آوے وہ خاطرِ مطلق ہی سو وہ یا خیر ہوگا مہربانی کے راہ سے یا شر ہوگا امتحان
کے رو سے۔ اور جو خطرہ کہ نفس کے جانب سے ہو وہ ہوتا ہی کہ نہیں ہی اسمیں سوا
شر کے۔ اور کہا گیا ہی کہ وہ ہوائے نفسانی مانند وسوسۂ شیطانی کے
ہی۔ اور بھی کہا گیا ہی کہ در صورت مطمئنہ رہنے نفس کے نہیں ہی وہ سوائے
خیر کے اور یہہ پانچواں قسم ہی جسکا نام خاطر القلب ہی۔ آئی رح کہ فتویٰ چاہ
اپنے دل سے ۞ لیکن خطرۂ خیر پہچانے جاتا ہی اسطور سے کہ وہ مضبوط ایکہی حالت

پر رہے اور پیدا ہوا ہو بعد کسی ایک عبادت کے از روئے جزا اسکے آیا ق

وے لوگ جو کوشش کریں ہمارے طاعت میں البتہ دکھاویں ہم انکو راہیں

ہمارے طرف آنے کے ۞ اور بھی وہ باعث ہو اصول اور اعمال باطنہ میں پس

نہیں ہی راہ خدا تعالی کے سوائے دوسرے کسی کو ان خطروں کے طرف۔ اور

تنبیہ کرنے ہارا ہو غفلت سے۔ آئی ح ای بار یتعالی خبر دار کر ہمکو خواب

غفلت سے غافلوں کے ۞ اور الہام پہچانے جاتا ہی اسطور سے کہ رہے وہ

خطرہ متردد اور شروع ہونے والا بدون سابقے کسی عبادت کے اور واقع

ہونے ہارا فروع میں عبادات کے اور اعمال ظاہرہ میں اور رغبت دلانے والا

طاعت پر۔ آیا ق کہ فرشتگان کرتے ہیں وہ جو کچھ کہ حکم کئے جاتے ہیں ۞ اور

وسوسہ پہچانے جاتا ہی اسطور پر کہ اس خطرے کے ساتھ جلدی اور نشاط رہے

اور خوف عمل تمام ہونیکا اور اسکے طریق پیدا ہونیکا اور درگاہ قبولیت میں انکا

نہ رہے۔ اور نہ رہے چشمداشت اس بات کی کہ وہ خیر ہی اور امید رکھا جاوے

اسپر ثواب کی۔ اور خاطر شر پہچانے جاتا ہی اسطور سے کہ وہ ثابت رہے

ایک حالت پر اور پیدا ہوا ہو بعد کسی گناہ کے از روئے شومیت اسکے۔ آیا

ق نہ ایسا ہی جو کہتے ہیں بلکہ پردہ ڈھانپ دئے ان کے دلوں پر واسطے

چیزیں جو کسب کئے تھے گناہوں سے ○ اور پہچانے جاتی ہی ہو بسبب ہینے اُسکے طالب شہوت۔ آیا ق تمہارے لئے ہی آخرت میں وہ چیز جو خواہش کرتے ہیں نفوس تمہارے ○ اور بسبب ہینے اس کے اُٹھنے والا خواہش معین پر کیونکہ نفس تسکین نہیں پاتا ہی بدون ادا ہونے شہوت کے۔ اور پہچانے جاتا ہی وسوسہ بسبب رہنے اُس کے۔ ابتدا کئے گئے اکثر احوال میں متردد ایک گناہ سے دوسرے گناہ کے طرف۔ کیونکہ شیطان ایک کُتا ہی جبکہ نکالا جاوے ایک جانب سے داخل ہوتا ہی دوسرے جانب سے۔ اور بسبب اسکے کہ وہ باعث ہووے اوپر گناہ غیر معین کے کیونکہ غرض شیطان کا محض اغوا دینا ہی۔ اور بسبب ہینے اُسکے آراستہ کرنے بار معصیت کو۔ آیا ق کہ شیطان آراستہ کیا انکے لئے اور مہلت دیا انھوں کو ○ اور بسبب اُسکے کہ وہ دفع ہوتا ہی ذکر سے خدا تعالیٰ کے۔ آئی ح جب ذکر کرتا ہی بندہ خدا تعالیٰ کی دور ہوتا ہی اس سے شیطان اور جبکہ یاد الٰہی سے غافل ہوتا ہی تو وسواس میں ڈالتا ہی اسکو ○ اور بعضے کہے ہیں کہ انہیں تمیز کرنا متعذر ہی مگر نور سے تقویٰ و معرفت کے۔ اور اختلاف ہی اُن خطروں کے سبب سے پکڑا جانے میں لیکن تحقیق یہ ہی کہ مواخذہ نہو جسمیں کہ اختیار نہو مانند حدیث النفس اور میلان طبع کے کیونکہ اُن میں تکلیف

شرعی نہیں ہی۔ اوراٰئی ح عفو کئے گئے وے چیزیں کہ گذرے نفوس میں ہمارے ۞ مگر عزم اور قرار داد نفس پر مواخذہ ہوگا۔ آیا ق اوراگر ظاہر کروگے اسکو جو تمھارے نفوس میں ہی یا پوشیدہ کروگے تمکو محاسبہ کریگا اسکا تم سے اللہ تعالی ۞ اور آیا ق تحقیق کان اور آنکھ اور دل ہے سب سوال کیا جائینگے ۞ اوراٰئی ح اٹھایا جائینگے لوگ قیامت کے دن اپنے اپنے نیتوں پر ۞ اور اسباب پر اجماع امت ہی کہ تکبر و پندار اور ریا پر مواخذہ کیا جائیگا۔ مگر عزم کے بعد بھی خوف خدا سے باز آجاوے تو مثاوْ دیتا ہی اسکو خدا تعالی۔ اس لئے کہ باز آنے کی تاثیر باطن کو روشن کرنے میں غالب ہوگئی کیونکہ وہ مخالفت طبع انسانی کے مخالف ہی۔ اور وہ تاثیر قصد معصیت کی بسبب موافق رہنے طبع انسانی کے جو دل کو تاریک کی تھی مغلوب ہوگئی۔ اوراٰئی ح ترک کرے معصیت کو تو لکھو تم اسکو حسنات میں ۞ اور واجب ہی بندے پر شیطان سے پرہیز کرنا کیونکہ وہ دشمن ہی چنانچہ قرآن شریف اسپر ناطق ہی ق بے شک شیطان تمھارا دشمن ہی پس تم بھی ٹھہرا رکھو اسکو دشمن ۞ اور اس لئے کہ عبادت کرنیوالا غصے میں لاتا ہی شیطان کو پس سخت تر ہوتی دشمنی اسکی ساتھ عابد کے۔ اور طور احتراز کا پناہ ڈھونڈھنا

ان الشیطان لکم عدو فاتخذوہ عدوا

ہی اُس سے کیونکہ پناہ مانگنے کے ہم حکم کئے گئے ہیں۔ اور بھی اس لئے کہ اگر جنگ کرے تو کتے سے رنج کھینچیگا اور کیمحت ایسا ہی ہوجائیگا پس التجا لانا درگاہ الٰہی میں اولی ہی۔ اور بھی ایک طریق احتراز کا کوشش کرنا ہی اسکو دور کرنے میں اور لگانے میں اُن چیزوں کے جو مہلکات ہیں کیونکہ شیطان مسلط کیا گیا ہی واسطے آزمایش کے اور مداومت کرنا ہی خدا یتعالیٰ کے ذکر کی زبان و دل سے جسکا بیان اوپر گذرا اور سبک سمجھنا اسکے طلب کا کیونکہ کتے سے اگر منہ پھیر لیوے تو خاموش ہوتا ہی اور پہچاننے اسکے مکروں کو کیونکہ چور اگر جان لیوے کہ صاحب خانہ اپنی اطلاع پا چکا ہی تو گریز کرتا ہی۔ اور شیطانی مکر یہ ہیں جیسے منع کرنا عمل سے اور ڈھیل میں ڈالنا۔ اور جلدی کرانا اور ریا و عجب میں ڈالنا۔ اور امیدوار کرنا عمل کے اظہار میں خدا یتعالیٰ سے پھیر کے۔ اور حاجت عمل کی نہ ہونے پر لانا نظر کرتے قسمت ازلی کے جو سعادت و شقاوت کے لئے مقرر ہو چکی۔ اور اُن مکروں کو دور کرنیکا طریق یہہ ہی کہ جانے کہ دنیا سے آخرت کے طرف جانے توشے کی حاجت ہی اور بیکا یک اجل پہنچتی ہی۔ اور تھوڑا عمل کامل اوپر بڑے عمل ناقص کے غالب ہی۔ اور دیکھنا حقتعالیٰ کا عمل کو بس ہی۔ اور ریا دکرے اُسکی منت کو اور سونپ دیوے عمل کو خدا یتعالیٰ کے طرف اظہار و اخفا میں

(margin notes, partly illegible:) مکر شیطان … شیطان … الرجیم

اور سمجھے کہ امتثال امر آلہی فرض ہی اور وعدہ اُسکا سچا۔ سو یہہ ادنی طریقہ ہی۔
پس ازان شیطان کو جھوٹا جاننے پر کفایت کرے اور اسی سے جدال چھوڑ دیوے
بعد از ثابت رہے اُس عبادت پر جو کرتا تھا پس ازان زیادہ کرے اسکو شیطان
کے ضد میں پس خلاف اُسکا یوں کرنے سے غصے میں لانا ہی اُسکو اور اختلاف
ہی قوی لوگ شیطان سے مامون رہتے ہیں اور قول حق یہہ ہی کہ وے بھی
امن نہیں پاتے ہیں دلیل سے قصہ آدم علیہ السلام کے۔ اور آئی ح کہ تحقیق
البتہ چھایا جاتا ہی میرے دل پر ⊙ اور اختلاف ہی شیطان سے احتراز کرنیکی سعی
توکل کی منافی رہنے میں سو حق بات یہہ ہی کہ ایک دوسرے کی منافی نہیں
کیونکہ اٹھانا ہتھیار کا اور جمع کرنا لشکر کا اور کھودنا خندق کا ضرر نہیں کیا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے توکل میں۔ اور بھی اختلاف ہی شیطان سے حذر
کرنے کی کیفیت میں۔ پس بہتر یہہ ہی کہ اُسکی دشمنی کو دل پر مضبوط کرے اور اللہ
تعالی کے یاد میں مستغرق رہے جمع ہمت کے ساتھ۔ اور خطورات شیطانی
کو دفع کرنے کے طرف مشغول رہے جبکہ اس کے وسوسے داخل ہونے سے آگاہ
ہووے۔ مگر اُسی تدبیر میں ڈوب جانا ذکر الٰہی کا مانع ہوگا۔ اور ویسا مستغرق
ہو جانا گویا شیطان کو خوش کرنا ہی اور دونوں کو جمع کرنا ناقص کرنا ہی حضور

ف تا محتاج نہ ہو عمل کا ۱۲
ف شیطان کے مکرون دفع کرنے کا ۱۲
ف اولیا صلحا شہدا انبیا ۱۲
ف انہ لیس لہ سلطان علی الذین ۱۲

قلب کو۔ آیا ق سلم کہیہ یاد کر اللہ تعالیٰ کو پس چھوڑ دے انکو جو خوض باطل میں بازی کرتے ہیں ۝ اور احتراز کرنا نفس سے واجب ہی لیکن علاج اسکا دشوار ہی۔ کیونکہ وہ محبوب ہی اور محبت اندھا کر دیتی ہی دوست کا عیب دیکھنے سے۔ اور بہرا بناتی ہی ملامت سننے سے۔ اور اس لیے کہ وہ دشمن داخلی ہی پس گھر کے چور سے دشوار ہی حیلہ نجات کا۔ اور اس لیے کہ وہ کبھی جدا نہیں ہو سکتا ہی۔ اور ذکر سے بھی دفع نہیں ہوتا۔ اور اس لیے کہ وہ شکایت کریگا قیامت میں اسکی جو موافقت کیا تھا اپنی دنیا میں۔ اور اُسی سے پیدا ہوا گناہ ابلیس کا بسبب تکبر اور حسد کے۔ اور گناہ قابیل کا بسبب بخل کے۔ اور گناہ ہاروت کا بسبب شہوت کے۔ اور اُسکو فرمانبردار کرنیکا طریق۔ منع کرنا ہی اُسکے خواہشوں کو پس سرکش گھوڑا نرم ہوتا ہی چارا کم کرنے سے۔ اور عبادت کے بوجھے کو اسپر لادھنا ہی۔ پس گدھا فرمان بردار ہوتا ہی زیادہ بوجھ چڑھانے سے اور اللہ تعالیٰ سے کمک چاہنا۔ آیا ق بہ تحقیق نفس امر کرنے والا ہی بدی کی طرف مگر اُسکو جو رحم کرے رب میرا ۝ اور اصل طریق ریاضت کرنا کہ وہ آراستہ کرنا ہی اپنے اخلاق کو۔ آئی ح بہ تحقیق دیکھا میں کل کی رات ایک عجب بات یعنے دیکھا میں ایک شخص کو میری امت سے جو بیٹھا ہی اپنے زانوؤں پر اور

نفس کا بیان

زبان اور ہاتھ پاؤں وغیرہ

لاحول ولا قوة الا باللہ

ان النفس لامارة بالسوء الا ما رحم ربی

مجاہدات رجالا

علی اللہ تعالیٰ

وقال النبی علیہ السلام

اسکے اور خدا تعالیٰ کے درمیان ایک پردہ ہی پس وہاں آیا حسن خلق اور دور کر دیا اسکو خدا تعالیٰ کے پاس ۞ اور آئی ح بھاری چیز جو رکھا جاتی ہی ترازو اعمال میں سو حسن خلق ہی ۞ کہ وہ ضبط کرنا ہی نفس کو نیچے شرع اور عقل کے۔ اور یہہ بات ہو سکنے کی ہی بسبب اسکے کہ حیوانِ وحشی اہلی ہوتا ہی اور سرکش حیوان فرمانبردار اور کتا تعلیم یافتہ ہو سکتا ہی۔ اور آئی ح درست بناؤ تم اپنے اخلاق کو ۞ پس علاج اس شخص میں جلد اثر کرتا ہی جو غافل ہی ہر ایک اعتقاد و تمیز سے۔ اور بعد اسکے وہ شخص جو پہچانا بدی کو بدکام کے اور بعد اسکے وہ شخص ہی جو بدکام کو نیک اعتقاد کیا۔ اسکا علاج دشوار ہی اور طریق تہذیب کی درصورتیکہ کمال ذاتی (جیسا انبیا علیہم السلام کو میسر تھی اور جذبۂ الٰہی جو ساحران فرعون کو اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حاصل ہوئی) نہو تو بہ تکلف سعی کرنا ہی بہ تدریج عادت لینے میں بر ضد اخلاقِ بد کے۔ اور علی الدوام کوشش کرنا راہِ خدا میں یہاں تک کہ طاعت کی عادت پاوے اور اس سے لذت یاب ہووے مانند لذت پانے بیمار کے غذا سے بعد علاج کے۔ اور مانند لذت پانے شاگرد کے علم سے۔ نہ کہ گاہے ماہے کیونکہ مقصود ریاضت سے خدا تعالیٰ کی محبت کو دل میں مضبوط کرنا اور دنیا کی دوستی

کو کھیر تا ہی۔ اور یہہ بات حاصل ہوگی ایسے شیخ کامل سے کہ بینا ہو عیوب پر مرید کے۔ اور دانا ہو پوشیدہ صفات سے اُسکے۔ سو وہ نادر الوجود ہی یا کوئی دوست جانی سے جو آگاہ کرے عیوب نفس پر جیسا سلف سے روایت آئی۔ یا کوئی دشمن سے اپنے کہ اُسکے نارضامندی کی آنکھ ظاہر کریگی اُسکے عیوب کو یا صحبت سے لوگوں کے ایسا کہ ترک کرے وہ چیز جو انمیں بد پایا ہو۔ یا کتاب و سنت سے یہی بہت نفع دینے والے ہیں۔ اور اصل اُسکا چھوڑ دینا قدر ضرورت سے زائد بہرہ مندگی ایسے چیزوں سے جو نہ پایا جاوے نفع اسکا قبر میں۔ تا اُسکو دنیا کے ساتھ اُنست حاصل ہو وے کہ وہ باعث اُسکے محبت کی ہوگی کہ یہہ سر ہی تمام گناہوں کا۔

سولھواں باب توبہ کرنے اور حق تعالی کے ساتھہ دل کو ربط دینے اور تقوی حاصل کرنے کے بیان میں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

توبہ دل کو گناہ سے پاک کرنے کو کہتے ہیں۔ اور بعض کہے کہ دوری سے قربت الہی کے طرف آنا ہی۔ پس وہ فرض ہی۔ آیا **ق** توبہ کرو تم طرف پروردگار

(Margin notes, handwritten:)
لہ یعنی بغض کی آنکھ ... اور دنیا کی محبت کی دوری کا اصل ...
شہ یعنی اول دنیا سے کامل ... اور ... اُسکا ... دل میں ... محبت ...
سہ اللہ تعالی ...
ہے توبوا الی اللہ توبۃ ... نصوحا ...

کے توبۂ خالص ۞ اور بدلیل اجماع امت کے اور عقل کے کیونکہ واجب ہی نا
چیز کہ جسکے کرنے سے سعادت حاصل ہو اور اسکے چھوڑ دینے میں شقاوت
اور یہہ بات توبہ میں متحقق ہی۔ اور توبہ کے فوائد خدا تعالی کی دوستی میں
آنا ہی۔ آیا ق بہ تحقیق خدا تعالی دوست رکھتا ہی توبہ کرنے والوں کو ۞
اور آتی ح توبہ کرنے والا دوست ہی خدا تعالی کا ۞ اور توفیق عبادات
کی پانا ہی کیونکہ گناہوں کی پابندی باز رکھتی ہی عبادت سے اور اس لئے کہ
مداومت گناہوں کی دل کو سیاہ کرتی اور بدبختی کے طرف کھینچتی ہی۔ اور اس لئے
کہ جو کوئی آلودہ نجاست ہو سو وہ رب کے نزدیک نہیں جا سکیگا۔ آئی ح
جب بندہ جھوٹھ بولتا ہی دور ہوتے ہیں دونوں فرشتے بد بوئی سے جو نکلتی
ہے اسکے ۞ اور عبادت کی حلاوت کو حاصل کرنا ہی کیونکہ گناہوں پر اصرار
کرنے والا نہ پاویگا اسکو اور تائب کی عبادت قبول ہوتا ہی کیونکہ صاحب دین
نہیں قبول کرتا ہی ہدیئے کو اس قرضدار کے جو ادا کرنے میں حیلہ ساز ہو۔ اور اس
لئے کہ غصہ مانع قبولیت ہی اور توبہ واجب ہی سبھوں پر ہر حال میں بسبب عام
رہنے دلائل اسکے اور توبہ فی الفور کرنا ہی کیونکہ معاصی سے باز رہنا ہر حال میں
واجب ہی اور اسمیں تاخیر کرنا حرام ہی۔ آیا ق اور نہیں ہی توبہ انکو جو گناہ

کئے یہاں تک کہ پہنچے اُن میں سے کسی کو موت تو کہے کہ تحقیق میں اب توبہ کیا ہوں
ح اکثر فریاد اہلِ دوزخ کی بسبب تاخیر توبے کے ہی ○ اور توبہ البتہ مقبول ہی
آیا ق قبول کرتا ہی توبہ کو اللہ تعالیٰ بندہ گار سے ○ ق خدا تعالیٰ
قبول کرنیوالا ہی بندوں کا توبہ ○ ح تحقیق اللہ تعالیٰ توبے کے لئے
کھلا رکھا ہی دست رحمت کو یہاں تلک کہ آفتاب مغرب سے طلوع کرے ○
اور بھی دور ہوتی ہی گناہوں کی تاریکی توبے کا نور روشن ہونے کے وقت مانند
زائل ہونے میل کے صابون سے اور زنگ صیقل سے۔ اور تائب شک نکرے
توبہ قبول ہونے میں مگر اسکے شروط و ارکان میں شک پایا جاوے۔ کیونکہ وے
بہت باریک ہیں مانند شک سہل لینے والے کے برخلاف دھوبی کے کہ شروط اسکے
روشن ہیں۔ اور گناہ اسکو کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے امر کا مخالف رہے کسی کام کے
کرنے میں یا نہ کرنے میں۔ اور گناہ منقسم ہوتا ہی طرف حق اللہ اور حق العبد کے لیکن
یہ بہت شدید ہی۔ آئی ح تحقیق کہ حق العبد نہیں چھوٹتا ہی ○ اور
ہر ایک گناہ کبیرہ ہوتا ہی اور صغیرہ کیونکہ بعض گناہوں کے شان میں آئی ح
کہ وے کبائر سے ہیں ○ اور اختلاف ہوا ہی کبائر کے حصر میں چنانچہ بعض کہے کہ
کبیرہ وہ گناہ ہی کہ جسکی نہی تخصیص آئی ہو کیونکہ تخصیص گناہ بڑا رہنے کی دلیل ہی

قبول توبہ

اور بعضوں کے نزدیک کبیرہ وہ ہی کہ جسپر آتش دوزخ کی وعید آئی ہو کیونکہ آگ سے عذاب دینا گناہ کے بڑے ہونے کی دلیل ہی۔ اور بعض یوں کہے کبیرہ وہ ہی کہ جسپر حد شرعی واجب ہو کیونکہ حد لگنی گناہ کے بڑا ہونے کی دلیل ہی۔ اور بعض کہے کہ کبیرہ وہ گناہ ہی کہ جسکو صغیرہ سمجھے انسان چنانچہ صغیرہ وہ گناہ ہی کہ بڑا سمجھا اچھے اسکو۔ اور کہا گیا ہی کہ صحیح یہہ بات ہی کہ کبیرہ مبہم ہی مانند شب قدر اور ساعتِ جمعہ کے کیونکہ کبیرہ ایسا گناہ ہی کہ نماز پنجگانہ اسکو محو نہ کرے۔ آئی ح پنجوقت کی نماز محو کرتی انکے درمیان واقع ہونے والے گناہوں کو اگر پرہیز کرے کبائر سے ۞ اور حکم کبیرہ کا متعلق ہی آخرت سے پس مبہم رکھنا انکا بہتر ہی تا سب گناہوں سے پرہیز کیا جاوے۔ اور انکو پہچان رکھنے کے لئے تکلیف شرعی بھی نہیں کیونکہ جن گناہوں پر کہ حدود لازم ہوں سو وے معلوم ہیں۔ اور ردّ الشہادت ہونا مخصوص نہیں ہی کبیرہ پر کیونکہ راہ میں کچھہ کھانا بھی سبب ردّ شہادت کا ہوتا ہی باوجودیکہ وہ فعل مباح ہی۔ اور کہے ہیں مذہب صحیح یہہ ہی کہ گناہ کبیرہ اسم اضافی ہی اور مطلق کبیرہ سو وہ کفر ہی اور جمع کا صیغہ کہ ان آیات میں وارد ہی ق اگر پرہیز کروگے اُن کبائر سے کہ تم اُن سے منع کئے گئے ہوں ۞ اور ق وے لوگ جو پرہیز کرتے ہیں کبائر بدکاری سے ۞ سو بسبب

[illegible]

کے توبہ کہتے ہیں۔ اور گذشتہ گناہوں کا تدارک [illegible] حق اللہ کا تدارک قضا

اور کفارہ ہی احتیاط کے ساتھ۔ اور حق العباد کا تدارک واپس دینا مال کا ہی

احتیاط کے ساتھ مالک کو یا اسکے وارث کو اور مبالغہ کرے پہنچانے میں

ملکان پھرنے میں اگر ممکن ہو یا نہیں تو تصدق کرے اُس مال کو فقرا پر یا صرف

کرے مصالح امور میں مسلمانوں کے یا کسی امانت دار قاضی کے سپرد کرے۔ اور

حوالے کرنا دیت کا۔ اور قبول کرنا قصاص کا تلف نفس میں۔ یا معافی چاہنا نفس کی

ہو یا مال کی۔ اور ان سب سے عاجز ہو تو زیادہ کرنا حسنات کو موافق مظالم کے

اور غیبت کرنے اور گالی دینے اور ستانے کے تدارک میں [illegible] سے

اسکے سامنے تفصیل وار درصورتیکہ بیان ظاہر کرنے میں [illegible]

کا سبب [illegible] اگر [illegible] تو مبہم ذکر کرے تا دوسرے گناہ سے بچے

اور جبر اس نقصان کا حسنات [illegible] کرے صاحب حق [illegible]

اور معافی چاہتے وقت مبالغہ کرے نرمی کرنے اور [illegible]

کرنے سے۔ اگر وہ عفو کر دے [illegible] ہو تا ہی [illegible]

نیز اُس تقصیر کے لیے تمام مردوی ہیں۔ اور بعد صدور گناہ کے اُسکا چھپانا نیک عمل

کرے اس شخص کے مطابق پس بدل کر دے گا ان سے کا صاحب قرآن شریف

سے ۔ اور معصیت میں بیٹھنے کا اعتکاف سے ۔ اور شراب پینے کا النبیذ وحلال شربت

خیرات کرنے سے ۔ اور قتل کا بردہ آزاد کرنے سے ۔ اور غیبت کا تعریف کرنے سے

اور غصب کا خیرات کرنے سے ۔ اور اسی طور پر آیا ق پس نیکیاں مٹانے والے

ہیں بدیوں کو ⊙ ح بدی کے پیچھے اگر نیکی لاویگا تو یہہ مٹا دیتی ہی اسکو ⊙

اور خدا تعالی سے مغفرت طلب کرے ۔ آئی ح اصرار نہیں کیا وہ شخص جو

استغفار کیا اگرچہ پلٹتا رہا معصیت کے طرف ایکدن میں ستر بار ⊙ اور گناہ کو چھپانا

بہتر ہی اور اگر واسطے جاری کرنیکے حد کے اقرار کیا تو اسکا مضایقہ نہیں پس حق

میں ماعز رضی اللہ تعالی عنہ کے ۔ آئی ح بہ تحقیق وہ ایسا توبہ کیا کہ اگر وہ تقسیم

کیا جاوے امت میں سبکو کافی ہوگا ⊙ اور اپنے ارادے کو مضبوط کرے بہ بات کے

کہ پھر نہیں پلٹیگا اور خالص کرے اپنی نیت کو محض خوف الہی کے ساتھ کیونکہ جو شخص

معصیت کو چھوڑا خوف سے نقصان مال یا جاہ کے یا بہ سبب نہ ہونے اسباب

اسکے وہ نہیں ہی توبہ کرنے والوں سے ۔ پس دھووے کپڑوں کو اور غسل

کرے اور پڑھے چار رکعت صلوۃ توبہ تنہائی میں اور پیشانی کو زمین اور مٹی پر دھرے

اور اشک جاری اور دل محزون اور آواز بلند کے ساتھ یاد کرے اپنے گناہوں

کو ایک ایک اور ملامت کرے نفس امارہ پر اور اسکو سرزنش کرے اور اٹھاوے
اپنے دونو ہاتھ اور خدائے عزوجل کا حمد کرے اور درود بھیجے اور دعا مانگے اپنے
حق میں اور ماباپ اور مسلمانوں کے واسطے - آئی ح جب بندہ بعد گناہ
کے توبے کا عزم کرے اور عذاب الٰہی سے ڈرے اور امید عفو کی رکھے اور
مسجد میں دو رکعت نماز گذارے - اور ستر بار استغفار پڑھے اور تسبیح و تحمید ایکسو
بار کرے اور خیرات مخفی و علانیہ دیوے اور ایک روزہ رکھے تو امید عفو کی ہے
اور طریق توبہ پانے کی یاد کرنا فضیلت کو جو توبے کے حق میں وارد ہوئی ہے
اور گناہوں کی قباحت کو ... کے سختی کو - اور اسکے برداشت میں اپنی ناتوانی
کو - اور آخرت کی شرف کو - اور دنیا کی خساست کو - اور موت کی نزدیکی کو
اور معرفت الٰہی و مناجات کی لذت کو - اور خوف کرنا حقتعالی کے مہلت دینے
کو اور تب کا تب گرفت نہ کرنیکو - اور باوجود گناہاں کرنے کے اپنے احسان کے بڑھانے کو - اور اکھیڑنا اسباب معصیت کی جڑ کو جو غرور اور محبت دنیا کی اور درازی
امید کی ہے - ان سب چیزوں سے ہر ایک کا بیان ہر مقام اُس کے گذر چکا - اور تحقیق
یہہ ہے کہ پے در پے صادر ہونا گناہوں کا ایک پر ایک تاریکیاں دل پر جمنے کا سبب
ہے اور اس سے حاصل ہوتا ہے زنگ اور مہر دل پر جو وہ سخت درد بے درمان ہے

اختلافات توبہ

اور بعض گناہوں سے توبہ کرنا صحیح ہونے میں اختلاف کئے ہیں[عله] اور حق بات یہہ
ہی کہ بسبب توبے کے عقوبت گھٹنے کا فائدہ ہوگا کیونکہ عقوبت بمقدار گناہ
ہی مگر اس میں نجات نہیں کیونکہ سب گناہوں سے توبہ کرنے میں نجات حاصل
ہوتی ہی۔ **سوال** اگر کہے تو کہ چھوڑنا گناہ کو اس سبب سے تھا کہ وہ گناہ ہی
نہ باعتبار اُس فعل معین[عله] کے حالانکہ سب قسم گناہ گناہ کہلانے میں ایکسان تھے
پس کیونکر تصور کیا جاوے توبہ بعض گناہوں سے۔ **جواب** کہونگا میں کہ
جائز ہی چھوڑ دینا اس گناہ معین کو اس لئے کہ وہ بدتر ہی[عله] یا عذاب اسپر سخت تر ہی
یا اسکا علاج بہت دشوار ہی یا یہہ کہ میل خاطر اُسکے طرف کمتر ہی یاد رکھہ
اسکو[عله]۔ **جواب دوسرا** سب گناہوں کو چھوڑنا توبے کے لئے شرط نہیں
کیا گیا ہی ان آیات واحادیث میں جو وارد ہوے ہیں۔ اور بھی اختلاف کئے
ہیں عاجز کا توبہ صحیح ہونے میں جیسا عنین[عله] کا توبہ کرنا اس زنا سے جو قبل عنین ہونے
کے کیا تھا۔ قول اقرب بصواب تو یہ صحیح نہیں کیونکہ جس کام کی کرنے کی طاقت ہی نہ رکھتا
ہو وہاں چھوڑنا بہ صادق نہیں آتا لاکن ایسا شخص اگر پشیمان ہووے اور غمگین
ہووے دل سے یہاں تک کہ اگر فرض کیا جاوے اسمیں شہوت
تو البتہ غالب آتا اسپر۔ پس اس حالت میں امید توبہ قبول ہونیکی ہی کیونکہ اللہ تعالے

عله بعض کے نزدیک صحیح نہیں اور بعض کے نزدیک صحیح ہی ۱۲

عله یعنی [illegible] گناہ گار [illegible] جب تک [illegible] کے واسطے تھا باقی رہے گناہ گار کہلاویگا پس بعض گناہوں سے توبہ کرنا ہی کیا فائدہ ۱۲

عله جیسا زنا بدتر ہی [illegible] ۱۲

عله کہ مقام [illegible] ہی ۱۲

عله بعض کے نزدیک صحیح ہی اور بعض کے نزدیک [illegible] ۱۲

عله [illegible]

مطلع ہی دلوں پر جیسا کہ اگر توبہ کرے قبل حادث ہونے عنین پنے کے اور مجاہدہ
قبل غلبہ کرنے شہوت کے اور ہمدست ہونے اسباب بجھانے ہا شہوت کے - اور اختلاف
کئے ہی کہ اپنی شہوت کو معصیت سے باز رکھنے میں کوشش کرنے والا افضل ہی یا وہ
شخص کہ جسکی شہوت منقطع ہو چکی ہو - پس حق بات یہہ ہی کہ یہہ دوسرا شخص
سلامتی پا چکا ہی مطلقاً اور افضل ہی اول سے درصورتیکہ قوت یقین اور سعت
مجاہدے سے اسکی شہوت کٹ گئی ہو کیونکہ دشمن پر فتح پایا ہوا بہتر ہی جہاد کرنے
والے سے - اور درحالیکہ اسکی شہوت بسبب ناتوانی کے کٹ گئی ہو تو پہلا شخص افضل
ہی کیونکہ چھوڑنا معصیت کا باوجود قدرت کے قوت یقین اور غلبہ دین سے ہی
اور اختلاف ہی نفع دینے میں استغفار کے باوجود گناہوں پر اصرار کرنے کے
اور حق بات نفع دینا ہی جیسا کہ اوپر گذرا اور اس لئے کہ استغفار اپنی ذات سے
فعل حسنہ ہی کیونکہ گناہونکو مٹانے کی صلاحیت رکھتا ہی اور اس سبب سے کہ
نہیں ضایع ہوتا ہی کسیکا اجر خدا تعالی کے پاس آیا ق[1] تحقیق کہ اللہ
تعالی ضائع نہیں کرتا ہی مزدوری کو نیک کاروں کے ○ اور آیا ق[2] کہ اگر ذرہ
بھی نیکی ہو تو دوچند کرتا ہی اسکو ○ اور وہ جو آئی ح[3] جو شخص کہ زبان سے
استغفار کرنیوالا اور گناہوں پر اصرار کرنے ہارا ہو گویا ٹھٹھہ کرنے والا ہی اپنے

ف نفس و شیطان ہی

[1] ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین ۱۲ ق ع ۴
[2] وان تک حسنۃ یضاعفھا ۱۲ ق ع ۵
[3] المستغفر بلسانہ المصر علی ذنبہ کالمستہزئ بربہ ۱۲ بیہقی شعب الایمان

پروردگار سے ○ پس یہہ حدیث حمل کیے گئی ہی حکم سے عادت کے ایسے استغفار پر کہ صادر ہو غفلت سے نہ کہ تضرع اور صدق سوال سے - اور بھی اختلاف کیے ہیں گناہ کو بھول جانے کے باب میں بعد توبے کے پس مبتدی کے حق میں بھولنا ہی اولی ہی - تا حرکت دینے سے میلان خاطر کے محفوظ رہے اور وہ جو روایت کیے گیا ہی بہت گریہ وزاری کرنے سے نتہیوں کے - پس قیاس نہیں کیا جاتا ہی فرشتوں کو ساتھہ لوہاروں کے - اور بہترین توبہ کرنیوالوں سے وہ ہی جو ثابت رہے توبے پر موت تک ایسا کہ مبالغہ کرنے والا رہے معاصی سے اجتناب کرنے میں سوائے لغزشات کے - پس ایسا تائب سابق الخیرات ہی طرف نیکیوں کے اور وہ نفس مطمئنہ رکھتا ہی اور زیادہ ہوتی ہی اسکی بزرگی ساتھہ درازی عمر کے اور ساتھہ مجاہدۂ نفس کے عبادت میں - آئی ہی سب سعادتوں سے افضل درازی عمر کی ہی جو طاعت میں اللہ تعالی کے ہو ○ اور زیادہ ہوتی ہی سلامتی ایسے شخص کی موت کے وقت میں - بعد ازاں درجہ پلٹنے والے کا ہی بعض گناہوں کے طرف اور تازہ کرنیوالا ہی توبے کو درحالیکہ مبالغہ کرنیوالا رہے تجدید توبہ کے لئے پس وہ مفتتن التواب ہی اور وہ نفس لوامہ رکھتا ہی پس ازاں درجہ بعض گناہوں سے توبہ کرنے ہارے کا ہی جو تاخیر کرنیوالا ہی دوسرے گناہوں کے توبے

ہیں سو وہ ندامت کھینچتا ہی بعد از کرنے گناہوں کے اور قصد توبہ کرنیکا رکھتا ہی
پس وہ مخالط ہی اور وہ نفس مسولہ رکھتا ہی اور وہ خطر میں ہی - اگر موا توبے
کے ساتھ تو بھلا ہوا و گرنہ خدا تعالی کی مشیت میں ہی - برخلاف اُن دونوں کے
جو آگے ذکر کئے گئے پس وے مراد پانے والے ہیں - اور وہ جو گناہاں کرتا ہی اور
اُنپر اصرار رکھتا ہی اور توبے کو فراموش کرتا ہی اور اُسکا عزم بھی نہیں رکھتا ہی
پس ایسا شخص غافل ہی اور نفس اُسکا امارہ بالسوء ہی اور سوء خاتمہ کا اسیر
خوف ہی ممکن ہی شامل ہونا عفو الٰہی کا اس شخص کے حق میں بھی - جیسا خزانہ
ملجانا بدون سعی کے لیکن ویسی امید رکھنا حماقت ہی - آیا ق نہیں ہی آدمی
کو مگر جزا اُسکی جو سعی کیا ہو ۝ اور نہ چھوڑے توبے کو خوف سے پلٹنے کے کیونکہ
قبل پلٹنے کے موت کا آنا اور گذرے گناہاں بخشیا جانا ممکن ہی - آئی ح بہتر
تمھارے میں کا وہ شخص ہی جو مبتلا کئے گیا ہی گناہوں پر اور بہت توبہ کرنیوالا ہی ۝
اور توبے پر قائم رہنے کا سبب نفس کو ریاضت اور مرابطت میں لگانا ہی - آیا
ق ای مومنوں کے گروہ صبر کرو تم اور اسپر ثابت رہو تم اور مرابطے میں رکھو ۝
یعنے نفوس کو تمھارے ربطہ و بشارطت سے سو وہ وصیت دینا ہی نفس کو صبحی
ہر روز ایسا کہ ای نفس نہیں ہی کوئی پونجی تیرے لئے سوائے عمر کے اور وہ چند دم

میں گنی کے اور گذرے دن بھر نہ ملتھینگے اور وقت تنگ ہی اور آرزو نفع دینے
والی نہیں اور وظیفہ بتاوے نفس کو کسی عمل کا اور دوسرے مناسب شرطان بھی
بتاوے بعد ازاں ربط دیوے مراقبے سے حرکات وسکنات میں۔ پس اعلیٰ درجہ
مراقبہ کا یہ کہ مغلوب ہوجاوے استغراق میں ساتھ اللہ تعالیٰ کے اور اسکے ماسوا
طرف التفات نکرے۔ بعد ازاں زیر حکم شرع کے رہے ایسا کہ تامل کرے قبل عمل
کے پہلے خطرے پر جو دل پر گذرے پس پوراکرے اس خطرے کو جو واسطے اللہ تعالیٰ
کے ہو اور چھوڑ دیوے اس خطریکو جو خدا تعالیٰ کے واسطے نہو اور تامل کرے بروقت
عمل کے۔ پس وقت طاعت کے خالص کرے نیت کو اور حاضر کرے دل کو اور
رعایت ادب کی رکھے اور وقت معصیت کے خدا تعالیٰ سے شرماوے اور
توبہ کرے اور کفارہ دیوے۔ اور مباح کاموں میں رعایت نیتوں کی اور آداب
کی رکھے اور ربط دیوے نفوس کو آخر نہار میں محاسبے سے جو وہ نظر کرنا ہی
بعد عمل کے۔ آئی ح حساب کرو تم اپنا قبل اسکے کہ حساب کیا جاوے تم ٥
اور آئی ح عقلمند کیلئے چار ساعت ہیں ان میں سے ایک ساعت ہی کہ حساب
کرتا ہی اسمیں اپنے نفس کی ٥ بعد ازاں ربط دیوے ساتھ معاقبہ کیلئے خوف
عذاب کے پس بھوکا رکھے اگر حرام کھایا ہوا اور جگا دے اگر نظر حرام کیا ہوا اور ایسی

طور پر۔ پس اگر آسانی کرے نفس پر تو آسان ہو جائیگا اسپر رجوع کرنا طرف گناہوں

کے۔ پس ازاں ربط دیوے نفس کو ورد و وظائف کے مجاہدہ میں رکھنے سے جب ثقیل

جانے اسکو بلکہ زیادہ کرے اس وظیفے کو جیسا تمام شب بیدار رکھے جسکو کاہلی

کرے حفظ جماعت سے۔ یا نوافل گذارنے سے۔ پھر ربط دیوے ... عتاب

کرنے سے ایسا کہ ای نفس کیا تو شرم نہیں رکھتا ہی خدا تعالی سے کیا تجھکو طاقت

ہی اسکے سخت عذاب کو سہنے کی یہ سب مروی ہیں۔ اور اصل توبہ کا خدا

تعالی سے مدد طلب کرنا ہی ایسا کہ زاری کرنیوالا رہے اسکے روبرو اور ایسا کہ

دخل نہ دیوے اپنی طاقت و قوت کو اور کہا گیا ہی کہ جو کوئی مجاہدہ کرے اپنے نفس

سے سات بار مبتلا نہیں کیا جاتا ہی اسی معصیت میں آٹھویں بار۔ اور بھی کہا گیا

ہی کہ جو کوئی قائم رہے توبے پر سات سال تو نہیں ملتفت ہوگا طرف اس معصیت

کے۔ اور مؤمنین کا گناہ سے باز آنا توبہ ہی۔ آیا ق توبہ کرو تم طرف خدا تعالی

کے ای مؤمنین ۞ اور مقربوں کا غفلت سے دور ہونا انابت ہی۔ آیا

ق اور آیا بندہ ساتھ قلب منیب کے ۞ اور انبیا اپنی ذلت سے آگاہ ہونا

اوبہ ہی۔ آیا ق نیک بندہ ہی بدرستی کہ وہ رجوع لانے والا ہی ۞

بعد ازاں تقوی عام ہی توبے سے کیونکہ باز رہنے والا گناہ سے بغیر گناہ کرنے

کے سوا اُسکو متقی کہینگے نہ کہ تائب -

ستر ہواں باب صبر اور رضا اور شکر کے بیانمیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صبر ثابت رہنا ہی باعث دینی پر جو مقابلے مین باعث ہوائے نفسانی کے ہی پس صبر جسم کا عبادات کے مشقتوں سے ہوگا یا مصیبتوں سے - اور صبر نفس کا فرج و شکم کے خواہشوں سے - پس صبر ان دونوں شہوتوں سے عفت ہی اور مکروہات سے برداشت کرنا صبر مطلق ہی - اور ضد صبر مطلق کا جزع اور ہلع ہی اور صبر تونگری مین ضبط نفس ہی - اور خلاف اسکا بطر ہی اور صبر جنگ مین شجاعت اور خلاف اسکا جبن ہی - اور دبانے مین غصے کے حلم اور خلاف اسکا تہور اور تدمر ہی - اور زمانے کے آفات سہنے مین سعة الصدر اور ضد اسکا ضیق الصدر اور ضجر اور تبرم ہی - اور کسی چیز کے چھپا رکھنے مین کتمان ہی اور ضد اسکا اظہار ہی - اور زندگانی کے فضولی مین زہد اور ضد اسکا حرص ہی - اور دنیا سے میسر ہوئے مقدار پر قناعت اور ضد اسکا شرہ ہی -

اور آیا ق سوائے اسکے نہیں کہ پورا دیا جاتے ہیں صبر کرنیوالے اپنی مزدوری انکا کہ شمار مین نہ آوے ○ اور آئی ح ایمان صبر ہی ○ یہہ بسبب داخل رہنے

اکثر اخلاق ایمان کے صبر ہیں۔ اور آئی ح صبر آدھا ایمان ہی ٥ کیونکہ اطلاق ایمان کا معارف اور اعمال پر ہی اور تمام نہیں ہوتے ہیں اعمال مگر ثابت رہنے سے باعث دینی پر اس واسطے صبر آدھا ایمان ہوا۔ اور بھی اس سبب سے کہ ایمان اطلاق کیا جاتا ہی اُن احوال پر جو نتائج اعمال کے ہیں۔ اور جو حالت کہ پہنچے سو وہ نفع دینے والی ہوگی یا ضرر پہنچانے والی سو اُن دونوں حال پر شکر اور صبر چاہئے پس یہ دونوں دو نصف ہوئے ایمان کے۔ اور بندے کو ضرور ہی صبر کرنا کیونکہ عبادت اُسپر موقوف ہی۔ پس عبادت میں داخل ہونا نفس پر غالب ہونے سے حاصل ہوگا اور تمام کرنا اس عبادت کو اسمیں داخل ہونے سے بھی سخت تر ہی۔ اور بھی اس لئے کہ دنیا محنت کا گھر ہی اور بے صبری عبادت سے باز رکھتی ہی۔ اور اس لئے کہ طالب آخرت بہ سختی آزمایش کیا جاتا ہی۔ آئی ح اور لوگوں سے سخت تر آزمایش میں انبیا ہیں بعد اُنکے اولیا بعد اُنکے وے لوگ جو مشابہت اُنسے رکھتے ہیں پھر اُن سے اُترتے درجہ بدرجہ ٥ اور صبر حرام چیزوں سے فرض ہی۔ اور مکروہ چیزوں سے مستحب پس اگر صبر نعمتہائے دنیاوی میں کرے ایسا کہ اُنکے طرف راغب نہو اور حقوق الٰہی کی رعایت رکھے سو وہ شکر ہی۔ اور صبر طاعت میں نگہ رکھنا ہی نیت

اور ادا اور ثواب کو ریا اور سستی اور اظہار وغیرہ سے - اور صبر معصیت میں ریاضت
کرنے سے - اور صبر مصیبت میں کہ جسکا بدل کرنا ممکن ہو برداشت کرنے اور بدلا لینا چھوڑ
دینے سے از راہ قول کے ہو یا فعل کے - اور ایسی مصیبت میں کہ جسکا بدل ممکن نہو
شکوہ وشکایت چھوڑ دینے اور طعام ولباس کو عادت پر بحال رکھنے سے - مگر
دردمندی اور آنسو بہانا مخالف صبر نہیں کیونکہ یہ اختیار میں انسان کے نہیں
اور کمال صبر چھوڑنا ایسے چیز کا ہی جو خدا تعالی سے باز رکھے - اور آیا ہی کہ ادائے
فرائض میں صبر کرنے سے تین سو اور حرام چیزوں سے صبر کرنے سے چھ سو اور
مصیبت میں پہلے صدمے کے وقت صبر کرنے سے نو سو درجے کا اجر ہی -
اور صبر حاصل کرنیکا طریق ضعیف کرنا ہوائے نفسانی کے اسباب کو ریاضت
سے - اور یاد کرنا دنیا کی عمر کے کوتاہی اور اسکی سختی کے کمی کو - اور یاد کرنا ضرر دینے
کو بے قراری کے - اور تقویت دینا اسباب دینی کو - یاد کرنے سے فضائل کو مجاہدے
کے - پس اگر وہ تعب شدید سے حاصل ہو تو تصبر ہی اور تھوڑی محنت سے حاصل
ہو تو وہ صبر ہی اگر بے محنت حاصل ہو تو وہ رضا ہی - آئی ح عبادت
کر خدا تعالی کی رضا پر اگر طاقت رکھتا ہو پس کروہات پر صبر کرنے میں بہت سے
خوبیاں ہیں ۞ اور اگر صبر میں لذت پاوے تو وہ شکر ہی - اور لذت اُسوقت

حاضر ہے جیسا کہ آئی ح میں شب باشی کرتا ہوں میرے پرو...

جو کھلاتا اور پلاتا ہی مجھے ○ اور درد و لذت میں تیرا باقی نہ ہے۔ چنانچہ حد

میں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اور جیسا کہ آئی ح کچھ خوف نہیں کھتا ہوں

میں کسی ایک ... اوپر تونگری یا درویشی کے ○ اور

اعلیٰ مرتبہ صبر کا فرق جاننا درمیان لذت و الم کے اور اختیار کرنا الم کو موافقت

کرنے میں ساتھ ارادے اللہ تعالیٰ کے اور لذت لینا اس سے۔ آئی ح اختیار

کرتا ہوں میں یہ کہ بندہ رہوں اور نبی ○ اور آئی ح ای لوگو کیا خوب ہیں وے

دو ناپسند چیزاں موت اور فقیری ○ اور رضا وہ ہی کہ چھوڑیں اعتراض کو

اور کہا گیا ہی کہ چھوڑیں غصے کو۔ پس رضا امر ضروری ہے واسطے فراغت عبادت

کے اور واسطے نگہ رکھنے دل کے ... دنیا سے اور اسکے تعب سے اور خدا تعالیٰ

کے غضب سے۔ آئی ح جو کوئی میرے قضا سے راضی نہ ہے اور میرے بلا پر صبر

نکرے اور میرے نعمات پر شکر نہ کرے پس چاہیے کہ ڈھونڈھے اور کوئی رب

سوائے میرے ○ اور واسطے حاصل کرنے خوشنودی خدا تعالیٰ کی آیا ق

خوشنود ہوا اللہ تعالیٰ انھوں سے اور خوشنود ... لگ اس سے ○ اور

حق تعالی کے سو وہ اسکی محبوب ہی - اور جو اس سے پھیر نے والی ہو سو وہ اسکی
... پس نعمت یا دنیوی ہوگی جیسا خوبصورتی اور خواہشات نفسانی
اور دور ہونا فساد انگیز اور ضرر آمیز چیزوں کا بدن سے یا دینی ہوگی جیسے پانا توفیق
طاعت کی اور محفوظ رہنا معصیت سے سو نعمت دینی بہت بڑی ہی ان وجہوں
سے کہ اسمیں سعادت ابدی ہی اور شقاوت سرمدی سے دوری اور نعمت دنیا
مین کفار بھی مشترک ہیں - اور اسکے زوال کو بزرگان غنیمت سمجھے ہیں - اور نعمات
کے گنتی کو طلب کرنا گویا ایک محال شئی آرزو کرنا ہی - آیا ق اگر چاہیں تم
کہ شمار کریں اللہ تعالی کے نعمتوں کو تو نہیں حد کر سکوگے ○ اور طریق شکر حاصل
کرنیکا پہچاننا نعمت کا ہی منعم کے جانب سے - اور فکر کرنا صنعتہاے الٰہی ہیں -
اور اپنے سے ادنی درجے میں ہی سو اسپر نظر کرنا - آئی ح جو کہ نظر کرے امور
دنیوی میں ایسے پر جو اپنے سے کم ہی اور نظر کرے امور دینی میں ایسے کے طرف
جو اپنے سے بڑھکر ہو لکھتا ہی اسکتیں اللہ تعالی صابر و شاکر ○ سوال اگر
کہے تو کہ شکر الٰہی کو ادا کرنا کیونکر ممکن ہووے کس واسطے کہ بندہ عاجز ہی شکر سے مگر
توفیق سے اللہ تعالی کے اور وہ توفیق بھی ایک نعمت ہی جو چاہتی ہی شکر
اسکتیں یہاں تک کہ اسی طور پر مسلسل جاوے سلسلہ نعمات کا - جواب میں

کہتا ہوں کہ تحقیق یہہ ہی کہ جسنے پہنچا مقام فنا کو تو ثنا کر خود مشکور ہی آئی رح
شمار نہیں کر سکتا ہوں ثنا کو تجھ پر تو ویسا ہی ہی جیسا کہ ثنا کیا تو اپنی ذات کی ۞
اور اختلاف کئے ہیں مصیبتوں پر شکر واجب ہونے میں حق بات یہہ ہی کہ مصیبت
پر بھی شکر واجب ہی اس لئے کہ نہیں پہنچی اس سے بڑی کوئی مصیبت - اور وہ
نہیں واقع ہوئی امور دینی میں - اور جلدی کیگئی عقوبت میں اسکے
اور آخرت پر موقوف نہیں رکھے گئی - اور جسکا آنا مقدر تھا سو اس سے فراغت
ہوچکی - اور سختی سے اس مصیبت کے ثواب اسکا بہتر ہی - اور وہ مصیبت
دل سے دنیا کی محبت کو گھٹاتی ہی - پس از روے تحقیق کے وسے منجملہ نعمتوں
کے ہیں کیونکہ خالی نہیں ہی مصیبت کفارہ معصیت ہونے یا نفس کیلئے ریاضت
ہونے یا اسکے مرتبے بڑھنے سے - اور ایام عسرت میں سورۂ واقعہ کا پڑھنا
طلب قناعت کے لئے یا عبادت پر مستعد ٹھہرانے کے لئے ہی نہ کہ واسطے
فراخی دنیا کے - اور نہیں پڑھا جاتا ہی وہ سورہ مگر اس لئے کہ اخبار و آثار
میں وارد ہی - وگرنہ کچھ خوف تھا سلف کو شدت محنت میں خدا تعالی کی حمد
کرنے سے کیونکہ وے غنیمت جانتے تھے اسکو - اور ذکر کرنا ایوب علیہ السلام کا
واسطے ظاہر کرنے شکر کے ہی اوپر نعمت صبر کے - اور اوپر کثرت ثواب کے

بہتر چیزوں سے جو تم وسے گئے ہو سو وہ یقین ہے اور تقسیم ہونا ○ اور لایا جاویگا روز قیامت میں شاکر تر ین اہل زمین کو پس جزا دیگا اسکا جزا شکر کرنیوالوں کی اور لایا جاویگا صابر تر ین اہل زمین کو پس کہا جاویگا اسکو کیا تو راضی ہوتا ہی اس سے کہ جزا دیویں ہم تجھکو جیسا کہ جزا دئے ہم اسنے شاکر کو پس وہ کہیگا بہت خوب ای رب میرے پس فرماویگا اسکو خدا عزوجل ہرگز نہیں مینے نعمت دیا میں اسکو سو وہ شکر کیا اور مبتلا کیا میں تجھکو بلا میں تو تو اسپر صبر کیا البتہ دو چند کیا میں واسطے تیرے اجر کو ○ اور اگر ایسا نہو تو شکر بہتر ہی صبر سے بسبب متعلق ہونے شکر کے محبت کے ساتھ کیونکہ محبت اونچی ہی مقامات سے سالک کے

اٹھارواں باب خوف و رجا کے بیان میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خوف اور رجا یہ دو خطرے ہیں۔ اسیواسطے تکلیف نہیں ہوتی ہی مگر انکے مقدمات میں۔ اور وے دونوں موقوف ہیں انتظار پر ان چیزوں کے جو آنے والے ہوں۔ پس جو کوئی کہ خدا تعالیٰ کی ذکر میں مستغرق ہو سو وہ تابع وقت کا ہی جو گم کرتا ہی خوف و رجا کو۔ پس رجا ایک خوشی ہی انتظار میں محبوب کے۔ پس ضرور ہی اسکو ایک سبب۔ در صورتیکہ حاصل ہوسکے

ہوں اکثر اسباب استقلال کے پس ویسی انتظاری پر نام رجا کا صادق آتا ہی۔ مانند
امید رکھنے کسان کی وہ شخص جس نے ڈالا ہو بیج اچھا تخم کسی لائق زمین میں اور پہنچایا رہے
اسکو پانی۔ اور اگر معدوم ہیں وے اسباب تو وہ غرور ہی اور حماقت۔ جیسا
امید رکھنا کسان کی وہ شخص جو ڈالا ہی تخم کو نالائق زمین میں اور نہ پہنچایا ہو اسکو
پانی۔ اور اگر شک رہے اسباب کے پائے جانے میں وہ تمنی ہی جیسا کہ لایق
رہے زمین اور اسکو پانی نہ پہنچایا ہو۔ اور آیا ق بہ تحقیق وے جو ایمان لائے
اور وے جو ہجرت کئے اور راہ خدا میں جہاد کئے وے لوگ امیدوار خدا
تعالیٰ کی رحمت کے ہیں ○ اور آئی ح نادان وہ شخص ہی جو اپنے نفس کو
ہوا و ہوس کا تابع رکھے اور اللہ تعالیٰ کی بخشش کی آرزو کرے ○ لیکن خدا تعالیٰ
پر حسن ظن رکھنا اس اراوے کہ معصیت سے حذر کرے اور طاعت میں کوشش کرے
ضرور ہی ایسا حسن ظن اور یہ لاتا ہی فرماں برداری پر خدا تعالیٰ کے۔ اور آسان
کرتا ہی محنت کی برداشت کو۔ اور ناامیدی اسکی رحمت سے کفر ہی۔ آیا ق
ناامید نہیں ہوتے ہیں خدا تعالیٰ کی رحمت سے مگر قوم کافروں کی ○ اور طریق
رجا حاصل کرنیکی یوں ہی کہ یاد کرے اسکے گذرے ہوئے افضال کو بدون کسی
کی سفارش کے۔ اور جسکا وعدہ کیا ہی عطا سے ثواب کا باوجود نہونے

سے پیدا ہو۔ برخلاف خوف قسم اوّل کے۔ پھر خوف پیدا ہوتا ہی ہیبت سے سوال کے یا عذاب کے یا فوت ہوجانے سے جنت کے اور امثال انکے۔ اور متخلف ہوتے ہیں علامات ہر قسم خوف کے۔ پس جو کوئی کہ ڈرسے غالب ہوجانے سے کسی بد عادت کے تو اسکے چھوڑ دینے پر مداومت کرے۔ اور جو کہ ڈرے احوال باطنی پر خدا تعالیٰ آگاہ رہنے سے تو پاک کرنے میں سِر کے مشغول ہووے وعلیٰ ہٰذا القیاس۔ اور خوف بدن میں اثر کرتا ہی ساتھ لاغری و زردی و ناتوانی و زاری کے۔ اور جب خوف الٰہی کامل ہووے تو پہنچاتا ہی طرف جنون اور موت کے جو وہ شہادت ہی۔ مگر افضل وہ شخص ہی کہ زندہ رہے اور مجاہدہ کرے۔ اور جسپر کہ غالب ہووے خوف الٰہی سو خوف کریگی اُس سے ہر چیز جیسا کہ تھا واسطے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے۔ آئی ہی صحیح تحقیق کہ شیطان البتہ بھاگتا ہی سائے سے عمر کے ۞ اور اعلیٰ مرتبہ خوف کا یہہ ہی کہ بیخبر کرے سالک کو تمام چیزوں سے۔ اسیواسطے وسوسے اثر نہ کرینگے نفس خائف میں بسبب غائب رہنے کے اُن سے۔ جیسا کہ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کو جبکہ قصد کیا شیطان انکا اور آپ نماز میں تھے پس جل گیا وہ شیطان پس خوف رکھنا ضرور ہی کیونکہ وہ باز رکھتا ہی معصیت سے اور دور کرتا ہی عُجب کو

طاعت سے۔ اور بے ڈر رہنا عذاب الٰہی سے کفر ہی آیا **ق** پس نڈر نہیں ہوتے ہیں مکر سے خدا تعالیٰ کے مگر کافروں کی قوم ○ اور خوف حاصل کرنیکا طریق نظر کرنا ہی صفات و افعال میں خداے قادر کے۔ آیا **ق** نہیں ڈرتے ہیں خدا تعالیٰ کو اُسکے بندوں سے سواے علما کے ○ اور آئی **ح** میں بہت جاننے والا ہوں تم میں خدا تعالیٰ کو اور بہت ڈرنے والا ہوں تم میں اُس سے ○ اور یاد کرنا ہی گناہوں کو اور خصوم کو اور شدت عذاب کو اور اپنی ناتوانی کو اور انکو جو وارد ہوئے اسباب میں اور اختلاف کیا گیا ہی اسمیں کہ رجا افضل ہی یا خوف اور حق بات نہیں جدا ہونا ایک کا ہی دوسرے سے کیونکہ اگر مفقود ہووے ایک اُن دونوں میں سے البتہ ہو جاویگا وہ شخص بے ڈر یا ناامید۔ لیکن شرط خوف و رجا کے وجود کی ہونا امر قطعی نہیں ہی۔ اس لئے نہیں کہا جاتا ہی کہ امید رکھتا ہوں آفتاب نکلنے کی۔ اور ڈرتا ہوں اجل آنے سے۔ اور رجا افضل ہی خوف سے اس وسطے کہ وہ راہ محبت کی ہی۔ آئی **ح** پیش دستی لیگئی ہی میری رحمت اوپر میرے غضب کے ○ اور رجا بہتر ہی خوف سے اگر نفس باز رہے توبہ سے بسبب کثرت معاصی کے۔ یا انکو اقتصار کرے اوپر اداے فرائض کے۔ یا ضعیف و قریب مرگ ہووے تاکہ مرے بسبب غلبہ

رجا کے محبت پر۔ اور خوف اولی ہی درصورتیکہ غالب ہووے تمنّی اور علو ہو معصیتوں کی۔ اور اعتدال ان دونوں افضل ہی ایسے کہ ہوتے ہیں جو ظاہری و باطنی گناہوں سے پرہیزگاری اختیار کرے اور نہ چھوڑے اس حالت اعتدال کو بسبب آ ر آنے کثرت اسباب رجا کے۔ کیونکہ فرماتے تھے عمر رضی اللہ تعالی عنہ کہ اگر کوئی نہیں آوے بہشت میں مگر ایک ہی شخص تو امید رکھتا ہوں خدا تعالی سے یہ کہ میں ہی رہوں وہ شخص۔ اور اگر کوئی نہیں آوے دوزخ میں مگر ایک ہی شخص تو ڈرتا ہوں خداوند تعالی سے ایسا کہ شاید کہ میں ہی ہوں وہ شخص۔ اور اسواسطے باطنی گناہوں سے احتراز کرنا دشوار ہی یہاں تک کہ پوچھتے تھے عمر رضی اللہ تعالی عنہ حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ سے اپنے میں اثر نفاق ہے۔ اور بسبب احتمال رکھنے اس بات کے کہ زمانِ آیندہ میں اسباب رجا کے زائل ہو جاویں۔ آئی ہے بدرستیکہ ایک شخص البتہ اہل جنت کا عمل کرتا ہی یہاں تک کہ باقی نہیں رہتا ہی اسمیں اور بہشت میں مگر مقدار ایک بالشت کے اور آگے آتا ہی اسکے نوشتہ اسکا پس ختم کیا جاتا ہی ساتھ عمل اہل دوزخ کے ۞ بعد ازاں پس خاتمہ بھی جس سے پناہ چاہتا ہوں میں اللہ تعالی کی وہ بسبب شک کے یا انکار کے ہی اصل ایمان میں نزع کے وقت

اعتدال خوف و رجا میں

بیش نزدیک تمہارے خدایتعالی سے اور اسکے رسول سے اور اسکے راہ میں
جہاد کرنے سے پس انتظار کرو تم یہاں تک کہ لاوے خدایتعالی اپنی عقوبت کو
اور اللہ تعالی نہیں راہ بتاتا ہی قوم فاسقین کو ۝ یا سوء خاتمہ ہوتا ہی بسبب
دوستی امور دنیاوی کے کہ دوست رکھتا تھا انکو پس محجوب ہوتا ہی بندہ
خدایتعالی سے بسبب مشغول رہنے کے ان امور کے ساتھہ۔ کیونکہ جو چیز کہ عادت
کیا جاتی ہی اور مضبوط ہوتی ہی دلمیں فراموش نہیں کیا جاتی ہی جیسا دستی
ہی خواہیش۔ اور وہ حجاب حاصل ہوتا ہی بسبب کثرت گناہوں کے باوجود
قوت ایمان کے یا بسبب قلت معاصی کے جو ساتھہ ضعف ایمان کے ہو اور
اس قسم کا سوء خاتمہ نہیں باعث ہوتا ہی دوزخ میں ہمیشہ رہنے کو بخلاف قسم
اول کے۔ اور اسی سبب سے مکروہ رکھا گیا ہی یکایک مرنا کیونکہ اسمیں امکان
ہی کہ موت اسکی بدخطرے پر واقع ہووے اور اسی لئے آرزو کئے جاتا ہی
درجہ شہادت کا بسبب غالب ہونے محبت خدایتعالی کی دلپر اور منہہ پھیرنے
سے اسکے دنیا سے یہہ شہادت ایسے کے حق میں ہی جو اخلاص کے ساتھہ
رہتا ہی قتال میں اور قصد غلبہ پانیکا اور غنیمت لینے کا اور نام آوری کا نہیں
رکھتا ہی اور سوء خاتمے کا علاج خدایتعالی کی معرفت حاصل کرنا اور اسکی

علاج سوء خاتمہ

طاعت کو لازم کر لینا اور توبہ کے لئے جلدی کرنا اور ظاہر و باطن کی طہارت کے ساتھ ہونا۔ اور ماسوی اللہ کے محبت سے دلکو پاک کرنا اور قرآن شریف کی تلاوت کرنا۔ اور نافع علم کو طلب کرنا کیونکہ خاتمے کا امر دشوار تر ہی اسی سبب سے سلف سے مروی ہی کہ وے بہت گریہ وزاری کیا کرتے تھے۔

انیسواں باب فقر اور زہد کے بیان میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فقر وہ ہی کہ نپاوے اُس چیز کو کہ جسکا محتاج ہو۔ پس اگر خوش ہووے اُسپر اور مکروہ جانے زوائدات غیر ضروری کو تو وہ زاہد ہی۔ اور اگر مکروہ نجانے اور رغبت بھی نہ کرے تو اسکو راضی کہتے ہیں آئی ح ای فقیرو دل کی گروہ دیو تم خدا یتعالی کتیں رضا دلی کو اپنے تا بہرہ مند ہووین تم فقیری کے ثواب سے ایسا ہو تو اس فقر سے کچھ فائدہ نہیں ۞ اور اگر طلب زیادتی کو چھوڑ دیوے باوجودیکہ ہونا اس چیز کا اُسکے پاس دوست ہو تو وہ قانع ہی۔ اور اگر رغبت رکھے اور ترک کرے اسکو اس لئے کہ اُسکے حاصل کرنے میں عاجز ہو تو وہ حریص ہی۔ ۔ ور اگر بے قرار ہو طرف طلب کسی چیز کے اور نپاوے اسکو تو وہ مضطر ہی۔ اور اعلی مرتبہ وہ ہی کہ برابر ہے ہر چیز کا وجود

مجھکو مسکین اور مار مجھہ کو مسکین اور کر میرا حشر مسکینوں کے جماعت میں ۞ اور آئی
پہنچا و میرے طرف سے درویشوں کو یہہ کہ بہ تحقیق جو کوئی تمھارے میں سے فقیری
پر صبر کرے اور اسپر ثواب چاہے تو اسکے لئے تین خصلتیں ہیں جو تونگروں کے
لئے نہیں پہلی خصلت یہہ کہ بہ تحقیق جنت میں بلند عمارتیں ہیں جو دیکھینگے انکے شرف
جنتیاں جیسا کہ دیکھتے ہیں زمینیاں آسمان کے ستاروں کو سو نہیں داخل ہوگا
اس جنت میں مگر نبی فقیر یا شہید فقیر یا مومن فقیر اور دوسری خصلت یہہ ہی کہ
داخل ہونگے فقیر بہشت میں قبل تونگروں کے بمقدار آدھے دن کے جو دنیا
کے پانسو سال کے برابر ہی اور تیسری خصلت یہہ ہی کہ جب کہے کوئی غنی سبحان
اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر اور فقیر بھی ویسا ہی کہے تو نہ پہنچیگا کوئی غنی ثواب
کو فقیر کے اگرچہ وہ غنی خیرات کرے دس ہزار درہم اور ویسا ہی تمام نیک اعمال
کے ۞ سو یہہ فرمائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس شخص کو جو لایا تھا فقرا
کا پیغام کہ تونگراں حج وعمرہ ادا کرتے ہیں اور صدقہ دیتے ہیں اور ہم ان کاموں سے
عاجز ہیں۔ اور درویشی اسواسطے افضل ہی کہ تونگری سبب ہی طول حساب کی
اور غرور کی۔ **سوال** اگر کہے کوئی کہ غنا صفت خدا تعالیٰ کی ہی اور متصف ہونا
اسکے اخلاق کے ساتھ بہتر ہی۔ اور تونگر عبادات مالیہ پر قدرت رکھتا ہی کر

فقیر جواب یہ اعتراض برابر نہیں کیونکہ جو تونگری کہ ساتھ سامان اور متاع کے
ہوتی ہے خلق الٰہی کے مشابہہ نہیں ہے جیسا کبر بدون استحقاق کبریائی کے اور عبادت
مالی جو موجب ثواب اخروی ہوتی ہے سو بسبب ترک کرنے دنیا کے ہے مانند توبہ کے
جو بسبب ترک گناہ کے باعث ثواب اخروی ہے پس اگر اس اعتبار سے فضیلت
دیا جاوے تونگر کو درویش پر تو البتہ فضیلت دیا جاویگا عاصی متقی پر۔ اور فقیر
کا حق یہ ہے کہ مکروہ نہ رکھے فقر کو اس لیے کہ وہ فعل حقتعالیٰ کا ہے بلکہ اسکا احسان
مانے مانند منت قبول کرنے بیمار کے سینگھی لگانے والے سے۔ اور اگر مکروہ رکھیگا
گناہ گار ہوگا۔ اور چھپاوے فقر کو ظاہر کرنے سے نیک [illegible] غنی کے اور بچا رہے
سوال سے۔ آئی ح بتحقیق اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے درویش سوال نکرنے
والے اہل و عیال والے کو ○ اور تواضع نکرے کسی غنی کی بسبب تونگری اسکی
آئی ح جاتے رہتے ہیں دو ثلث اسکے دین سے ○ بلکہ بڑھائی جتاوے اوپر تونگر
پر۔ آئی ح کہ وہ صدقہ ہے ○ اور عبادت میں سستی نکرے اور خیرات
کردیوے وہ جو کچھ کہ بچ جاوے۔ آئی ح بتحقیق ایک درہم فقیر سے افضل
ہے لاکھ درہم سے غنی کے ○ اور قرض لیوے اور [illegible] ادا کرنے میں نیت نیک رکھے
رکھے اللہ تعالیٰ سے اور نہ اعتماد رکھتا رہے اوپر بادشاہ تعالیٰ کے پیش [illegible]

کرے اُس قرض کو اگر یا دے حلال مال وگرنہ ادا کر دیگا اسکو اللہ تعالی اور راضی

کریگا قرض خواہوں کو اُسکے - اور ظاہر کرے اپنی حقیقت حال کو قرض دینے والے

پر - اور فریب نہ دیوے جھوٹے وعدوں سے - اور واجب ہی ادا کرنا ایسے

کے قرض کو بیت المال سے اور مالِ زکوٰۃ سے - اور سوال نہ کرے لوگوں سے

کہ وہ اصل میں حرام ہی کیونکہ سوال میں شکوہ ہی اللہ تعالی کا اور خواری میں

ڈالنا ہی نفسِ مؤمن کو اپنے غیر حقتعالی کے آگے اور ایذا دینا ہی مسئول

کو کیونکہ بسا اوقات مارے شرم کے دینا پڑتا ہی - آئی ہی نہیں حلال کی

گئی ہی فحش باتوں سے سوائے مانگنے کے خلائق سے ⊙ مگر حرام نہیں ایسی ضرورت

میں کہ موت یا مرض پر لاوے اور کسب سے عاجز رہے یا مستغرق رہے

طلب علم میں یا کسب اسکو رنج و تعب میں ڈالے - اِس حالت میں بھی ترک سوال

اولی ہی اور شکایت کرنے سے احتراز کرے بلکہ کہے کہ بہ تحقیق میں بے نیاز ہوں

سوال سے لیکن نفس میرا ارادہ کرتا ہی خواہشوں کا - اور اپنے کو لوگوں کے روبرو

خوار کرنے سے احتراز کرے - پس سوال کرے قرابت دار سے یا سخی مرد سے

جو منت رکھنے والا نہو بلکہ سائل کی منت اپنے پر قبول کرنے والا ہو اور لوگوں کو

تصدیع دینے سے پرہیز کرے پس بہ سر جاعت کسی سے سوال نکرے اور نہ

در سوال

[margin] بسبب بیماری یا پیری کے ۱۲ منہ اور ایسی قوت کہ طاقت نا رہے ۱۲

ایسے سے کہ رد سوال کی شرم رکھتا ہو کیونکہ حرام ہوتا ہی لینے والے پر اگر دیا بھی
بسبب شرم کے یا کسی کے حاضر رہنے سے جیسا کہ چھین لیا ہو مال کسی کا زبردستی سے
اور فرق بتلانے ہارے اسمیں قرائن و علامات ہیں۔ اور فتوائے دل ہی
اور شکر کرے اللہ تعالی کا بعد لینے اور طاعت الٰہی میں مشغول ہونے سے
اور اسکو خرچ کرنے سے اُس کی طاعت میں کہ وہ دوستر ہی۔ یا امر مباح
میں خرچنے سے اور معلوم کیا جانے سے فقیری کی بزرگی اور دینے والے کا
شکر ادا ہونے سے کہ وہ سبب شکر کا ہی۔ آئی ح جو کوئی کہ شکر گزاری نکریگا
لوگوں کی سو وہ شکر نکریگا خدا تعالی کا ۞ اور دینے والے کے حق میں دعا بھی
کرے۔ آئی ح جو کوئی بھیجے طرف تمہارے خوب چیز تو بدلہ کرو تم
اسکا اگر طاقت رکھتے ہو تو دعا کرو اسکے لئے ۞ اور حقیر نہ سمجھے کسی کے دیئے
ہوئے کو۔ اور سرزنش نکرے ندینے سے۔ اور مال شبہ لینے سے پرہیز کرے
آیا ق اور جو کہ ڈریگا خدائے تعالی سے کریگا اللہ تعالی واسطے اسکے چھٹکارا
اور رزق دیوگا اسکو وہاں سے کہ وہ گمان رکھتا ہو ۞ اور ایک شبانہ
روز کے قوت سے زائد نلیوے کیونکہ ہی عزیمت اور ایک سال کے قوت
تک رخصت ہی بسبب نو پیدا ہونے اسباب قوت کے بعد ایک سال کے

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ذخیرہ نہیں کرتے تھے زیادہ ایک سال سے بلکہ بعض
سے بھی ایثار فرماتے تھے یہاں تک کہ تمام ہوتا ذخیرہ قبل گذرنے سال کے اور ایک برس
کے قوت تک ذخیرہ کرنا طریق متوسط اور پسندیدہ ہی نزدیک سالکین کے کیونکہ روایات
متعدد اس باب میں آئے ہیں ایک روایت میں چالیس درہم اور ایک میں پچاس
اور ایک میں موافق نصاب زکوۃ کے اور ایک میں مطابق قیمت زمین زراعت
کے اور ایک میں اسقدر سرمایہ کہ حاصل ہو اس سے غنا۔ اور چھپاوے سوال کو
تا بچے کشف سے ستر مروت کے اور ظاہر کرنے سے حاجت کے اور حسد اور غیبت
اور بدگمانی سے اور ظاہر کرنے سے عبادت معطی کے اور ذلت سے نفس مومن
کے جو وہ حرام ہی اور شبہ سے شرکت کے۔ آئی ح جو شخص کہ بھیجا جاوے
طرف اسکے ہدیہ اور نزدیک اسکے لوگ ہوں تو وے بھی شریک اس میں ہیں○
اور پہچانے جاتی ہی یہہ بات ناپسند رکھنے سے ظاہر کرنا دوسرے کسی کے لینے کو
مانند اپنے لینے کے اور ظاہر کرے عطیے کو بسبب قصد اخلاص کے اور ساقط ہونے
اپنی جاہ کے اور توڑنے نفس کے اور اداے شکر کے۔ آیا ق لیکن اپنے رب
کی نعمت کو بیان کر○ اور آیا ق اور چھپاتے ہیں اس چیز کو جو دیا انکو خدا تعالی
اپنے فضل و کرم سے○ اور یہہ یوں پہچانے جاتی ہی کہ چھپا کر دینے والے کی بخشش

کا ظاہر ہونا اور برملا دینے والے کی بخشش کا ظاہر ہونا سائل کے ارادے میں برابر
ہوں[۲۱] لاکن اگر پہنچے کوئی شخص ایسے مرتبے کو کہ برابر رہے اسکے حق میں چھپانا اور بتانا
پس وہ مانند کبریت احمر[۲۲] کے ہی اور نہ لیوے ایسی عطا کو جسمیں شائبہ ناموری و
ریا کا ہوتا ہے گناہ پر اعانت کرنے سے اور اولی یہہ ہی کہ نہ لیوے عطا کو مگر حاجت
ضروری پر۔ آئی ح[۲۳] کر دینے کا اجر زائد نہیں ہی لینے والے کے اجر سے در صورتیکہ
وہ لینے والا محتاج ہو۔ یا فقیروں کو بانٹنے کے لئے۔ پس جلدی کرے اسکے
تقسیم میں تا دنیا کی الفت سے محفوظ رہے۔ یا علانیہ لیکر خلوت میں رد کر دینے
کی نیت سے۔ پس یہہ طریق قریب تر ہی ساتھ سلامتی کے۔ اور لیوے صدقہ
نفل[۲۴] کو اگر شک ہو صدقہ واجب لینے کے شرائط میں یا جانے درویش کہ نہیں
دیتا ہی نفل صدقہ اگر نہ لیوے صدقہ واجب یا قصد فراخی کی رکھتا ہو فقیروں
پر اور لیوے صدقہ واجب کو اگر قصد کرے اعانت کو مسلمان کے ادا کے
واجب میں یا قصد کرے موافقت درویشوں کی یا شکستگی نفس کی پس ایسے
امثال مختلف ہوتے ہیں نیت کے اختلاف سے۔ اور زہد پھیرنا ہی دل
کو دنیا سے آخرت کے طرف رغبت کے ساتھ اور مخل نہیں ہی زہد میں الداری
کیونکہ وہ سلیمان علیہ السلام کو موجود تھی اور عیسی علیہ السلام خالی ہاتھ تھے بہ نسبت

ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے - باوجودیکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
فاضل تر ہیں اُنسے - اور زہد کے کی فائدے ہیں علم مکاشفہ جیسا کہ اوپر گذرا
حدیث تجاہی میں اور حدیث حارثہ رضی اللہ عنہ میں اور فراغت ہی عبادت
کے واسطے - آئی حج جو کہ دوست رکھے اپنی دنیا کو نقصان پہنچاتا ہی اپنی
آخرت میں ○ اور بزرگ ہوتا ہی مرتبہ عبادت کا - آئی حج دو رکعت عالم
زاہد کے بہتر ہیں عبادت سے اُن متعبدین کے جو زمانۂ آخرت تک کرتے رہیں ○
اور سبب ہی خداوند تعالیٰ کی محبت کا اور اسکی پہچانت کا جیسے دونوں نہیں
حاصل ہوتے ہیں مگر دوام ذکر و فکر سے اور ذکر و فکر حاصل نہیں ہوتے ہیں
باوجود شغل دنیاوی کے اور ادنیٰ مرتبہ زہد کا باعتبار نفس زہد کے یہ ہی
کہ کوشش کرے زہد کے حاصل کرنے میں اور اپنے کو دنیا طلبی سے باز رکھنے
میں اسکا نام تزہد ہی اور اگر دنیا طرف رغبت نہو اور اس سے بالکل نفرت
ہو تو وہ زہد ہی اور یہ بڑا درجہ ہی اول سے اور پہچانت اسکی میلان قلبی
برابر رہنے میں ہی چوری جانے سے اپنا اور غیر کا مال پھر اس سے بڑا درجہ تصور
میں نہ رکھنا ہی اپنے زہد کو پھر زہد حاصل ہوتا ہی خوف سے دوزخ کے یہ ادنیٰ
ہی اور امیدواری سے جنت کے یہ اعلیٰ ہی کہ مقتضی ہوتا ہی محبت الٰہی کو اور

مراتب زہد

نفع زہد
یعنی نفرت دنیا سے ...

شوق و لذت ...

اس سے برتر وہ ہی کہ ماسوی اللہ کے طرف التفات نکرے[۱] پھر زہد حاصل ہوتا ہے
بعض دنیا ترک کرنے سے نہ کل جیسے مال کو چھوڑے نہ جاہ کو اور یہ قسم بعض گناہ
سے توبہ کرنیکے مانند ہی اس سے بڑا درجہ چھوڑ دینا ہی تمام امور دنیا کو[۲] اور اس سے
برتر مرتبہ چھوڑ دینا ہی ماسوی اللہ کو۔ اور زہد کا ادنی حکم حرام کاموں کو چھوڑنا
سو یہہ فرض ہی شبہناک کام ترک سو یہہ سنت ہی اور اس سے اعلی زائد مباح
کاموں کو چھوڑنا سو یہہ نفل ہی۔ اور زہد سے خارج کرتا ہی قصد کسب کا اگر واسطے
لذت اٹھانے کے ہو نہ کہ عبادت پر مستعد ہونے کے لئے یا ارادے سے ذخیرہ
اور جمع کرنے کے ہو اور چھوڑنیکہ زیادہ رہے اوپر قوت ایک سال کے۔ مگر اسکو
جو کسب نکرے اور نہ لیوے کسی کے ہاتھ سے[۳] مانند داود طائی رحمۃ اللہ علیہ کے
جو وہ مالک ہوا تھا بیس دینار کا جسپر قناعت کیا بیس سال[۴]۔ اور خارج کرتا ہی
زہد سے غذا کرنا گیہوں کے چھانے ہوئے آٹے کی روٹی کو[۵] اور ہمیشگی کرنا سالن کی
اور بنانا دو کپڑوں کو جنس واحد سے[۶] اور رکھنا دو چیز کا اسباب خانگی سے اور اختیار
کرنا جنس اعلی کا۔ اور اولی ہی مبالغہ کرنا نفس پر سختی والنے میں تا محفوظ رہے نوبت
سے دنیا کے اور درازی سے حساب کے اور باز رہنے سے بہشت کے اور ملامت
سے لوگوں کے اور عیب دھرنے سے انکے اور محروم رہنے سے درجات عالیہ کے

[۱] یعنی مستغرق رہے ۔۔۔ ساتھ ۱۲
[۲] یعنی مال اور جاہ کو ۱۲
[۳] یعنی روٹی ۔۔۔ سال ۔۔۔ زیادہ
[۴] یعنی قناعت ۔۔۔ زہد کے خلاف نہیں ہی

اور یہ سب مروی ہیں - اور آئی ہی ح اگر ہوتی دنیا نزدیک اللہ تعالیٰ کے برابر ایک پر پشہ کے نہیں پلاتا کسی کافر کو اُس سے ایک گھونٹ پانی ○ اور آئی ح دنیا ملعون ہی اور ملعون ہی وہ چیز جو دنیا میں ہی مگر اُسقدر جو رہے واسطے اللہ تعالیٰ کے ○ اور وے حالات جو قبل موت کے ہیں سو دنیا ہی اور بعد موت کے ہیں سو آخرت لیکن عبادات اور ضروریات اُسکے اگرچہ حالات سے قبل موت کے ہیں مگر محسوب ہیں آخرت میں بسبب خارج ہونے اُنکے معنی دنیا سے جو اس آیت میں ہی - آیا ق سوائے اسکے نہیں ہی جو زندگانی دنیا کی ایک بازیچہ ہی بیہودہ اور بے فائدہ ○ پس لہو اور لعب کے سب کام دنیا ہی اور عبادات خارج ہیں متاع اور اسباب دنیوی سے جو جمع کئے گئے ہیں اس آیت میں - آیا ق آراستہ کئے گئی ہی واسطے خلائق کے دوستی شہوات نفسانی کی آخر آیہ تک ○ اور مشغولی دنیا کی یہہ ہی کہ باطن میں اسکے حظوظ کی محبت رکھے اور ظاہر میں اسکو حاصل کرے - اور علاج محبت دنیا کا معرفت ہی پروردگار کی اور نفس کی اور شرف آخرت کی اور خساست دنیا کی - اور پہچاننا یہہ کہ حب دنیا آخرت میں مخالفت ہی -

لو کانت الدنیا تعدل عند اللہ جناح بعوضۃ ما سقی کافرا منہا شربۃ ماء ۱۲ الدنیا ملعونۃ ملعون ما فیہا الا ما کان للہ ۱۲ انما الحیوۃ الدنیا لعب ولہو ۱۲ زین للناس حب الشہوات من النساء والبنین والقناطیر المقنطرۃ من الذہب والفضۃ والخیل المسومۃ والانعام والحرث ذلک متاع الحیوۃ الدنیا واللہ عندہ حسن المآب ۱۲

یعنی عورات اور اولاد اور سونا روپا اور گھوڑے اور چارپائے اور کھیتی یہ سب متاع دنیا ہیں اور خدا کے پاس نیک جا ہی ۱۲

بیسواں باب توحید اور توکل اور یقین کے بیان میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اولی مرتبہ توحید کا فقط اقرار زبانی ہی جو وہ نفاق ہی اللہ کی پناہ - اور وہ نہیں فائدہ دیتا ہی مگر بچا لینے کو اپنے جان و مال کے - آئی ہی حدیث جبکہ بولیں کلمہ توحید کو بچا لئے مجھ سے خون کو اور اموال کو اپنے (۰) بعد ازاں مرتبہ تصدیق کا ہی جیسا توحید عامی اور متکلمی کیونکہ متکلم نہیں فرق کئے جاتا ہی عامی سے مگر بصفت حیلہ کے جو دفع کرتا ہی تشویش کو بدعتیوں کے یہہ توحید مفید ہی مخلصی پانے کو ہمیشگی سے آتش دوزخ کے بعد ازاں توحید مشاہدہ کرنیکی ہی ہر ایک چیز کے صادر ہونیکو اللہ تعالی سے یہہ فائدہ دیتی ہی اعتماد رکھنے میں دل کے خداوند تعالی پر اور انقطاع لانے میں ماسوا سے اسکے اسیکو توکل کہتے ہیں پس ازاں اعلی درجہ توحید کا معدوم دیکھنا ہی ماسوائے حق تعالی کو یہہ فائدہ دیتا ہی مستغرق رہنے کو حق کے ساتھہ اور غائب کرتا ہی اُسکے غیر سے اسیکو فنا کہتے ہیں لاکن التفات طرف غیر حقتعالی کے یا بسبب ضعف یقین کے ہی جو وہ ہوتا ہی راہ پانے سے شک و تردد کے یقین میں اور نہیں غالب ہونے سے یقین کے دل پر یا بسبب ضعف طبعی کے ہی

توکل

فنا

جیسا کہ وزرا لوجود ہم کا مطیع ہی طاقت نہیں رکھتا ہی شب باشی کی خالی گھر میں
یا جس گھر میں کہ میت رہے - اور دوسرا مرتبہ توکل کا اللہ تعالی پر اعتماد کرنا ہی
مانند اعتماد کرنے موکل کے وکیل پر بسبب یقین کرنے متوکل کے شفقت اور قدرت
اور علم کو حقتعالی کے بعد ازاں مانند اعتماد کرنے طفل کے ہی مادر پر اور یہہ اعلی
ہی پہلے سے کیونکہ بچے کو اعتماد کے طرف التفات نہیں اور مستغرق رہتا ہے
ما کے ساتھ اور ترک کرتا ہی تدبیر کو لیکن پہلا درجہ منافی نہیں ہی اصل تدبیر کا
جس طور پر کہ وکیل لاکھ دیا ہی موکل کو بعد اسکے ہو جاوے مانند میت کے
ہاتھ میں غسال کے اور یہہ درجہ دوسرے درجے سے اعلی ہی کیونکہ اسمیں مطلقا ترک
سوال ہی اور دوسرے درجے میں اگرچہ سوال ہی الیکن غیر اللہ سے سوال کرنا مخالف
توکل ہی اور تیسرا درجہ بہت نادر پایا جاتا ہی اور بہت کم باقی رہتا ہی - پس اول
دوسرا درجہ بعد اسکے پہلا درجہ اور ضروری ہی بندے کو توکل - کیونکہ آیا ق خدایتعالی
پر توکل کرو تم اگر تم ایمان داروں سے ہوں ○ اور آیا ق جو کہ خدایتعالی پر توکل
کرے پس بس ہی اسکو وہی ○ اور آئی ح اگر توکل کرو تم اللہ تعالی پر جیسا
کہ توکل کرنیکا حق ہی البتہ روزی دیوے تمکو اللہ تعالی جیسا کہ پرندوں کو روزی
دیتا ہی ○ اور بھی توکل میں فارغ رہنا دل کا ہی عبادت کے لئے - اور تحریر نہیں

ق وعلی اللہ فتوکلوا ان کنتم مومنین
ق ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ
ح ولو انکم توکلتم علی اللہ حق توکلہ لرزقکم کما یرزق الطیر

پاتا ہی وہ رزق جو مقدر اور مقسوم ہی - آئی ح رزق تقسیم پا گیا ہی اور
فراغت دیا گیا ○ آئی ح چار چیز ہیں جو فراغت دے گئی ہی اُس سے سو
خلق اور خُلق اور اجل اور رزق ہی ○ اور بھی مقصود روزی سے قوت و
استعداد ہی عبادت پر اور خدا تعالیٰ قادر ہی عطا کرنے پر قوت کے کسی ایک
سبب سے جو حاصل ہووے طلب سے یا بدون طلب کے یا بدون کسی سبب کے - اور گرسنگی
کی حالت میں مرنا بھی تقدیری بات ہی جیسا مرنا عالم سیری میں - اور بھی صلاح
حال پوشیدہ ہی اور بھی خدا تعالیٰ [illegible] ہوا ہی رزق کا بدون متعلق کرنے کے
آیا ق نہیں ہی کوئی جاندار زمین پر مگر خدا تعالیٰ پر روزی اسکی ہی ○
پس کیا کچھ بُرا ہوگا وہ شخص جو اعتماد کرتا ہی ایک بازاری پر کہ وعدہ کرے
قرض دینے کا یا میزبانی کا اور اعتماد نہیں کرتا ہی ضامن ہونے پر خدا تعالیٰ
کے - اور بھی کچھ فائدہ نہیں طلب روزی میں مگر یہی کہ خواری کھینچنا اور وقت
ضائع کرنا ہی - اور بھی زمان آئندہ کی زندگی شک و تردد میں ہی اور موت
کا آنا یقینی پس تیاری کرنا واسطے یقینی چیز کے اولیٰ ہی لیکن ثواب و عقاب کے
باب میں توکل روا نہیں بسبب وارد ہونے اوامر و نواہی کے انمیں اور بسبب
متعلق رہنے اُن کے عمل کے ساتھ - اور وہ جو وارد ہوا ق ڈھونڈو تم

فضل سے اللہ تعالیٰ کے ○ سو اس سے مراد علم اور ثواب ہی اور اگر مراد رزق
سے ہو تو بھی حکم اباحت ہی نہ واجب اور توکل کا منافی نہیں ہوتا ہی کسب
کیونکہ توکل عمل باطنی ہی پس اگر سبب قطعی ہو مُسَبَّب کے موجود ہونے میں
باعتبار عادت الٰہی جیسا ہاتھ دراز کرنا کھانے کے لئے اور جماع کرنا بچے کے
واسطے اور دانہ چھینکنا واسطے کھیتی کے تو ترک کرنا ایسے اسباب کا خطا ہی
آیا ق ہرگز نہ پاوے تو عادت الٰہی میں تبدیل ○ اور اگر سبب ظنی ہو کہ مُسَبَّب
بغیر اس سبب کے اکثر اوقات میں [illegible] نہیں ہوتا جیسا توشہ لیجانا سفر کے
لئے جنگلوں میں تو ایسے اسباب کا ترک کرنا بھی خطا ہی کیونکہ یہہ سنت
اولین ہی لاکن ترک بھی جائز ہی درصورتیکہ ریاضت پذیر ہو اُسکا نفس اور
صبر کرسکتا ہو کھانا کھانے سے ایک ہفتے تک یا قریب اس عرصے کے بدون
باز آنے دل کے ذکر حق تعالیٰ سے یا قادر رہے نفس اُسکا جنگلی گھانس پات سے
قوت لینے میں۔ مگر وہ جو آیا ہی ق توشہ لیو تم ○ سو مراد اس توشے
توشہ آخرت ہی اس دلیل سے ق کہ بہترین توشہ تقویٰ ہی یا آنکہ امر تو
کا مخصوص اُن لوگوں کے لئے جو قصد کرتے تھے حج کا بدون زاد راہ کے اور
ایذا دیتے تھے لوگوں کو گھگا گھگا کر سوال کرنے سے اور اگر نفس ریاضت

سبب ۱۲ مسبب ۱۲ سبب ۱۲ مسبب ۱۲

یعنی پیغمبر اور اولیاء ۱۲

سورۂ ۔۔۔ ۲۳ ع ۵

سورۂ بقرہ ع ۲۵

سورۂ بقرہ ع ۲۵

پذیر نہو تو سبب ظنی کا بھی ترک حرام ہی کیونکہ اسمیں گویا سعی کرنا ہی اپنے کو ہلاکی
میں ڈالنے کی- اور اگر وہ سبب ظنی ہی رہے جیسا بڑی کوشش کرنا دقائق تدبیر
میں تو ویسا سبب منافی توکل ہی کیونکہ وہ کمال حرص ہی اور جو شخص فتوی
لیوے دل سے پس اختیار کرے کسب کو اس نیت سے کہ فقیروں پر خیرات
کرے اور نیکی پر امداد کرے اور موانع ذکر آلہی سے باز رہے- اور اختیار کرے
ترک کسب کو کیونکہ کسب خدا تعالی کے طرف مشغول ہونے سے باز رکھیگا اور
اپنی ہی خیال میں لگا رہیگا- اور یہ بات یوں پہچانے جاتی ہی کہ گم ہونے سے
مال کے بغیر نباوے اور یہی ہی حکم توشہ لینے اور کچھ جمع کر رکھنے کا- اور کسب
کرے عیالدار جیسا کہ روایت کئے گئی ہی صدیق رضی اللہ تعالی عنہ سے اور
تکلیف نہ دیوے عیال کو مگر وے خود بخود موافقت کریں اسکے ساتھ توکل و
صبر میں- اور منافی توکل نہیں ہی ذخیرہ کرنا چالیس روز کے اندر کا قوت مجرد کے
لئے اور اختلاف کئے ہیں چالیس روز کے قوت میں اور تحقیق یہہ ہی کہ توکل کی
فضیلت کوتاہی امید سے ہی اور وہ جو قرار دیا مدت چالیس روز کا واسطے
موسی علیہ السلام کے تھا سو طول امل سے نہیں بلکہ مراد کو پہنچنے کے مستحق ہونے
کے لئے تھا اس سبب سے کہ علوت آلہی تدبیر امور میں یوں ہی جاری ہی جیسا

بچہ ہونے میں چالیس دن نطفہ اور چالیس روز علقہ اور چالیس دن مضغہ رہتا ہی

اور آئی ح[١٥] خمیر کیا میں نے آدم کے دست قدرت سے اپنے چالیس روز ○

اور بھی سند سے چالیس دن بہشت کے لئے قرار دئے گئے ہیں۔ اور

منافی توکل کو نہیں ہی ذخیرہ کرنا ایک سال کا قوت عیالمند کو واسطے دل

خوش کرنے ضعیفاں کے جیسا وہ مروی ہی[١٦] اور اس سے زیادہ کسی روایت

میں نہیں آیا ہی۔ اور چھوڑے مرد مضطرب طریق کو توکل کے[١٧] ذخیرہ کرنے

میں قوت کے کیونکہ مقصود خاطر جمع [illegible] واسطے ذکر و فکر حق تعالی کے

اور توکل کے منافی نہیں ہی[١٨] عمل میں لانا ایسے اسباب کو جو دافع ضرر ہوں

اگرچہ وے اسباب یقینی یا ظنی جیسا احتراز کرنا درندوں کے گوی میں اور

سیلاب آنے کی جگہ میں اور خمیدہ دیوار کے نیچے سونے سے کیونکہ ملا کی

کے سامھنے ہونے سے منع آیا ہی۔ برخلاف سبب موہوم کے کیونکہ متوکلین

کے وصف میں آئی ح[١٩] داغ نہیں دیتے ہیں اور افسوں نہیں پڑھتے

ہیں ○ مگر ضرر پانے میں لوگوں سے کہ اسمیں صبر اولی ہی۔ پس آیا ق[٢٠] پیچھے

پکڑ خدا تعالی کو وکیل ○ اور آیا ق[٢١] صبر کر اسپر جو کہتے ہیں کا فراں ○ اور

آیا ق[٢٢] اور البتہ ہم صبر کرتے ہیں اسپر جو ایذا پہنچاتے ہو تم جھٹلانے ○

اور آیا ق چھوڑ دے بدلے کو ان کے ایذا رسانی کے اور توکل کر خدا تعالی
پر ۞ برخلاف رنج رسانی پر ور ندگوں کے بلکہ چاہئے کہ اُن کے لئے پکڑے ہتھیار کو
کہ آیا ق چاہئے کہ پکڑیں اپنے ہتھیاروں کو ۞ اور باندھے اونٹ کے
پاؤں - آئی ح باندھ اُسکے پاؤں اور توکل کر اللہ تعالی پر ۞ اور گھر کا دروازہ
بند کرے در حالیکہ حفاظت میں مبالغہ کرنے والا نہو - اور نگاہ نرکھے گھر میں ایسے
متاع کو کہ جسکی طمع کرے چور - بلکہ بس کرے ایسے چیزوں پر جنکی بہت ضرورت
ہو مانند کوزہ اور آفتابہ اور چھا[illegible]ب کی ہتھیار کے اور اگر غمگین ہووے
چوری جاوے بسبب گنہگار ہونے چور کے اور پیش قدمی کرنے سے اسکے
عذاب الہی کے لئے - اور غمگین ہووے تلف ہونے سے مال کے بلکہ خوش ہووے
کیونکہ اسمیں خوبی اپنی ہی نیک گمان کرنے سے ساتھ اللہ تعالی کے اور شکر
اللہ تعالی کا کرے کیونکہ اپنے کو مظلوم بنایا نہ کہ ظالم اور دنیوی نقصان ہوا نہ کہ
دینی اور گم گئے مال کو ڈھونڈھنے میں اور مسلمان پر بدگمان کرنے میں مبالغہ نکرے
اور بہتر یہی ہے کہ عفو کرے اور اسپر حلال کر ڈالے - کیونکہ وہ صدقہ ہی اگرچہ
چور محتاج رہے - وگر نہ بے نیاز کرنا ہی اُسکو معصیت سے - اور عمل کرنا ہی اسپر
جو آئی ح یاری دے بھائی کو تیرے ظالم ہو یا مظلوم ۞ اور اسکو بخشش دے

کی نیت رکھے تا ثواب دیا جاوے اگرچہ چوری نہ جاوے اُسکا مال جیسا کہ چھوڑ
دینے میں عزل کے ثواب پاتا ہی جیسا کہ اس باب میں آئی ہے ترکِ عزل
کرنیوالا ثواب ایسے ایک بیٹے کا پاتا ہی کہ بڑا ہو کر خدا تعالیٰ کی راہ میں
قتل کیا گیا ہی ⊙ اور بعد اس نیت کے نہ لیوے اگر چور واپس لاوے اُسکا
مال اگرچہ جائز ہی اسکا لینا کیونکہ فقط نیت کرنا ملکیت سے نہیں نکال دیتا ہی
اور توکل کے منافی نہیں ہی زائل کرنا ضررِ قطعی کو جیسا دفعِ تشنگی کے لئے پانی
پینا اور نہ ضررِ ظنی کو مانند سینگھی لگوانے کے اور مسہل لینے کے۔ برخلاف اسباب
موہوم کے جیسا افسون پڑھنا اور بدفال لینا۔ اور ضررِ قطعی کے زائل کرنیوالے
اسباب کو چھوڑنا حرام ہی نہ ظنی کے۔ اور دوا کو ترک کرنا ماثور ہی در صورتیکہ
قوت مکاشفہ سے اسکا نفع ندینا معلوم ہو۔ یا اگر مرض دیرینہ اور علاج اسکا
موہوم رہے مانند داغ کرنے اور افسون پڑھنے کے یا اُس علاج کے کرنے
سے عاقبت کا خوف ہو اور علمِ حقانی میں مستغرق رہنے سے بیماری کو
فراموش کیا ہو یا اِس ارادے سے کہ بیماری طول کھینچنے سے اسپر صبر کرنیکا اجر
پاوے یا اس بیماری کے رہنے سے گناہوں کے کفاریکا قصد رکھے یا واسطے
امتحان نفس کے یا بسبب نافرمانی کرنے نفس کے حالت صحت میں ساتھ ضایع

اخفاء بیماری

کرنے وقت کے عیش و عشرت میں اور بسبب دیر کرنے کے امور خیر میں بسبب طول
امید کے اور بیماری کو چھپانا بہتر ہی بلا پر صبر کرنے اور قضاء الٰہی سے راضی
رہنے اور شکایت کرنے سے بچنے کی نیت سے مگر از راہ حکایت گوئی کے کہے
طبیب سے واسطے معالجے کے یا واسطے سکھلانے خوبی کو صبر کے ساتھہ کنائے کے
درصورتیکہ خود مرشد و مقتدا دوسروں کا ہو یا واسطے ظاہر کرنے اپنی عاجزی
کے طرف خدا تعالیٰ کے اور یہہ بات مستحسن ہی قوی الایمان سے پس نیت خیر
بیماری ظاہر کرنے کو رخصت دیتی ہی - اور توکل میں اصل یقین ہی - اور آئی
ح جو کوئی کرے طبیعت اسکی عقل اور خصلت اسکی یقین سو ضرر نہیں
کرتے ہیں اسکو گناہ ○ اور آئی ح بہترین نعمائے الٰہی سے جو تم دئیے
گئے ہو یقین ہی اور استقامت صبر پر ○ اور متکلم کے نزدیک معنی یقین کی شک
مٹنا ہی اور صوفیہ کے نزدیک غالب آجانا دل پر علم آخرت کا کہا گیا ہی کہ سست
ہوا یقین فلانیکا موت کے واقع ہونے میں باوجودیکہ موت کے آنے میں
شک نہیں اور کہا گیا ہی کہ قوی ہوا فلانا رزق میں باوجودیکہ رزق کے
پانے میں شک و تردد ہی - اور مقامات یقین کے وے ہیں جسپر شرع وارد
ہوئی اور اصول یقین کے توحید ہی اور رزق کا پہنچنا اور جزائے اعمال

بیان یقین

اور سب حالات پر خدا تعالیٰ کا مطلع رہنا اور ثمرہ یقین کا نہیں التفات کرنا ہی مستحسنات کے طرف اور طلب اجمالی کرنا ہی رزق میں ساتھہ ترک کرنے تاسف کے فوت ہونے پر۔ اور اقدام کرنا ہی طاعت پر ساتھہ باز رہنے کے معصیت سے اور مبالغہ کرنا ہی اپنے ظاہر و باطن کے درست کرنے میں۔

خاتمہ محبّت اور سلوک کے بیان میں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آیا ق اگر دوست رکھتے ہو تم خدا تعالیٰ کو پس متابعت کرو تم میری تو دوست رکھیگا تمکو اللہ تعالیٰ ۞ اور آئی ح نہیں مؤمن ہوگا کوئی تم میں سے یہاں تک کہ ہوں اللہ اور اسکا رسول دوستتر نزدیک اسکے بہ نسبت دوسروں کے ۞ اور محبت بزرگترین مقامات سے سالکین کے ہی اور اہم مہمات سے اُن کے اور محبت میل کرنا نفس کا ہی اپنے مالوفات کے طرف۔ اور کوئی لذت بڑی نہیں خدا تعالیٰ کی محبت اور اُسکے معرفت کی لذت سے۔ پس ادنی لذت اغذیہ کی ہی بعد لذت جماع کی بعد لذت جاہ کی بعد لذت علم کی۔ اور ترتیب ان لذتوں کی پہچاننے جاتی ہی ادنی کو چھوڑنے سے اور اسکو حقیر جاننے سے درصورت حاصل ہونے اعلیٰ

اور نا خوش رکھنا بعضوں کا علم کو بسبب ناقص ہونے اُنکے ہی - مانند کراہت رکھنے مریض کے کھانے کو اور بچہ جماع کو - اور جو علم کہ متعلق ہی ساتھ اللہ تعالی کے وہ شریف تر ہی سب علوم سے کیونکہ شرف علم کی معلوم کے شرف سے ہی - اور اسی جہت سے مشغولی فتوی دینے کی شریف تر ہی درزی پن سے - اور دیدار لذیذ تر ہی علم سے بسبب زیادہ ہونے کشف کے دیدار میں - پس لذت باعتبار کشف کے ہی یاد رکھہ اسکو - اور سبب محبت کا کمال ہی کہ وہ بالطبع محبوب ہی اور اسی سبب سے دوست رکھے گئے ہیں عالم اور صالح اور صورت خوش اور کلام فصیح - اور احسان ہی کیونکہ انسان بندہ ہی احسان کا - اور حقیقت میں کسی چیز کو کمال نہیں مگر اُس خدائے عزوجل کو اور کسی کا کچھہ احسان نہیں مگر اُسی اللہ تعالی سے - اور اعلی مرتبہ وہ ہی کہ دوست رکھے خدا تعالی کو محض نظر بذات اُس سبحانہ تعالی کے - سو ویسی محبت عنایات حق سے ہی نہ کسب سے بخلاف غیر محبت ذات کے - بعد محبت بسبب کمال اسکے بعد از ان بسبب احسان اسکے اور وہ محبت جو احسان کے سبب سے ہو سو وہ حقیقت میں اپنے نفس کی محبت ہی - اور علامات محبت کے شوق اسکے دیدار کا رکھنا ہی - آئی ح دراز ہوا شوق نیک مردوں کا میری دیدار کے لئے ۝ اور وہ شوق

انست

ایک غلبہ ہی حصول مراد کے انتظار کا پردۂ غیب کے پیچھے سے طرف جمال محبوب کے
اور اقتضا دل کا طرف ڈھونڈھنے اُسکے۔ اور دور ہوتا ہی موت سے شوق
لقا کا بسبب حاصل ہونے اُسکے۔ لیکن نہیں دور ہوتا ہی شوق زیادتی
انکشاف کا کیونکہ دیدار کے بیحد مراتب ہیں۔ اور انست ہی جو وہ غلبہ ہی
خوشی کا بسبب قرب کے اور ٹھہرا رکھنا نظر کا ہی مشاہدے پر۔ اور فرق
ہی اُن دونوں میں اس واسطے کہ اُنس ایک حالت دلکی ہی منسوب طرف
موجود کے اور شوق منسوب طرف مطلوب غائب کے۔ اور اُنس فائدہ
دیتا ہی انبساط کا جیسا کہ آیا ق ای پروردگار بتلا مجھکو کہ کیونکر زندہ کرتا
ہی تو مردوں کو ۞ اور آیا ق بتلا مجھکو تا دیکھوں طرف تیرے ۞ ادا
کئے گیا پہلا سوال بسبب موجود رہنے شرط کے اور عذر کئے گیا دوسرے سوال
میں بسبب مفقود رہنے شرط کے۔ اور اِس مقام میں اُنس نہیں تو البتہ عتاب
کئے جاتے جیسا کہ جل گئی موسی کلیم اللہ علیہ السلام کی قوم۔ اور اعلی مرتبہ محبت
کا انبساط کو چھوڑنا ہی بسبب مستغنی رہنے کے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو تھا تحویل قبلہ میں۔ اور علامات محبت سے قرب ہی ساتھ
اللہ تعالی کے اور وہ زائل ہوتا ہر ایک مانع ذکر الہی کا ہی۔ پس موافقات

نفس اور شیطان اور خلائق اور دنیا ہیں۔ اور کمال اُس قرب کا غائب ہوجانا
ہی دیکھنے میں فعل کو خدا تعالیٰ سے یہاں تک کہ نہ دیکھے اپنے نفس کو فاعل
کسی کام کا۔ جیسا کہ آیا ق نہیں پھینکا تو جس وقت کہ پھینکا تو بلکہ خدا تعالیٰ پھینکا ۞
اور اتصال ہی اور اس سے مراد مکاشفہ اور مشاہدہ ہی جیسا کہ قول میں
ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے آیا ہی کہ ہم دیکھتے تھے اللہ تعالیٰ کو اس
مکان مقدس میں جبکہ عذر بیان کئے سلام کا جواب نہ دینے سے حالت
طواف میں۔ اور قول حارثہ رضی اللہ عنہ کا جو اوپر گذرا۔ اور آئی ح
عبادت کر اپنے پروردگار کی گویا کہ دیکھتا ہی تو اسکو ۞ اور دوست رکھنا
خدا تعالیٰ کا ہی بندے کو۔ اور آیا ق دوست رکھتا ہی خدا تعالیٰ بندوں
کو اور وے دوست رکھتے ہیں اسکو ۞ اور آئی ح جب دوست رکھے
خداے تعالیٰ بندے کو تو مبتلا کرتا ہی اسکو پس اگر دوست رکھے اسکو پوری
محبت سے نگاہ رکھتا ہی اسکو واسطے اپنے پس اگر صبر کرے اسکی بلا پر تو انتخاب
کر لیتا ہی اسکو اور اگر راضی رہے تو چن لیتا ہی اسکو ۞ اور آئی ح جب دوست
رکھتا ہی اللہ تعالیٰ بندے کو تو کرتا ہی واسطے اسکے پند دینے والا اسکے
ذات سے اور باز رکھنے والا اسکے دل سے جو حکم کرتا ہی اور منع کرتا ہی اسکو ۞

اور اللہ تعالیٰ بندے کے ساتھ محبت رکھنے کا معنی یہ ہی کہ بتلا کرتا ہی بندے کو ساتھ اپنے پس صلاحیت نہیں رکھتا ہی وہ واسطے غیر کے جیسا کہ آیا ق انتخاب کرلیا میں تجھکو واسطے اپنے ○ اور علامات اس محبت کے چھپانا اسکو خلائق سے اور دوست رکھنا موت کو اور فرماں برداری کو اس خداوند تعالیٰ کے اور لذت لینا عبادت میں اور مصیبت و بلا میں اور حرص کرنا خلوت اور مناجات کی اور دشمنی رکھنا دنیا کی اور وحشت رکھنا خلائق سے اور جلوت سے اور ایک ہوجانا ساتھ قصد دل کے۔ اور محبت الٰہی حاصل کرنیکی راہ سلوک اختیار کرنا ہی۔ آئی ح ہمیشہ بندہ مؤمن نزدیکی ڈھونڈھتا ہی طرف میرے نوافل عبادات سے یہاں تک کہ دوست رکھتا ہوں میں اسکو پس جب دوست رکھتا ہوں میں اسکو تو ہوجاتا ہوں میں اسکی سماعت و بصارت اور دل اور ہاتھ اور پاؤں ○ اور سلوک حاصل ہوتا ہی لازم کرنے سے دوام وضو کو جو روشن کرتا ہی دل کو اور خلوت کو جو فارغ کرتا ہی دل کو دوسرے مشغولیوں سے اور خلوت کی احسن طریق یہ ہی کہ تاریک مکان میں ہو یا لپیٹے اپنے سر کو کوئی چیز اور بند کرے اپنے آنکھیں تاکہ آرام لیویں حواس ظاہری اور خاموشی کو کیونکہ وہ کامل کرتی ہی عقل کو اور قوت دیتی ہی قوی کو۔

خلوت

ج ۶ ص ۱۱۷ ح ۳۷ «ومیں نے تجھ کو نفسی»

«عاجز عنایت اور دوست ہے... اور عمل شریعت و طریقت سے»

«لا یزال العبد یتقرب الی بالنوافل حتی احبه فاذا احببته کنت سمعه و بصره و قلبه و یده و رجله» بخاری

اور بھوکے اور جاگتے رہنے کو اعتدال کے ساتھ جو یہ دونوں روشن کرتے
ہیں باطن کو بسبب کم ہونے خون کے اور گل جانے چربی کے کیونکہ افراط ان
میں مانع مقصود ہی جیساکہ تفریط اور دفع خطورات کو کیونکہ رحمانی و شیطانی
خطرے کی تمیز بھی مانع مقصود ہی - اور تسلیم کو ہر حال میں اپنے کو اللہ تعالیٰ
پر اور صبر کرنے کو کسی عنواکے جو پہنچا دے قوت حلال بس یہ اصل ہی - اور
ترک کرنے کو جو سوائے فرائض اور رواتب کے ہوں اور لازم کرنے کو ذکر دائمی کے
زبان سے ایسی حالت میں کہ رو بقبلہ رہے ساتھ حضور دل کے پس بعض کہے کہ وہ
ذکر اللہ کی ہی - اور آئی ہی حدیث بہترین ذکر لا الہ الا اللہ ہی ۞ اور بعض
کہے کہ لا الہ الا ھو الحی القیوم ہی - آئی ہی حدیث اسم اعظم آیۃ الکرسی
میں اور سورۂ آل عمران میں ہی ۞ یہ دونوں مشترک ہیں اس میں اور اس
باب میں فتویٰ لینا دل سے اولیٰ ہی یہاں تک کہ ٹھہر جاوے حرکت زبان
کی اور جاری ہووے ذکر بے اختیاری سے بعد از رجوع کرے طرف دل کے
بعد ازاں مٹ جاویں حروف و الفاظ اُسکے اور باقی رہے معنی ذکر کا بعد اُس کے
اُٹھ جاتا ہی اعتبار عدد کا اور ہو جاتی ہی ذکر ایک حالت دائمی اور ایسے وقت
میں پیدا ہوتی ہی محبت دل میں پس فراموش نہیں کرتا ہی ذاکر اپنے مذکور کو

کو کسی حال مین بعد اسکے غائب ہوتا ہی ذاکر مذکور مین جمیع اشیاء ظاہری
باطنی سے یہان تک کہ اپنے نفس او راسکے صفات سے بھی اور اس مقام کا نام
قرب ہی - پستر غائب ہووے ذکر سے بھی شہود مین اُس مذکور کے - اور اس مقام
کا نام فنا ہی بعد ازان حاصل ہوتا ہی اتصال اُسکے ساتھ اور دیکھتا ہی جو
کچھ کہ دیکھتا ہی بسبب ظاہر ہونے نور کے اور جاتے رہنے موانع کے - اور ہو جاتا
ہی اُس وقت مین ذاکر بادشاہان دین سے اور تحقیق تمام ہوئی یہہ کتاب ایسا کہ
آراستہ کیا گیا ہی مقطع اُسکا دعاء ماثورہ کے زیور سے جیسا کہ سنوارا گیا تھا
مطلع اُسکا - خداوندا سوال کرتا ہون مین تجھہ سے ہدایت اور تقوی کی اور
عفت بے پروائی کی اور پناہ مانگتا ہون نزدیک تیرے ایسے علم سے کہ فائدہ نہ
دیوے اور ایسے دل سے کہ نہ ڈرے اور ایسے نفس سے کہ سیر نہو اور ایسی دعا سے کہ مقبول
نہووے اور آخری دعا ہماری یہہ ہی کہ جمیع حمد و ثنا خاص اس خدائے کریم
کو سزاوار ہی جو پروردگار سب عالمیان کا ہی اور رحمت ہووے بندگان صالح پر اسکے
اور درود بیحد نازل ہووے اوپر محمد صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے جو رسول اسکے ہین
اور ختم کرنے ہارے پیغمبرون کے اور اوپر تمام پرہیزگاران امت اُنکے

۱۲۸۹ ..

تمت

خاتمہ از جانب مترجم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی سید الاولین والاخرین وعلی آلہ وصحبہ واولیاء امتہ اجمعین اما بعد ناقص بندہ گناہوں سے شرمندہ - خدمت مین ارباب دین وملت کے عرض کرتا ہی کہ سنہ ١٢٨٣ ہجری مین اپنے مقام حکومت ماموریت والور[1] سے برخصت چندے وطن اصلی کے طرف - جو ایک موضع مملو برحمت تام[2] سعادت بندر نام شہر مدراس کے جانب جنوب اکیس میل کی راہ ہی - اور بسبب واقع ہونے مزار بابرکات فیض آیات نیر آسمان ولایت گوہر دریاے کرامت حضرت تمیم[3] الانصاری رضی اللہ تعالی عنہ واوصل علینا برکاتہ کے ایک عالم کی زیارت گاہ ہی ہم کو جناب فضیلت انتساب مجمع معقول ومنقول - منبع فروع واصول - زیب وسادۂ ترتیب وتعلیم - رونق مسند تدریس وتفہیم عالم دیندار

فاضل باوقار عالی مرتبت **مولوی غلام قادر صاحب**
زاد مجدہم وافاض علینا برکاتہم کے روانہ ہوا۔ کتاب مستطاب لاثانی
ولاجواب **عین العلم** کی جو اسم بامسمی معدن علوم وحکم اور عروج
مراتب سالکین کے لئے سلّم مستحکم ہے۔ دست مبارک سے اُنکے لیکر دیکھنے
اور چند مضامین آیات واحادیث زبان فیض ترجمان سے سنے کا اتفاق
ہوا اور ایکبارگی دل اُسکے مطالعے کا شائق بنا۔ اور ثانیاً نظر بر وقت
عبارت اور اوج مضامین ومطالب کے ہر کسی کا دست مراد اس تک پہنچنا
آسان نہونے سے بہ نیت فیض عام زبان عربی سے سلیس ہندی میں لانے
کا طالب وشائق ہوا۔ ہر چند کہ اس لا علم قلیل الفرصت کو اس کتاب
عالی مرتبت کا ترجمہ کرنے کی لیاقت اور اقتضاء وقت نتھے۔ اما جاذبۂ
شوق اور معاونت واصلاح حضرت مولوی صاحب ممدوح منزل مقصود کو
پہنچائے۔ اور گل مراد سے دامان مطلوب بھرے۔ اور ابتدا کے چند اوراق
ترجمہ بنظر فیض اثر سے افضل العلما اکمل الکملا ذوالمجد والمکارم سرفرقہ
اعاظم واکارم جناب مستغنی عن الالقاب والاسنا **مولوی**
محمد شہاب الدین صاحب دام فضیلتہم کے گذرے

اور درجۂ قبولیت سے مشرف ہوئے - حتی الامکان لفظی ترجمہ کرنے اور بے
ضرورت مطلب کو طول نہ دینے کی رعایت کئے گئی - تا ارادہ مصنف
علیہ الرحمہ کا فوت ہونے نپاوے - جیسا کہ دیباچۂ کتاب مین فرماتے ہین کہ
اس کتاب کا حجم چھوٹا اور علم اسمین بڑا ہی جو حفظ کرنا اور ساتھ رکھنا
آسان رہے اور فن سلوک مین اپنے ماسوا سے بے پروا کرے - بلکہ
عین مقصود انکا اب پورا ہوا ہی کہ سب طور سے آسان کیا گیا ہے
اگرچہ یہہ کتاب تصنیف ہو کر چھہ سی سال سے زائد عرصہ گذرا اور اب
تلک بہت سے حواشی[1] و شروح کا متقدمین و متاخرین سے اسپر لکھنا
ہوا اور براسہ فارسی ترجمہ بھی ہو گذرا - باینوقت مضامین اور کثرت
حواشی کا حجم دست نارسا اور دل کم ہمت سے عوام کے اسکو بالائی طاق
کر دئے - مگر بعض علما و فضلا دیندار اسکے طرف متوجہ ہو کر حظ وافر
اٹھاتے رہے - مصنف علیہ الرحمہ نے ازراہ اخلاص عمل کے اپنی نیت
بابرکت کو ریا و غرض سے دور رکھنے کے لئے اپنا نام و نشان تک
نہ لکھے - چنانچہ بعضے [2] **نور الدین علی** بن حسن البغدادی اور
بعض [3] محمد بن عثمان بن عمر البلخی کے ساتھ اسکو نسبت دئے -

[1] مثلاً جیسا ملا علی قاری مرحوم اور عینی الحلبی اور مولانا فخر الدین و مفتی محمد حسین و غیرہ ۱۲

[2] کشف الظنون مین بتفصیل مصرح ہی ۱۲

[3] جیسا ۱۲۶۶ سنہ ہجری بعد پشاور مین بطبع ہوئی سو کتاب مین مرقوم ہی ۱۲

الحق اس کتاب کو جو تمام آیات قرآنی اور احادیث نبوی سے مملو و مشحون ہی - اور عادات کو عبادات بنانے اور ہر ایک عمل کو خالصًا للہ ٹھہرانے کے لئے ایک نسخہ فیض مقرون ہی - اس ماننا اخیر مین کہ علم دین کم اور جہل اسکا روز بروز افزون ہی - اور نیک راہ دکھانے والے مفقود و مستور ہونے سے ہر کوئی محزون ہی - ایک مرشد حقانی ہولئے سزا ہی اور رہنمائی راہ ایمانی کہئے بجا ہی کیونکہ نسبت صحابہ و تابعین کی البتہ نسبت احسانیہ ہی اور منجملہ طرق مستقیم انکے - مواظبت صوم و صلوٰۃ اور مداومت ذکر و تسبیحات - اور ورد و درود و صلوات اور قرآن مجید کی تلاوت بابرکات سے اور اسکے مضامین متبرکہ مین غور و تعمق اور احادیث مقدسہ مین تامل کرکے خشوع و خضوع کے ساتھ دل کو نرم کرنے سے - موت کے یاد کا انتفاع یعنے دنیوی لذات خسیسہ کا انقطاع اور محاصل اخرویہ کا یقین کامل ملتا - اور تقرب الی اللہ کا ملکہ راسخہ اور حضور و شہود کا ذائقہ حاصل ہوتا تھا - سو اس کتاب پر عمل کرنے مین اُس مرتبے کو پہنچنے کی امید قوی ہی چنانچہ مصنف رحمۃ اللہ علیہ آخری فقرے

یعنی اولا و اپنے والدین سے حق مین جو احسان کرنے ہی صحابہ اور تابعین بھی آپس مین ایسا ہی احسان کیا کرتے تھے ۱۲

مین کتاب کے فرمایا۔ کہ اب سالک سلطان دین سے بن گیا۔ الغرض بفضل
الٰہی جل شانہ وعم نوالہ وطفیل جناب رسالت پناہی علیہ وآلہ صلوۃ اللہ وسلامہ
وتائید معنوی ارواح بزرگان سلسلہ طریقت خصوصاً جناب سالک
مسالک طریقت عارف معارف حقیقت شاغل کامل ولی الحق
واصل صاحب خرقہ خلافت چہارگانہ طریق مستقیم مین بشیر ویگانہ باعث
ہدایت عباد اللہ مرشدی **مولوی شاہ میر لطیف اللہ** علیہ
رحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ۱۲۸۵ھ مین اسکے ترجمے سے اور ۱۲۸۹ھ مین اسکے
چھپوانے سے فراغت حاصل ہوئی۔ اور آغاز طبع سے اب تک بہت
سے دینی بھایان بکمال شوق کے ساتھ وقت بوقت اجزا تیار لیتے رہے
اور عالم فاضل متوکل باذل تارک دنیا طالب مولا مولوی عبد الرحمن صاحب
دام فیوضہم کی خدمت بابرکت مین پڑہنے لگے۔ بار الٰہا سب مومنین و
مومنات کو اسپر عمل کرنیکی توفیق دے اور دین و دنیا انکی محمود فرما۔
اور اس کتاب کا اجر میرے والد ماجد منشی شمس الدین احمد ابن عبد الرحیم
مرحوم مغفور مین کو پہنچا۔ ربنا تقبل منا انک سمیع الدعاء وانک علی کل
شیئ قدیر وبالاجابۃ جدیر۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ وخیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین آمین

نوک زرقلم اعجاز رقم حضرت مولوی محمد شہاب الدین صاحب برادر مجدہم بتقریب تقریظ

یہہ ترجمہ عین العلم کا ہی اگرچہ علماء فحول سابق کے اسکی شرح بزبان عربی وفارسی کئے ہین لیکن زبان ہندی کے طرف کوئی متوجہ نہ ہوئے اس ایام مین برادر دینی محبی ومشفقی صاحب علم وکرم ذکی الطبع گوہر درج شفقت وعطوفت نجم الدین احمد سلمہ الصمد واسطے نفع خواص وعوام کے بکمال جد وجہد تیار کئے تا شایقین کو صاف صاف معلوم ہووے اور مضامین اسکے منکشف بلا دقت مفہوم ہووے اور حواشی وغیرہ بھی مندرج کئے ہین جزی اللہ سبحانہ عنا المصنف وشکر سعیہ فی قلوب العلماء آمین یا رب العالمین برحمتک یا ارحم الراحمین ط

کتبہ محمد شہاب الدین قادری عفی عنہ وعن اسلافہ

تقریظ رقم زدۂ جناب مولوی غلام قادر صاحب دامت برکاتہم

الحمد للہ لاحق حال ہندیان عجب فیض جناب باری ہی کہ چشمہ علم عرب سے ہند تک جاری ہی یعنے مظہر مروت مصدر محبت نجم الدین احمد صاحب ابقاہ اللہ الوہاب نے کیا خوب یہہ ترجمہ فرمایا ہر ایک کو اس فیض جاریہ سے سیراب بنایا سبحان اللہ کس قدر اس چشمۂ فیض کی شیرینی کی شہرت ہی کہ ہزارہا تشنگان سلوک کی اسپر کثرت ہی ترجمے مین فصاحت و سلاست بھری ہی لیل و نہار اصحاب علم کا نظری ہی علام الغیوب جلشانہ اس چشمۂ فیض کو مدام جاری رکھے اور اسکے مترجم کی یون ہی آبداری رکھے آمین ط

کتبہ مسکین قاصر

غلام قادر عفی عنہ

تقریظ منظوم از نتائج افکار آبدار امیر باتوقیر مولوی نظام الدین خان بہادر دام اکرامہم

طرفہ ترا این صنعت پرکار علم	نقش بدیع نو بر پرکار علم

اطلاع

جناب میں تمامی حضرات اہل مطابع وغیرہم کے التماس ہے کہ یہ کتاب
ترجمہ عین العلم حسب مراد قانون بیست وپنجم ۱۸۶۷ء عیسویہ داخل ہی
رجسٹری ہو چکی ہی کوئی صاحب قصد چھاپنے یا چھپوانے کا
بدون اجازت فقیر نفرماویں ورنہ عوض نفع کے نقصان اٹھانا اونکا
بلکہ جسے جتنے کتب کی احتیاج ہو مطبع مظہر العجائب
مدراس میں ارسال قیمت طلب فرماویں تو کتب
روانہ کیا جاوینگے فقط

الراقم
سلطان محمود عفی عنہ

برای اثبات این امر کہ این کتاب
مطبوع مطبع مظہر العجائب مدراس است
مُہر نمودہ شد